الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 20 — جمعۃ المبارک 15/نومبر 2013ء — 11/محرم الحرام 1435 ہجری قمری ❁ 15/نبوت 1392 ہجری شمسی — شمارہ 46

اللہ تعالیٰ کی کبریائی

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

اللہ تعالیٰ اس طرح اپنی عظمت بیان کرتا ہے کہ میں جبار ہوں۔ میں متکبر ہوں۔ میں بادشاہ اور عزیز اور کریم ہوں۔

(مسند احمد حدیث نمبر 5157)

2006-2007ء میں جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کا ایمان افروز تذکرہ

1984ء کے بعد سے 2007ء تک کے 23 سال کے عرصہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 98 نئے ممالک میں جماعت احمدیہ کا نفوذ ہوا۔

اس سال چار نئے ممالک گوادے لوپ، سینٹ مارٹن، فرنچ گنی اور ہیٹی میں جماعت کا پودا لگا۔ پاکستان کے علاوہ 653 نئی جماعتوں کا قیام ہوا۔ پرانے رابطوں کی بحالی، نئی جماعتوں کا قیام، نومبائعین سے رابطہ کے سلسلہ میں مختلف مساعی کا تذکرہ۔ امسال جماعت کو 299 نئی مساجد عطا ہوئیں۔ ان میں سے 169 نئی تعمیر ہوئیں اور 130 بنی بنائی ملیں۔ دوران سال 186 مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا۔

(جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر 28 جولائی 2007ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں بعد دوپہر کے اجلاس میں خطاب)

أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ -اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ-

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا۔ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورة النحل:19)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو اسے احاطہ میں نہ لا سکو گے۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

آج کے دن کے اس خطاب میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی دورانِ سال جو بارش ہوتی ہے اس کا کچھ حد تک ذکر کیا جاتا ہے۔ مختلف شعبہ جات کے جو کام ہیں ان کی رپورٹ سامنے آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے جو مختلف طریقہ سے اللہ تعالیٰ دکھاتا ہے ان کا ذکر ہوتا ہے۔ تو اس لحاظ سے اب مَیں آپ کے سامنے کچھ بیان کروں گا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک دنیا کے 189 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ اور 1984ء کے بعد سے اب تک 23 سالوں میں جب جماعت احمدیہ کو نیست و نابود کرنے کے دعوے کیے گئے تھے اور ہر کوشش کی گئی تھی، ہر حربہ استعمال کیا گیا تھا اللہ تعالیٰ نے 98 نئے ممالک جماعت احمدیہ کو عطا فرمائے ہیں۔

نئے ممالک میں جماعت کا نفوذ

اور اس سال بھی چار نئے ممالک شامل ہوئے ہیں۔ جن میں گوادے لوپ (Guadeloupe) اور سینٹ مارٹن (Saint Martin) اور فرنچ گنی (French Guiana) (غالباً ملک کا نام فرنچ گیانا ہے کیوں کہ آگے بھی اسی کا ذکر ہے۔) اور ہیٹی (Haiti) شامل ہیں۔ یہ جو اکثر ممالک ہیں یہاں جماعت فرانس کو جماعت پھیلانے کی توفیق ملی۔

گوادے لوپ جو ہے یہ کریبین سی (Caribbean Sea) میں واقع ہے۔ ہمارے مبلغ سلسلہ حافظ احسان سکندر صاحب اور نیشنل سیکرٹری کو یہاں بھجوایا گیا تھا اور یہ بالکل ایسی جگہ گئے تھے جہاں کوئی ان کو جانتا نہ تھا، یہ کسی کو جانتے نہیں تھے۔ یہ جب وہاں پہنچے ہیں تو ایک مسجد میں چلے گئے اور وہاں جا کر تعارف کرایا کہ میں مشنری ہوں۔ اس پر لوگوں نے ان سے کہا ان کا امام نہیں آیا ہوا۔ آپ نماز پڑھائیں۔ تو بسم اللہ یہیں سے ہوگئی کہ پہلے جاتے ہی اللہ تعالیٰ نے ان کو امامت کی توفیق عطا فرما دی۔ پھر نماز کے بعد سوال و جواب شروع ہوئے۔ مجلس لگ گئی۔ اور ایک دوست عیسیٰ احمد صاحب نے بیعت کر لی۔ پھر نمازِ جمعہ بھی اس مسجد میں ادا کی۔ پھر سوال جواب کی مجلس لگی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے پانچ مزید بیعتیں عطا فرما دیں اور چند روز کے بعد اسی طرح مجالس لگتی رہیں اور سات افراد نے بیعت کی۔ اس طرح یہاں کُل تیرہ افراد پر مشتمل جماعت قائم ہوگئی۔ کرایہ پر مکان لے لیا گیا ہے اور مشن ہاؤس اور سینٹر قائم کر دیا گیا ہے۔ جب پتہ لگا تو اخباروں نے بھی ہمارے وفد کے انٹرویو لئے، ریڈیو اور ٹی وی نے بھی تعارف کروایا۔

اسی طرح سینٹ مارٹن جو ہے یہ بھی غرب الہند کا جزیرہ ہے۔ جس کی آبادی تقریباً ستّر ہزار ہے۔ چھوٹا سا جزیرہ ہے۔ یہاں بھی جماعت فرانس کے ذریعہ سے جماعت کا نفوذ ہوا اور اِن کو جاننے والا کوئی بھی یہاں نہیں تھا۔ پہلا ہفتہ پمفلٹ تقسیم کرتے گزرا۔ ان کے خط بھی مسلسل آتے رہے کہ کوئی سننے والا نہیں۔ لوگ آتے ہیں لٹریچر لے جاتے ہیں، لاتعلق سے ہیں۔ دعا کرتے رہیں۔ خود بھی مربی صاحب نے دعا کی۔ کہتے ہیں کہ جب واپسی کے تین دن رہ گئے تو اللہ تعالیٰ کے حضور بڑی بے چینی سے دعا کی کہ یہاں تو کوئی پیغامِ حق سننے والا نہیں ہے، کسی کو تُو بھیج دے۔ کہتے ہیں ابھی مَیں دعا کر رہا تھا کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور اس سے گفتگو شروع ہوگئی اور اتنا متأثّر ہوا کہ وہ تین دن مربی صاحب کے ساتھ رہا اور اس نے اپنے گھر کھانے پر بلایا اور پھر پانچ افراد پر مشتمل ایک خاندان احمدیت میں داخل ہوگیا۔ اس طرح اللہ کے فضل سے اس ملک میں بھی احمدیت کا پودا لگ گیا۔

تیسرا ملک فرنچ گیانا (French Guiana) ہے۔ اس ملک کی سرحد ایک طرف سرینام اور دوسری طرف برازیل سے لگتی ہے۔ اس ملک میں بھی جماعت کے قیام کی سعادت جماعت فرانس کو ملی ہے۔ جب فرانس سے وفد یہاں پہنچا ہے تو گوادے لوپ (Guadeloupe) کے ایک احمدی دوست بھی یہاں پہنچ گئے۔ انہوں نے اپنے دوست کو ہمارے مبلغ کا تعارف کرایا جو حکومت میں مذہبی امور کے وزیر تھے اور اہم عہدہ پر فائز تھے۔ ان کے ساتھ تبلیغی گفتگو ہوتی رہی۔ اور انہوں نے بتایا کہ وہ سرینام میں جماعت کے مشن میں جا چکے ہیں اور آپ لوگ یقیناً سچے مسلمان ہیں اور دوسرے مسلمانوں نے آپ کے بارہ میں غلط فہمیاں پھیلائی ہوئی ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے گھر بلایا اور دوستوں اور عزیزوں کو اکٹھا کر لیا۔ تبلیغی نشست ہوئی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے تیس افراد بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوگئے۔

پھر ہیٹی (Haiti) اس سال کا احمدیت میں شامل ہونے والا چوتھا ملک ہے۔ یہ ملک کیوبا (Cuba) اور ڈومینیکن ریپبلک (Dominican Republic) کے درمیان واقع ہے۔ یہاں بھی احمدیت کا نفوذ جماعت فرانس کے تحت ہوا۔ جب مارچ میں ہمارا یہ وفد گیا۔ پمفلٹ تقسیم کیے۔ سوال و جواب کے پروگرام بھی ہوئے تو تبلیغ کا سلسلہ جاری ہوگیا اور چھ افراد بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئے اور یہ سلسلہ چلتا رہا اور اس طرح مجموعی طور پر پچیس افراد نے احمدیت قبول کی۔ یہاں بھی باقاعدہ جماعت قائم ہوگئی ہے اور جماعت کی رجسٹریشن کی کوشش کی جارہی ہے۔ یہاں ایک عیسائی دوست جو پیشے کے لحاظ سے انجینئر ہیں، انہوں نے بیعت کی تو مبلغ کو بتایا کہ آپ نے نماز پڑھائی تو مجھے بہت لطف آیا۔ میں نے گھر جا کر بیوی کو بتایا اور کتاب ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' لے لی تھی وہ بھی پڑھ لی ہے اور میں اپنی فیملی کے ساتھ احمدیت کو قبول کرتا ہوں۔

پرانے رابطوں کی بحالی

دورانِ سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے 33 ایسے ممالک میں بھی جہاں ہمارے مبلغین نہیں تھے اور وہاں رابطے کمزور تھے، وفود بھجوا کر وہ رابطے زندہ کیے گئے اور تعلیمی تربیتی پروگرام بنائے گئے، احباب کو منظّم کیا گیا اور بعض ایسے ممالک میں مبلغین کا تقرر بھی عمل میں آیا۔ ان میں سے ایک ملک ہنگری (Hungary) ہے۔ یہاں سے بھی جرمنی کے مبلغ حیدر علی صاحب اور عبدالغفار صاحب اور سیکرٹری تبلیغ وغیرہ گئے۔ وقفِ عارضی کیا۔ تو جہاں انہوں نے پُرانے رابطے بحال کیے وہاں ان کی تربیت کے کام بھی کیے۔ ہنگری میں دوسری جنگِ عظیم سے قبل جماعت کے مبلغ ہوتے تھے۔ مشن ہاؤس تھا۔ حاجی ایاز خان صاحب کا تقرر ہوا تھا۔ اب دوبارہ حالات سازگار ہونے پر قریباً ستّر سال کے بعد ہمارے ایک مبلغ کا وہاں تقرر ہوا ہے۔ اور اب وہ وہاں مقامی زبان سیکھ رہے ہیں۔

دوسرا ملک مالٹا (Malta) ہے۔ یہاں بھی جرمنی سے ڈاکٹر عبدالغفار صاحب نے دورہ کیا تھا۔ اور یہاں بھی ہمارا باقاعدہ مشن قائم ہوگیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ ماہ جون میں ہمارے پہلے مبلغ بھی پہنچ چکے ہیں۔

تیسرا ملک رومانیہ (Romania) ہے۔ یہ بھی جرمنی کے تحت ہے۔ یہاں بھی مبلغ انچارج جرمنی نے اپنے وفد کے ساتھ دورہ کیا۔ اللہ کے فضل سے پاکستان سے ہمارے پہلے مبلغ یہاں پہنچ چکے ہیں اور رومانین زبان سیکھ رہے ہیں۔

میسی ڈونیا (Macedonia) بھی جرمنی کے ماتحت ہے۔ یہاں کے لئے بھی ہمارے مبلغ کا تقرر ہو چکا ہے۔ اور اس وقت ہمسایہ ملک کوسووو میں میسی ڈونیا کی زبان سیکھ رہے ہیں۔ جبرالٹر کا بھی عبدالغفار صاحب نے دورہ کیا جو جرمنی کے مبلغ ہیں۔ کوشش کر رہے ہیں کہ وہاں بھی جماعت کی رجسٹریشن ہو جائے۔

ساؤتھ افریقہ سے وہاں کے مبلغ نے اپنے ہمسایہ ملک سوازی لینڈ (Swaziland) اور لیسوتھو (Lesotho) کے دورے کیے، جماعتوں کا جائزہ لیا اور کام منظّم کیا۔ ان دونوں ممالک میں غانا سے آئے ہوئے معلّمین کام کر رہے ہیں۔ یہ دونوں نئے ممالک ہیں جہاں گزشتہ سالوں میں احمدیت داخل ہوئی تھی۔ سوازی لینڈ میں تو اس وقت پانچ جماعتیں بن چکی ہیں۔ جبکہ لیسوتھو میں چھ جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ اور دونوں ممالک میں جماعت کی پہلی مساجد بھی تعمیر ہو چکی ہیں۔

امسال یوگنڈا نے اپنے ایک معلم کو روانڈا بھجوایا تھا۔ یہاں احمدیوں سے رابطے بحال کیے گئے ہیں اور نہ صرف رابطے بحال ہوئے بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسّی (80) نئی بیعتیں بھی ہوئیں۔ اور ایک جگہ کرایہ پر لے کر نماز سینٹر قائم کر دیا گیا ہے۔ یہاں پہلی بار جماعتی نظام قائم کیا گیا ہے۔ مجلسِ عاملہ کا تقرر کیا گیا ہے۔ اور روانڈا سے دو وفود دورانِ سال یوگنڈا پہنچے۔ وہاں جماعت کی رجسٹریشن ہو چکی ہے۔

نائیجیریا سے جماعتی وفود نے دورانِ سال تین ممالک کیمرون (Cameroon)، چاڈ (Chad) اور ایکیٹوریل گنی (Equatorial Guinea) کے دورے کیے۔ اور یہاں جماعتوں کو منظّم کیا۔ کیمرون میں چار جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ دو طلباء جامعہ احمدیہ نائیجیریا میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ یہاں ایک سو چھبیس (126) بیعتیں ہوئیں۔ چاڈ میں اللہ کے فضل سے پانچ جماعتیں بن چکی ہیں۔ اس سال مزید دو سو بیس (220) بیعتیں ہوئیں۔ تیسرا ملک ایکیٹوریل گنی ہے جہاں نائیجیرین وفود نے دورے کیے، جماعت کو منظّم کیا، بہتّر (72) بیعتیں یہاں عطا ہوئیں۔ خدام الاحمدیہ کی تنظیم بھی یہاں قائم کر دی گئی ہے۔ یہاں کا ایک طالبعلم جامعہ احمدیہ نائیجیریا میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔

ماریشس سے جماعتی وفود نے جزائر کموروز (Comoros Islands)، مایوٹی آئی لینڈ (Mayotte Island)، اور ری یونین آئی لینڈ (Réunion Island) کا دورہ کیا۔ احمدیوں سے رابطے کیے اور جماعت کو منظّم کیا۔ ان جماعتوں میں بھی باقاعدہ عاملہ بنا کر جماعتی نظام شروع ہو گیا ہے۔

بوٹسوانہ (Botswana) میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت رجسٹرڈ ہو گئی ہے۔

اٹلی میں دورانِ سال جماعت کو منظّم کیا گیا اور باقاعدہ جماعت آرگنائز ہو گئی ہے۔ اب جگہ بھی تقریباً لے لی گئی ہے۔ بات ہو رہی ہے انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی وہاں پہلی مسجد بھی بن جائے گی۔

آسٹریا میں بھی مبلغین کو بھجوا کر آرگنائز کیا گیا ہے۔

صومالیہ میں بھی دو معلم کینیا سے گئے تھے۔ یہ دونوں صومالین معلم ہیں۔ اور نیروبی میں تعلیم حاصل کر کے گئے ہیں۔ پہلے یہاں تین جماعتیں تھیں اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکیس (21) جماعتیں بنی ہیں اور بڑا اچھا کام ہوا ہے۔ دو ہزار پانچ سو (2500) بیعتیں ہوئی ہیں۔

ایتھوپیا میں بھی کینیا سے تین معلمین کام کر رہے ہیں۔ یہاں کے ایک ریجن میں جماعت رجسٹر ہو گئی ہے۔ یہاں بھی چار ہزار آٹھ سو (4800) کے قریب بیعتیں ہوئی ہیں۔ بیس (20) نئی جماعتیں بنی ہیں اور ایک مسجد اور دو معلم ہاؤس تعمیر کیے گئے ہیں۔

اسی طرح امریکہ سے ہمارے ایک مبلغ ساؤتھ پیسفک کے جزائر مارشل آئی لینڈ (Marshall Islands) اور مائیکرونیشا (Micronesia) کے دورہ پر گئے تھے۔ دورہ کے دوران انہوں نے پرانے رابطے زندہ کیے، فرداً فرداً ہر احمدی سے ملے۔ ان کے لئے تربیتی پروگرام بنائے۔ اور اب یہاں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت منظّم ہو گئی ہے اور سات نئی بیعتیں بھی ہوئی ہیں۔

سپین کے سپرد پرتگال ہے۔ وہاں سے مبلغین باری باری پرتگال جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں جماعت منظّم ہے۔

فجی نے جزیرہ وانوآتو (Vanuatu) میں اپنا وفد بھیجا۔ مبلغ کے ویزے کی کارروائی ہو رہی ہے۔ مشن ہاؤس اور مسجد کے لئے جگہ دیکھی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں بھی جماعت رجسٹر ہو گئی ہے۔

کیری باتی (Kiribati) میں بھی نمائندہ بھجوایا گیا۔ یہاں بھی رجسٹریشن کی کارروائی مکمل ہو گئی ہے۔ اٹھارہ سال کی کوششوں کے بعد بڑی مشکل سے یہ رجسٹر ہوئی ہے۔ گزشتہ سال جب میں وہاں گیا تھا تو خاص طور پر ہدایت کر کے آیا تھا۔ وہاں کے رہنے والے ایک ڈاکٹر صاحب ہیں انہوں نے اس میں بڑا کردار ادا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے۔

جماعت آسٹریلیا نے اس سال سالومن آئی لینڈ میں بڑا مضبوط رابطہ کیا ہے اور جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے منظّم و مستحکم ہے۔ یہاں باقاعدہ جماعتی نظام قائم ہے۔ جماعت کی اپنی ایک عمارت ہے جہاں سینٹر قائم کیا گیا ہے۔

ایسٹونیا (Estonia) میں گزشتہ سال احمدیت کا نفوذ ہوا تھا۔ یہاں بھی اس سال رابطے کیے گئے ہیں، نئے تبلیغی رابطے بھی بنے ہیں اور آئندہ مزید راہ ہموار ہوئی ہے۔

لیٹویا (Latvia) کا دورہ بھی کیا گیا۔ اس ملک میں جماعت قائم نہیں ہے۔ یہاں مختلف افراد سے چھیالیس میٹنگز ہوئیں۔ اس طرح مختلف جگہوں پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا، احمدیت کا پیغام بھی پہنچایا گیا۔

پھر مبلغ انچارج بوسنیا نے سربیا (Serbia) میں دورہ کیا اور بیس افراد سے رابطہ ہوا جو احمدی ہوئے تھے لیکن لمبے عرصہ سے ان سے رابطہ نہیں تھا۔ اب یہاں بھی تبلیغی مہم شروع ہو گئی ہے۔ رابطے اللہ تعالیٰ کے فضل سے قائم ہو گئے ہیں۔

فرانس سے ایک وفد جزیرہ مارٹینیک (Martinique) کے دورہ کے لئے گیا تھا۔ یہاں کی جماعت کا قیام 2004ء میں ہوا تھا۔ وفد نے یہاں نَو احمدیوں سے رابطہ کیا۔ مقامی ریڈیو پر ان کا لائیو پروگرام نشر ہوا۔ جماعت کا مکمل تعارف کرایا گیا۔ مزید دو بیعتیں یہاں ملیں۔

وینزویلا میں بھی جماعت سے رابطہ قائم کیا۔ اور اسے آرگنائز کیا۔ اسی طرح مراکش میں بھی رابطے کیے گئے اور تربیتی پروگرام کیے گئے۔ یہاں بھی جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے فعّال ہے۔

بولیویا (Bolivia) میں بھی 8 بیعتیں ہوئیں۔ کینیڈا سے جماعت کے ایک دوست جمیکا میں گئے تھے۔ اور وہاں جماعت کو آرگنائز کیا اور ان کی کوششوں سے اس سال وہاں بھی 10 بیعتیں ہوئیں۔ اب وہاں بھی جماعت کی تعداد کافی بڑھ گئی ہے۔ لکسمبرگ میں بھی مزید دو بیعتیں ہوئیں۔

نئی جماعتوں کا قیام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال دنیا بھر میں پاکستان کے علاوہ جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں ان کی تعداد 653 ہے اور ان 653 جماعتوں کے علاوہ 631 نئے مقامات پر پہلی دفعہ جماعت کا پودا لگا ہے۔

نئی جماعتوں کے قیام میں ہندوستان سرِ فہرست ہے۔ ہندوستان میں 154 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ دوسرے نمبر پر بینن ہے یہاں 97 مقامات پر نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ تیسرے نمبر پر نائیجیریا ہے یہاں 71 مقامات پر نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ پھر گیمبیا ہے یہاں 50 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ آئیوری کوسٹ میں 34 جماعتیں نئی بنی ہیں۔ سیرالیون اور بورکینا فاسو میں 28، 28 جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ اور صومالیہ اور مالی میں 21، 21 جماعتیں بنی ہیں۔ ان علاقوں میں جماعتوں کا بننا بھی آسان نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے بڑا فضل فرمایا ہے۔ ایتھوپیا میں 20 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ غانا اور مڈغاسکر میں 16، 16 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ کونگو میں 13، انڈونیشیا میں 11۔ اسی طرح 15 اَور دوسرے ممالک ہیں جہاں تھوڑی تعداد میں جماعتیں ایک ایک دو دو کی شکل میں قائم ہوئی ہیں۔

نئی جماعتوں کے قیام کے دوران ایمان افروز واقعات

نئی جماعتوں کے قیام میں ایمان افروز واقعات کے سلسلہ میں امیر صاحب بینن لکھتے ہیں کہ مونو اور کونفو کے علاقے مشرکین کا گڑھ ہیں۔ اس ایریا میں ایک شہر ویدا (Vida) ہے جس میں مشرکین کا سالانہ تہوار ہوتا ہے۔ گزشتہ سالوں میں جماعت نے کئی بار تبلیغ کی کوشش کی لیکن کامیابی نہیں ہوئی بلکہ ایک مرتبہ تو مار پیٹ تک نوبت پہنچ گئی۔ 2005ء میں جب مَیں نے وہاں دورہ کیا تو کہتے ہیں کہ وہاں اس علاقہ میں دورہ سے پہلے صرف 3 جماعتیں تھیں اور دورہ کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے لوگ بہت سارے آئے، ملے اور ٹیلی ویژن اور اخباروں نے بھی خبریں دیں۔ چنانچہ دوبارہ اس کے بعد جب انہوں نے تبلیغی رابطے شروع کیے تو کہتے ہیں کہ ہمیں بڑی حیرت ہوئی کہ لوگوں کے گاؤں کے گاؤں احمدیت کی آغوش میں آنے شروع ہو گئے اور 57 نئی جماعتیں قائم ہو گئیں اور ان کی اکثریت مشرکین میں سے احمدی ہونے والوں کی ہے۔ اب یہ خدائے واحد کا نام لینے لگ گئے ہیں۔ جو مسلمان شامل ہوئے ہیں وہ بھی اپنے اماموں اور مساجد کے سمیت شامل ہوئے ہیں۔

پھر مبلغ انچارج صاحب نائیجیریا لکھتے ہیں کہ نَو مبائعین کے علاقہ کے ریفریشر کورس کے دوران وہاں کے چیف بھی تشریف لائے۔ انہوں نے جماعت کے پروگرام کو سراہا اور ہمارے مبلغ اور معلمین کو اپنے ہال میں بلایا۔ دوسرے دن جب ہمارے مبلغ اپنے معلم سمیت ہال میں پہنچے تو انہوں نے سب کے سامنے کہا کہ اگر میں جماعت احمدیہ کے پروگرام میں نہ جاتا تو ایسے اچھے پروگرام سے محروم رہتا اور سب کے سامنے بیعت فارم پُر کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی اور اپنے علاقہ میں جماعت کی تبلیغ کی اجازت دی۔ اللہ کے فضل سے وہاں دس گاؤں احمدی ہو چکے ہیں۔

پھر گیمبیا کی ایک رپورٹ ہے۔ سعید الحسن صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دیہاتی علاقہ کو چُنا گیا۔ وفد کے ساتھ میں وہاں گیا۔ لوگوں نے تبلیغ کو دلچسپی سے سُنا اور سوال و جواب کے اختتام پر 12 افراد نے بیعت کی۔ اور تین دفعہ وہاں جانے کے نتیجہ میں تین مزید گاؤں میں احمدیت کا پودا لگ گیا ہے اور 70 افراد جماعت میں شامل ہوئے۔ وہاں جب یہ باتیں کر رہے تھے تو ایک شخص آیا۔ کہنے لگا کہ آپ سچّے لوگ ہیں۔ باقی لوگ حیران ہو گئے کہ تمہیں کیسے پتہ لگ گیا کہ یہ سچّے لوگ ہیں۔ کہنے لگا کہ ان کے چہرے اور طرح کے ہیں جو گواہی دے رہے ہیں کہ سچّے لوگ ہیں اور ان کا پیغام بھی سچّا ہے اس لئے بیعت کر لو۔

نومبائعین سے رابطہ

گزشتہ سالوں میں جو نومبائعین ہوئے تھے ان سے رابطے بڑے کمزور تھے۔ باوجود اس کے کہ بے شمار بیعتیں ہوئی تھیں۔ جماعتوں نے ان سے تعلق نہیں رکھا، رابطے قائم نہیں رکھے۔ اسی لئے میں نے کہا تھا کہ 2008ء تک اپنے 70 فیصد جو رابطے ہیں وہ بحال کریں۔ جماعتوں میں بھی جائیں۔ اور ان کو آرگنائز کریں۔ ان کی تربیت کریں۔ بیعتیں کروا لینا اصل کام نہیں۔ اصل میں اس کے بعد بہت بڑا کام تربیت ہے۔ اس کی طرف جماعتوں نے توجہ نہیں دی اور پھر لوگ ضائع ہو گئے۔

اس رابطے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے غانا نے بڑا اچھا کام کیا ہے۔ اس سال انہوں نے 98,000 نومبائعین سے رابطے کیے۔ اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ تین سالوں میں جب سے میں نے ان کو کہا۔ 6 لاکھ 4 ہزار نومبائعین سے رابطے بحال ہو گئے ہیں اور باقاعدہ آرگنائزڈ جماعتیں بن چکی ہیں۔

نائیجیریا نے اس سال ایک لاکھ 40 ہزار نومبائعین سے رابطے کیے۔ 71 نئی جماعتیں قائم کر کے وہاں نظام جماعت قائم کیا۔ ان میں سے کچھ نے چندہ بھی دینا شروع کر دیا ہے۔ اس طرح کُل دو لاکھ 68 ہزار نومبائعین سے رابطہ بحال ہو چکا ہے۔ ابھی بھی ہر جگہ جماعت کا بہت بڑا کام ہے جو کرنے والا ہے۔

پھر بورکینا فاسو ہے۔ یہاں بھی گیارہ ہزار پانچ سو افراد سے رابطے بحال ہوئے۔ تجنید مکمل کر رہے ہیں۔

باقی صفحہ 9 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر272

مکرم حسام النقیب صاحب (5)

پچھلی اقساط میں ہم نے مکرم حسام النقیب صاحب کی زبانی ان کے اور ان کے والد صاحب کے احمدیت کی طرف سفر کی داستان میں ان کی بیعت تک کے حالات بیان کئے تھے۔ان کے بارہ میں اس آخری قسط میں مزید کچھ امور بیان کئے جائیں گے۔

تبلیغی مساعی

مکرم حسام صاحب بیان کرتے ہیں:

بیعت کے بعد میرا تعارف ایک نو احمدی مکرم ملحم العدس سے ہوا۔ظاہری شکل وصورت اور چہرے کے نقوش سے بہت سخت مزاج نظر آتے ہیں لیکن احمدیت نے نہ صرف ان میں دل کی نرمی اور خوش خلقی پیدا کی ہے بلکہ اشکوں سے تر سجدے بھی ان کی نمایاں صفات میں شامل ہوگئے ہیں۔ ہماری دوستی ہوگئی اور پھر صبح وشام احمدیت ہی ہماری باتوں کا محور بن گئی۔ ہم تقریباً روزانہ ہی تبلیغ کے لئے نکلتے تھے اور رات گئے تک اپنے سابقہ دوستوں کو تبلیغ کرنے میں ہی مصروف رہتے۔ بسا اوقات رات کو صرف دو گھنٹے سوتے اور باقی تمام اوقات تبلیغ میں صرف کرتے۔ اسی طرح قریباً سات ماہ گزر گئے جس میں ہم نے مختلف موضوعات کو بیان کرنے اور دلائل کی ترتیب اور ان کے دینے کے طریق سیکھے۔کئی بار ہم نے محسوس کیا کہ بعض مشکل سوالات کا خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے صحیح جواب اسی وقت ذہن میں آ جاتا۔ بارہا ہم نے خدا تعالیٰ کی مدد و نصرت کو دیکھا اور محسوس کیا۔خدا تعالیٰ نے ہماری کوششوں میں بہت برکت ڈالی اور بہت سے شیریں ثمرات سے نوازا خصوصًا مکرم ملحم العدس صاحب کے اکثر دوستوں نے اس تبلیغ کے نتیجے میں بیعت کرلی۔

جلسہ سالانہ 2005ء

2005ء میں مَیں نے جلسہ سالانہ یوکے میں شرکت کا پروگرام بنایا۔مرکز کی طرف سے دعوت نامہ بھی موصول ہوگیا لیکن ابھی تک میرے پاس پاسپورٹ نہیں تھا۔ گو میں ان دنوں میں ایک انسٹیٹیوٹ میں ریاضی پڑھاتا تھا لیکن اس کی مجھے کوئی تنخواہ نہیں ملتی تھی بلکہ فی الحال مجھے تجرباتی بنیادوں پر نوکری دی گئی تھی اور شاید کچھ عرصہ کے بعد تنخواہ شروع ہونی تھی۔

مَیں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مَیں جلسہ پر جانا چاہتا ہوں، تُو اپنی جناب سے میرے پاسپورٹ کی فیس کا بندوبست فرما دے۔ اس کے ایک روز بعد ہی مجھے اس انسٹیٹیوٹ کے ایک طالبعلم نے فون کیا اور کہا کہ وہ امتحان سے قبل چند روز کے لئے ٹیوشن پڑھنا چاہتا ہے۔ میں نے فورًا ہاں کردی اور اس ٹیوشن سے مجھے 2000 لیرہ (سیرین کرنسی) ملے جو کہ پاسپورٹ بنوانے کے لئے کافی تھے۔ میں نے فارم پُر کئے اور تمام مطلوبہ کاغذات لگا کر جب فیس جمع کرائی تو وہ 1950 لیرہ تھی۔ گویا اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرماتے ہوئے اس کام کے لئے پورے پیسے عطا فرمائے تھے۔لیکن میرے دل میں نہ جانے کیوں خیال آرہا تھا کہ 50 لیرہ کی رقم ابھی تک میرے پاس باقی ہے شاید اس کی بھی مجھے ضرورت پڑنے والی ہے۔ چنانچہ جس دن میں پاسپورٹ لینے کے لئے گیا تو وہاں ڈیوٹی پر موجود کارندے نے ہنستے ہوئے کہا کہ آپ کا پہلا پاسپورٹ تیار ہے لیکن اسے لینے کے لئے آپ کو مجھے 50 لیرہ ادا کرنے پڑیں گے۔ میں نے ہنستے ہوئے 50 لیرہ نکال کر اسے دے دیئے۔ جب میں پاسپورٹ لے کر گھر واپس لوٹا تو راستے میں اس واقعہ کو سوچ سوچ کر بہت محظوظ ہوتا رہا۔

داستانِ دست بوسی

ویزہ اور ٹکٹ وغیرہ کا انتظام بھی خدا کے فضل سے معجزانہ طور پر ہوگیا اور بالآخر میں خلیفۂ وقت سے ملاقات کا خواب دیکھنے لگا۔ میں نے ٹی وی پر احمدیوں کو حضور انور سے ملتے دیکھا تھا کہ ان کی اکثریت حضور انور سے شرفِ مصافحہ حاصل کرتے وقت آپ کے دستِ مبارک کو بوسہ دیتے ہیں۔ میں نے پہلے کبھی کسی کے ہاتھ کو بوسہ نہ دیا تھا اس لئے سوچنے لگا کہ میں نے تو اپنی زندگی میں کبھی ایسا کیا نہیں، پھر نجانے حضور انور سے ملاقات کے وقت میری کیفیت کیا ہوگی؟

اسی رات مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مَیں ایک بڑے میدان میں بعض لوگوں کے ساتھ موجود ہوں۔ مجھے خواب میں محسوس ہوتا ہے کہ یہ میری شادی کا دن ہے حالانکہ میں نے ان دنوں میں کبھی شادی کے بارہ میں سوچا تک نہ تھا۔ بہر حال خواب میں مَیں نے دیکھا کہ یہ میری شادی کا دن ہے لیکن میرے ارد گرد لوگوں کی تعداد بہت ہی کم ہے۔ جبکہ میں دیکھتا ہوں کہ اس بڑے میدان میں کچھ فاصلہ پر ایک اور تقریب منعقد ہو رہی ہے جس میں مردوں اور عورتوں کے علیحدہ علیحدہ ٹینٹ لگے ہوئے ہیں جو کھچا کھچ بھرے ہوئے ہیں۔ میں یہ منظر دیکھ کر بہت پریشان ہوتا ہوں کہ میری شادی والے دن مہمان نہ ہونے کے برابر ہیں۔ مَیں ابھی انہی فکروں میں مستغرق تھا کہ کاروں کا ایک قافلہ میدان میں داخل ہوا اور جب وہ رکا تو اس میں سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، مکرم صاحبزادہ میاں وقاص احمد صاحب اور حضور انور کے ساتھ رہنے والے بعض اور احمدی احباب نمودار ہوئے اور تشریف لاکر اس جگہ پر کھڑے ہوگئے جہاں آنے والے مہمانوں کا استقبال کیا جاتا ہے۔ میں یہ سارا منظر دیکھ کر حیران تھا اور اپنے دل میں کہہ رہا تھا کہ خلیفۂ وقت کی طرف سے یہ کیسی کرم نوازی ہے کہ مجھ جیسے ناچیز کے لئے اتنی تکلیف کر کے تشریف لائے ہیں اور پھر خود مہمانوں کے استقبال کے لئے تشریف فرما ہیں۔ دوسری بڑی تبدیلی یہ رونما ہوئی کہ حضور انور کے وہاں تشریف لاتے ہی مہمان بڑی کثرت سے وہاں آنا شروع ہوگئے، یہاں تک کہ سارا میدان میری شادی کے مہمانوں سے بھر گیا اور مزید لوگوں کے آنے کی گنجائش نہ رہی۔ اسی دوران دلہن کی کار بھی آ گئی لیکن مَیں حضور انور کو چھوڑ کر ایک لمحہ کے لئے بھی وہاں سے ہلنا نہیں چاہتا تھا لہٰذا میں دلہن کی کار کی طرف جانے کی بجائے حضور انور کے قدموں میں جا بیٹھا جہاں شدت جذبات سے میری آنکھیں اشکوں کے پھول برسانے لگیں۔ مَیں نے حضور انور کا دست مبارک تھام کر شکریہ ادا کیا، ایسے میں مجھے اپنے جذبات پر بالکل قابو نہ رہا، بے اختیاری کے عالم میں کبھی میں آپ کے دستِ مبارک کے بوسے لیتا تو کبھی اسے اپنے گالوں، آنکھوں اور پیشانی سے لگاتا اور آپ کی اس ذرہ نوازی پر بار بار شکریہ ادا کرتا۔ میرے جذبات کے جواب میں حضور انور اپنے ہونٹوں پر ایک دلفریب سی مسکراہٹ سجائے ہوئے تھے۔

جب خواب ختم ہوئی تو مجھے میرے سوال کا جواب مل گیا تھا۔ اور وہ یہی تھا کہ خلیفۂ وقت کی افراد جماعت کے ساتھ محبت وشفقت اس قدر زیادہ ہے کہ اس کو ذہن میں رکھ کے جو حضور انور کے سامنے جاتا ہے بے اختیار ہو کر آپ کے دستِ مبارک کے بوسے لینے لگتا ہے اور خواب میں میری حالت بھی کچھ ایسی ہی تھی۔

خلیفۂ وقت سے ملاقات

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرا یوکے کا ویزہ لگ گیا اور میں بھی سیریا کے تقریبًا 25 احمدیوں کے وفد کے ساتھ جلسہ سالانہ میں شامل ہوا۔ جلسہ کے بعد ہماری حضور انور کے ساتھ اسلام آباد کی مسجد میں ملاقات تھی۔ ہم مسجد میں جمع ہوگئے، کچھ دیر کے بعد حضور انور تشریف لائے۔ آپ کے چہرۂ مبارک پر نور اور وقار نمایاں تھا۔ آپ نے باری باری ہم سب کو مصافحہ کا موقع عطا فرمایا۔ آپ مصافحہ کے لئے دست مبارک بڑھاتے، کوئی تو صرف مصافحہ ہی کر پاتا اور کوئی فرطِ جذبات سے مغلوب ہو کر ان مبارک ہاتھوں کا بوسہ لے لیتا۔ لیکن چونکہ میں تو پکا ارادہ کر کے کھڑا تھا لہٰذا میں نے دست مبارک کو تھامتے ہی اچھی طرح مصافحہ کیا اور بوسہ لینے میں بھی کامیاب ہوگیا۔

مصافحہ کے بعد ہم حضور انور کے قدموں میں بیٹھ گئے۔ حضور انور نے ایک ایک کر کے سب کو بغرضِ تعارف مخاطب فرمایا اور نہایت لطف وکرم اور شفقتوں سے نوازا۔ مَیں حضور کے انتہائی دائیں جانب بیٹھا تھا، اور میں سمجھتا ہوں کہ مجھے اس وقت سب سے زیادہ کسبِ انوار کا موقع ملا، کیونکہ میں مسلسل حضور انور کے چہرۂ مبارک کے جمال کی تفصیل اپنی نگاہوں سے پڑھ پڑھ کر لطف اندوز ہو رہا تھا۔ ایسے میں حضور انور کبھی کبھار دائیں جانب متوجہ ہوتے اور مجھے ٹکٹکی باندھے دیکھ کر مسکرا دیتے جیسے یہ کہہ رہے ہوں کہ مَیں نے تمہیں دیکھ لیا ہے کہ کیا کر رہے ہو۔ مَیں شرم سے نظریں جھکا لیتا اور جب حضور انور دوسری جانب متوجہ ہوتے تو میں پھر اس حسن وجمال کی تفصیل میں کھو جاتا۔ ایسا متعدد بار ہوا۔ اس کے بعد حضور انور نے جماعت احمدیہ سیریا کے بارہ میں کچھ باتیں کیں اور یہ ملاقات ختم ہوگئی جو کہ میری زندگی کی ایک منفرد ترین ملاقات تھی۔ چند منٹوں کی ملاقات کی یادیں ساری زندگی کے خیالات پر محیط رہیں گی۔

دار الرقیم

شام کے احمدیوں میں سے مکرم ڈاکٹر وسام البراقی صاحب کے ساتھ ہمارا محبت واخوت کا بہت گہرا تعلق قائم ہوگیا جو بعد میں بفضلہٖ تعالیٰ رشتہ داری میں بدل گیا۔ 2012ء میں ڈاکٹر البراقی صاحب نے یہ تجویز دی کہ دمشق میں ایک دار النشر قائم کر کے جماعت کی کتب کی اشاعت کی اجازت لی جائے۔ چنانچہ ہم نے مل کر ”دار الرقیم“ کے نام سے ایک دار النشر قائم کیا اور جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتب کی پرنٹنگ کے لئے وزارت اوقاف سے باقاعدہ اجازت حاصل کرنے کے لئے درخواست کی گئی تو غیر متوقع طور پر یہ اجازت مل گئی۔ لہٰذا بفضلہٖ تعالیٰ ہم اب تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی 6 عربی کتب کی اشاعت کر چکے ہیں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے فضل سے عربک ڈیسک کے ممبران کے تراجم کی نظر ثانی کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائی ہے جس کی وجہ سے نہ صرف اس خدمت کی توفیق مل رہی ہے بلکہ ان خزائن سے استفادہ اور ان علوم سے بہرہ مند ہونے کا موقع بھی مل رہا ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

(باقی آئندہ)

10 روزہ تربیتی کلاس مجلس خدام الاحمدیہ پلاتو ریجن ٹوگو

(رپورٹ: وسیم احمد ظفر ثانی خادم سلسلہ ٹوگو پلاتو ریجن)

خدا کے فضل سے امسال مجلس خدام الاحمدیہ ٹوگو پلاتو ریجن کو دس روزہ تربیتی کلاس منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس تربیتی کلاس کے لئے موریطان مجلس کا انتخاب کیا گیا جس میں ریجن بھر سے 25 خدام شامل ہوئے۔

کلاس کے لئے کم از کم معیار میٹرک مقرر تھا۔ روزانہ نماز تہجد باجماعت ادا کی جاتی۔ کلاس کو بنیادی طور پر دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ایک حصہ میں صرف نومبایعین شامل تھے جن کی تعداد چھ تھی اور یہ پانچ مجالس سے تشریف لائے تھے۔ اس کلاس کے دوران قاعدہ یسرنا القرآن، قرآن کریم کی تلاوت، طہارت و وضو، نماز سادہ و باترجمہ، روزمرہ کی دعائیں اور احادیث یاد کروائی گئیں۔ اسی طرح تمام خدام کو خدام الاحمدیہ کا عہد بھی یاد کروایا گیا۔

کلاس کی افتتاحی تقریب 10 ستمبر 2013 کو منعقد ہوئی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن سے ہوا۔ عہد دہرانے کے بعد ایک خادم نے عربی نظم پڑھی۔ جس کے بعد جماعت احمدیہ ٹوگو کے قائم مقام صدر مکرم محمد عارف صاحب نے خدام کو بعض امور کی طرف توجہ دلائی اور دعا کروائی۔ بعد میں خاکسار نے خدام الاحمدیہ کا تعارف کروایا اور اس کے قیام کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ نیز تربیتی کلاس اور اس کی اہمیت بھی اجاگر کی۔ کلاس کے دوران تاریخ اسلام اور تاریخ احمدیت کے علاوہ رہن سہن کے آداب بھی سکھائے گئے۔ روزانہ رات کو مجالس سوال و جواب منعقد کی گئی۔ کلاس کے اختتام پر تمام شاملین کو اسناد دی گئیں۔ 22 ستمبر کو اختتامی تقریب منعقد ہوئی جس میں نیشنل صدر صاحب انصار اللہ مکرم سوکلو محمد صاحب نے شرکت کی اور پوزیشن لینے والے خدام میں انعامات بھی تقسیم کئے۔ جبکہ خاکسار نے اطاعت کی اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

اس کلاس کو کامیاب بنانے کے لئے تین مشنریز (مکرم کریم عبد الامین صاحب، مکرم آوا بشیر صاحب اور مکرم دوتی محمد صاحب) نے خاص کوشش کی۔ اسی طرح لجنہ کی ایک ٹیم نے کھانا تیار کرنے کی ذمہ داری احسن طریقے سے نبھائی۔ اللہ ان سب کو جزائے خیر دے اور ان سب کے ایمان و اخلاص میں برکت دے۔ آمین۔

قارئین کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو احسن رنگ میں مقبول خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ اور خاتمہ بالخیر کرے اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

رَحمَةٌ لِلعَالَمِین صلی اللہ علیہ وسلم

تحریر فرمودہ: حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

قسط نمبر 6

انسانی ضمیر کیلئے رحمت

جب میں نے دیکھا کہ سب قوموں میں نبی گزرے ہیں اور سب ہی کے پاس شمعِ ہدایت موجود ہے جس کے ذریعہ سے اگر وہ چاہیں تو اللہ تعالیٰ کا کامل نور پا سکتے ہیں تو میں نے کہا کہ باوجود اس حسد اور بُغض کے جو مختلف قوموں کو دوسرے مذاہب کے بزرگوں اور کتب سے ہے پھر بھی وہ اشتراک اور وہ مناسبت جو ایک دوسرے کے مذاہب میں پائی جاتی ہے اور ان اعلیٰ تعلیمات کی وجہ سے جو ان کی کتب میں بھری پڑی ہیں دنیا میں صلح اور امن کی تو ایک بنیاد قائم ہوگئی ہے۔ گو غیریت اور غیرت کی وجہ سے ایک دوسرے کے بزرگوں کو تسلیم نہ کریں لیکن کم سے کم اِس اتحاد نے دنیا کو لڑائی اور جھگڑوں سے تو ضرور بچا لیا ہوگا۔ لیکن میری حیرت کی حد نہ رہی جب میں نے دیکھا کہ بعض لوگ بعض دوسرے لوگوں کو مار پیٹ رہے تھے اور طرح طرح سے دُکھ دے رہے تھے کہ تم کیوں اپنا عقیدہ چھوڑ کر ہمارے عقیدے کو قبول نہیں کر لیتے۔ مَیں نے دیکھا بعض کو گالیاں دی جا رہی تھیں، بعض کو پیٹا جا رہا تھا، بعض کا بائیکاٹ کیا جا رہا تھا، بعض پر تمدنی دباؤ ڈالا جا رہا تھا اور بعض پر اقتصادی۔ لیاقت تو موجود ہوتی لیکن ملازمت نہ دی جاتی، اچھا مال تو فروخت کرنے کیلئے اُن کے پاس ہوتا لیکن اُن سے خرید وفروخت نہ کی جاتی، عدالتوں میں بِلا وجہ اور بے قصوران کو کھینچا جاتا، بعض کو تو جلاوطن کیا جاتا اور بعض کو تلوار سے ڈرا کر اپنا مذہب چھوڑنے کیلئے کہا جاتا۔ میں نے دیکھا کہ بعض دفعہ جس پر جبر کیا جاتا تھا اُس کا عقیدہ جبر کرنے والے سے سینکڑوں گنے زیادہ اچھا ہوتا، بعض دفعہ جبر کرنے والے کے اعمال نہایت گندے ہوتے اور جبر کے تختۂ مشق کے اعمال نہایت پاکیزہ ہوتے۔ میں حیران ہو کر دیکھتا کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ جب بعض لوگ ان جابروں سے پوچھتے کہ آخر یہ کیا ظلم ہے اور ان لوگوں کو کیوں دکھ دیا جاتا ہے؟ تو لوگ جواب میں کہتے کہ آپ اپنے کام سے کام رکھیں ہم لوگ انصاف کر رہے ہیں اور ظلم نہیں بلکہ حقیقی خیر خواہی کرنے والے ہیں۔ اگر مادی طور پر ہم نے کچھ سختی کر لی تو اس کا حرج کیا ہے؟ جب کہ ان کی روح کو ہم نجات دلا رہے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ یہ ظلم ترقی کرتے کرتے اِس قدر بڑھ گیا کہ بعض لوگوں کو صرف اِس جُرم پر آزار پہنچائے جانے لگے کہ وہ کیوں اپنے رب کی آواز کو سنتے ہیں۔ اور بعض کو اس لئے کہ کیوں توحید کے قائل ہیں۔ اور بعض کو اس لئے کہ کیوں خدا تعالیٰ کی طرف ظلم اور کمزوری منسوب نہیں کرتے۔ اور میں نے لوگوں کو اس لئے بھی دوسروں پر جبر کرتے دیکھا کہ وہ کیوں تسلیم نہیں کرتے کہ خدا تعالیٰ بھی جھوٹ بول سکتا ہے۔ آہ! یہ ایک بھیانک نظارہ تھا جسے دیکھ کر میری روح کانپ گئی اور میں نے کہا آخر ان نبیوں کے آنے کا کیا فائدہ ہوا۔ یہ شریعتیں کس مصرف کی ہیں کہ ان کے باوجود یہ ظلم ہو رہے ہیں۔ اور میں ابھی اِسی سلوک پر حیرت کر رہا تھا کہ میں نے دیکھا بعض لوگ عبادت کے لئے عبادتگاہوں کی طرف آنا چاہتے تھے کہ بعض دوسرے لوگوں نے اُن کو روکا اور کہا کہ تم کو کس نے کہا ہے کہ ان مقدس مقامات کو ناپاک کرو۔ اور کیا تم کو شرم نہیں آتی کہ جب کہ تم عشائے ربّانی میں فطیری کی جگہ خمیری روٹی استعمال کرتے ہو یا مقدس اشیاء کو دستانے پہن کر پکڑ لیتے ہو۔ تم ہماری عبادت گاہوں میں داخل ہو کر انہیں نجس کرنا چاہتے ہو۔ غرض اس قسم کی باتیں تھیں جن پر میں نے دیکھا کہ لوگ ایک دوسرے کو عبادت گاہوں سے روک رہے تھے اور نتیجہ یہ تھا کہ لوگوں کی توجہ عبادت سے ہی ہٹ رہی تھی۔

پھر میں نے دیکھا کہ بعض لوگ اِس سے بھی آگے بڑھ گئے اور انہوں نے ثواب کا سب سے بڑا کام یہ سمجھا کہ جہاں موقع ملا دوسرں کی عبادت گاہ گرا دی۔ یہودی مسیحیوں کی عبادت گاہیں اور مسیحی یہودیوں کی۔ اور بدھ ہندوؤں کی اور ہندو بدھوں کی عبادت گاہیں گرا رہے تھے اور اپنے اعمال پر فخر کر رہے تھے۔ اور ہر ایک شخص یہ خیال کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی بخشش کا پیمانہ اُس کے لئے دوسری اقوام کی عبادت گاہوں کے گرانے کے کام کے مطابق وسیع ہوگا۔ آہ! یہ مقدس جذبات کی بے حرمتی کا ایک حیا سوز نظارہ تھا۔ ایک دل دہلا دینے والا منظر تھا۔ میں نے کہا کیا یہ ترقی ہے جو دنیا نے ان ہزاروں سالوں میں کی ہے جن میں قریباً ہر صدی نے ایک نبی پیدا کیا ہے؟ کیا یہ ارتقاء ہے جسے علمائے سائنس ہمارے سامنے پیش کرتے ہیں؟ مَیں شاید نبیوں کے کاموں کی پائیداری کا قائل ہی نہ رہتا اگر وہی پاکیزہ آواز، مقدس آواز جو پہلے میرے شبہات کا ازالہ کرتی رہی تھی پھر بلند نہ ہوتی، پھر میں اُسے دنیا کی آوازوں کو دباتے ہوئے نہ پاتا، پھر اُسے جلالی انداز میں یہ کہتے نہ سنتا کہ حق آگیا اور باطل بھاگ گیا، باطل تو بھاگا ہی کرتا ہے۔ دین کے معاملہ میں جبر ہرگز جائز نہیں کیونکہ خدا تعالیٰ نے ہدایت اور گمراہی میں کامل فرق کر کے دکھا دیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہر ایک ضروری امر کو کھول دیا ہے اور بقدرِ ضرورت جسمانی پانی کی طرح وہ مختلف ممالک میں روحانی پانی برساتا رہا ہے۔ ان کے اختلافات اس امر پر دلالت نہیں کرتے کہ وہ پانی پاک نہیں بلکہ صرف مختلف ممالک اور مختلف زمانوں کے لوگوں کی طبائع اور ضرورتوں کے فرق پر دلالت کرتے ہیں۔ جس کو جب اور جو ضرورت ہوئی خدا تعالیٰ نے ضرورت کے مطابق سامانِ ہدایت پیدا کر دیئے۔ پس ان اختلافات کی وجہ سے ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اور اگر کوئی ناحق پر بھی ہو تب بھی اُسے جبر سے نہ منواؤ کہ خدا تعالیٰ کا معاملہ دل کی حالت کے مطابق ہے نہ کہ زبان کے قول کے مطابق۔ خدا تعالیٰ کو تمہاری باتیں اور تمہارے ظاہری اعمال نہیں پہنچتے بلکہ اُس کے حضور میں تمہارے دل کی کیفیت پہنچتی ہے جو جبر سے پیدا نہیں ہو سکتی۔ ایک دوسرے کو عبادت گاہوں میں عبادت کرنے سے نہ روکو کہ یہ بہت بڑا ظلم ہے۔ جو خدا کا نام لینا چاہتا ہے خواہ کسی طریق پر نام لے اُسے اجازت دو تا لوگوں میں عبادت کی طرف توجہ ہو۔ اور لامذہبیت ترقی نہ کرے۔ لوگوں کی عبادت گاہوں کو نہ گراؤ خواہ آپس میں کس قدر ہی اختلاف کیوں نہ ہو۔ کیونکہ اِس سے ظلم اور فتنہ کی بنیاد رکھی جاتی ہے اور امن کا قائم ہونا لمبے زمانے تک ناممکن ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کی حکومت کو تباہ کر دے گا اور نئی قومیں پیدا کرے گا جو اُس کے حکم کے ماتحت عبادت گاہوں کی حفاظت کریں گی۔ اِس آواز نے میرے خدشات کو دور کر دیا، میرے خیالات کو مجتمع کر دیا اور میں نے پھر آزادی کا سانس لیا۔ جس میں ایک طرف تسلی اور دوسری طرف درد ملا ہوا تھا۔ تسلی اس لئے کہ میں نے دیکھا کہ دنیا کی اصلاح کا دن آگیا، ظلم مٹایا جائے گا۔ اور درد اس لئے کہ اس آواز کے مالک کی طرف میرا دل زیادہ سے زیادہ کھینچا جا رہا تھا مگر تیرہ سو سال کا زمانہ، پوری تیرہ ناقابلِ گزر صدیاں میرے اور اس کے درمیان میں حائل تھیں۔ مگر بہرحال میرے دل سے پھر ایک آہ نکلی اور شکر و امتنان سے بھرے ہوئے دل سے میں نے کہا کہ یہ آواز انسانی ضمیر کے لئے بھی ایک رحمت ثابت ہوئی۔

معذوروں کے لئے رحمت

اس کے بعد میری نِگہ انسانوں میں سے معذوروں پر پڑی۔ میں نے دیکھا کہ انسانوں میں سے کافی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو کسی نہ کسی وجہ سے ناکارہ اور بے مصرف نظر آتے ہیں۔ ان میں سے اندھے ہیں اور بہرے ہیں اور گونگے ہیں اور لنگڑے ہیں اور اپاہج ہیں اور مفلوج ہیں اور کمزور جسموں والے ہیں اور بیمار ہیں اور بوڑھے ہیں یا چھوٹے ہیں، بیکار ہیں اور بے سروسامان ہیں اور بے یارومددگار ہیں۔ میں نے دیکھا یہ مخلوق خدا تعالیٰ کی مخلوق میں سے سب سے زیادہ دلچسپ مخلوق تھی۔ میں نے ان میں سے ایسے لوگ دیکھے کہ باوجود اپاہج ہونے کے اُن کے دل شرارت سے لبریز تھے۔ اگر کسی کے ہاتھ نہ تھے تو وہ پاؤں سے چوری کرنے کی کوشش کرتا تھا۔ اور اگر پاؤں نہ تھے تو وہ گھسٹ کر بدی کے مقام پر جانا چاہتا تھا۔ اور اگر آنکھیں نہ تھیں تو وہ کانوں سے بدنظری کا مرتکب ہونے کی کوشش کرتا تھا۔ یا ہاتھوں سے چُھو کر اپنے بدخیالات کو پورا کرنے کی سعی کرتا تھا۔ بے یارومددگار لوگوں کو میں نے دیکھا اُن کے چہروں پر بادشاہوں سے زیادہ نخوت کے آثار تھے۔ بیکسوں کو دیکھا کہ اپنی بے کسی کی حالت میں ہی وہ دوسروں کو گرانے کے لئے کوشاں تھے۔ مگر میں نے انہی لوگوں میں سے ایسے لوگ دیکھے جن کے دل خدا کے نور سے پُر تھے، اُن کی آنکھیں نہ تھیں مگر وہ بِینا لوگوں سے زیادہ تیز نظر رکھتے تھے، ظاہری کان نہ تھے مگر اُن کی سماعت غضب کی تیز تھی، ہاتھ نہ تھے مگر جس نیکی کو پکڑتے تھے چھوڑنے کا نام نہ لیتے، پاؤں نہ تھے مگر نیکی کی راہوں پر اِس طرح چلتے تھے جس طرح تیز گھوڑا دوڑتا ہے۔ مگر باوجود ان کے اچھے ارادوں اور میسر شُدہ سامانوں کے مطابق کوشش کرنے کے پھر بھی وہ اس قسم کے عمل نہیں کر سکتے تھے جو تندرست اور طاقت رکھنے والے لوگ کر سکتے ہیں اور اس لحاظ سے وہ ظاہر بِینوں کی نِگہ میں نکمے اور ناکارہ نظر آتے تھے۔ میں نے دیکھا اُن کو ہاتھوں کے نہ ہونے کا اِس قدر صدمہ نہ تھا جس قدر اِس کا کہ وہ ان نیک کاموں کو بجا نہیں لا سکتے کہ جن میں ہاتھ کام آتے ہیں، انہیں آنکھوں کے جانے کا اِس قدر صدمہ نہ تھا جس قدر اِس کا کہ وہ ان نیک کاموں سے محروم ہیں جن میں آنکھیں کام آتی ہیں۔ غرض ہر کمزوری جو اُن میں پائی جاتی تھی خود اس کمزوری کا ان کو احساس نہ تھا لیکن اس کمزوری کے نتیجہ میں جس قسم کی نیکیوں سے وہ محروم رہتے تھے اُن کا اُن کو بہت احساس تھا۔ میں نے ان لوگوں کو ہزار بدصورتیوں کے باوجود خوبصورت پایا اور ہزار عیبوں کے باوجود کامل دیکھا اور میں جوش سے کہہ اٹھا کہ باوجود مذاہب کے اختلاف کے اس میں تو کسی کو اختلاف نہ ہوگا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی نہایت خوبصورت مخلوق ہے۔ ان کے عیب پر ہزار کمال قربان ہو رہا ہے اور یہ لوگ ثابت کر رہے ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ فضل کرے تو مَیلے کے ڈھیر پر سے بھی پاکیزہ روئیدگی پیدا ہو سکتی ہے۔ مگر میری حیرت کی حد نہ رہی کہ جب ایک جماعت مجھ سے اِس بارہ میں بھی اختلاف پر تیار ہوگئی اور بعض نے کہا کہ ایسے ناپاک لوگوں کو آپ اچھا کہتے ہیں؟ ان سے تو الگ رہنے کا حکم ہے اور ان کے ساتھ مل کر کھانا تک ناجائز ہے اور نہ ان سے چُھونا درست ہے۔ ایک اَور جماعت بولی یہ اپنے گزشتہ اعمال کی سزا بُھگت رہے ہیں یہ خدا تعالیٰ کے پیارے کس طرح ہوگئے۔ بلکہ انہوں نے ان کے گناہ تک گنائے کہ گزشتہ زندگی میں فلاں گناہ کر کے آنکھیں ضائع ہوئیں، فلاں گناہ کر کے کان ضائع ہوئے وغیرہ ذٰلِک۔ اور بعض نے ہنس کر کہا کہ خیر یہ تو بیوقوفی کی باتیں ہیں اصل میں ان پر دیو سوار ہیں۔ ہمارے خداوند ان دیوؤں کو نکالا کرتے تھے اور ان کے بعد ان کے شاگرد۔ مگر اب ایسے لوگ ہم میں موجود نہیں رہے۔ میں نے کہا الٰہی! دنیا کو کیا ہو گیا ہے۔ یہ دل کے اندھے آنکھوں کے اندھوں پر اور دل کے بہرے کانوں کے بہروں پر ہنستے ہیں۔ یہ بدصورت اور کریہہ المنظر لوگ ان اپاہجوں کے حُسن کو کیا جانیں جن کے دل تیرے نور سے منور اور جن کے سینے تیری محبت کے پھولوں سے رشکِ صد مرغزار بن رہے ہیں۔ آہ! میں کس طرح مانوں کہ تُو بھی بَنیوں کی طرح یہ دیکھتا ہے کہ کسی کی تھیلی میں کیا ہے اور یہ نہیں دیکھتا کہ کسی کے دل میں کیا ہے۔ مگر میرے خیالات کی رَو کو پھر اُسی عُقدہ کشا آواز نے روک دیا۔ وہ ناز و رعنائی سے بلند ہوئی۔ اِس ناز سے کہ کسی معشوق کو کب نصیب ہوا ہوگا، اِس شان سے کہ کسی بادشاہ کو خواب میں بھی حاصل نہ ہوئی ہوگی۔ اور اس نے کہا کہ اے کام کرنے والو! اے خدا کی راہ میں جانیں قربان کرنے والو! مت خیال کرو کہ خدا کے حضور میں تم ہی مقبول ہو اور اس کے انعامات کے تم ہی وارث ہو۔ یاد رکھو کہ کچھ تمہارے ایسے بھائی بھی ہیں کہ جو بظاہر اِن عمل کی وادیوں کو نہیں طے کر رہے جن کو تم طے کر رہے ہو، ان کٹھن منزلوں میں سے نہیں گزر رہے جن میں سے تم گزر رہے ہو۔ لیکن پھر بھی وہ تمہارے ساتھ ہیں، تمہارے شریک ہیں، تمہارے ثوابوں کے حصہ دار ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے ایسے ہی مقرب ہیں جیسے کہ تم۔ میں نے دیکھا نیکوکاروں کی وادی میں ایک عظیم الشان ہلچل پیدا ہوئی اور سب بے اختیار چِلّا اُٹھے کہ کیوں ایسا کیوں ہے؟ اُس مقدس آواز نے جواب دیا اس لئے کہ گو ان کے ہاتھ پاؤں بوجہ خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ معذوریوں کے تمہارے ساتھ شامل ہونے کی اجازت نہیں دیتے مگر ان کے دل تمہارے ساتھ ہیں۔ جب تم عمل کی لذتوں سے مسرور ہو رہے ہوتے ہو وہ غم اور حرمان کے تلخ پیالے پی رہے ہوتے ہیں۔ بے شک جام مختلف ہیں، بے شک شراب جُدا جُدا ہے لیکن کیف میں کوئی فرق نہیں۔ نتیجہ ایک ہی ہے۔ تم جس مقام کو پاؤں سے چل کر پہنچتے ہو وہ دل کے پَروں سے اُڑ کر جا پہنچتے ہیں۔ ان کو ناپاک مت کہو۔ جو ان میں سے نیک ہیں وہ تم میں سے پاکیزگی میں کم نہیں۔ میری روح وجد میں آگئی، میرا دل خوشی سے ناچنے لگا۔ میں نے کہا صَدَقْتَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ۔ انصاف اِس کا نام ہے، عدل اِس کو کہتے ہیں۔ میرے دل سے پھر ایک آہ نکل گئی اور میں نے کہا طاقت ور کے ساتھی تو سب ہوتے ہیں مگر یہ آواز معذوروں کے لئے بھی رحمت ثابت ہوئی۔

(باقی آئندہ)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے برِزبن (Brisbane) کے احمدیوں کو توفیق دی یا آسٹریلیا کے احمدیوں کو توفیق دی کہ یہاں اس شہر میں باقاعدہ مسجد کی تعمیر کریں۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا جتنا بھی شکر ادا کریں، کم ہے۔

یہاں سینٹر قائم تھا، لوگ نمازیں پڑھنے کے لئے آتے تھے۔ باقی جماعتی activities بھی ہوتی ہوں گی لیکن جب مسجد کے لئے منصوبہ منظوری کے لئے دیا گیا تو ہمسایوں کی طرف سے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور مجھے جو رپورٹ ملی ہے اُس کے مطابق آٹھ نو مہینوں کی کوششوں کے بعد کونسل کی طرف سے اجازت مل گئی اور یوں اس سٹیٹ کوئنز لینڈ (Queensland) میں جماعت احمدیہ کی پہلی باقاعدہ مسجد کی تعمیر کا آغاز ہوا جو دسمبر 2012ء کے بعد شروع ہوا اور آج آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ خوبصورت مسجد ہے۔

اس مسجد کی تعمیر پر اور پہلی عمارتوں کی درستی وغیرہ پر، جو اعداد و شمار میرے پاس آئے ہیں اُس کے مطابق، ساڑھے چار ملین ڈالر خرچ کئے گئے اور افرادِ جماعت نے دل کھول کر قربانیاں دیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام قربانی کرنے والوں کو بے انتہا دے، ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے۔

انسان کا خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کو پکارنا اُس وقت کہلاتا ہے جب وہ اللہ تعالیٰ کی تمام قسم کی حدود کا بھی خیال رکھے۔ اور ان حدود کا پتہ چلتا ہے جب ہم قرآنِ کریم کا مطالعہ کرتے ہیں اور اُس میں سے خدا تعالیٰ کے احکامات تلاش کر کے اُن کو نکالتے ہیں۔ یہ احکامات ہی وہ حدود ہیں جن کے اندر رہ کر انسان پھر خدا تعالیٰ کا قرب پاتا ہے اور دعاؤں کی قبولیت کے نشان دیکھتا ہے۔

مسجد کے بننے پر اس بات پر راضی نہ ہو جائیں کہ ہم نے مسجد بنالی، اب مسجد بننے کے بعد آپ کی ذمہ داریاں مزید بڑھ گئی ہیں۔ دنیا میں جہاں بھی ہماری مساجد بنی ہیں اسلام کا تعارف کئی گنا بڑھا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا شکر اُس وقت ادا ہوگا، جب ہم مسجد کی آبادی کی طرف توجہ دیں گے، اس کا حق ادا کرنے والے بنیں گے اور پھر تبلیغ کی طرف بھی توجہ دیں گے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 25 اکتوبر 2013ء بمطابق 25 اخاء 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت المسرور، برزبن، آسٹریلیا

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

قُلْ اَمَرَ رَبِّىْ بِالْقِسْطِ وَاَقِيْمُوا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ (الاعراف:30) يٰبَنِىْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَاتُسْرِفُوْا۔اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ (الاعراف: 32)

ان آیات کا ترجمہ ہے۔ تُو کہہ دے کہ میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے۔ نیز یہ کہ تم ہر مسجد میں اپنی توجہات اللہ کی طرف سیدھی رکھو۔ اور دین کو اسی کے لئے خالص کرتے ہوئے اسی کو پکارا کرو۔ جس طرح اس نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا اسی طرح تم مرنے کے بعد لوٹو گے۔

پھر فرمایا کہ: اے ابنائے آدم! ہر مسجد میں اپنی زینت یعنی لباسِ تقویٰ ساتھ لے جایا کرو۔ اور کھاؤ اور پیو لیکن حد سے تجاوز نہ کرو۔ یقیناً وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے برِزبن (Brisbane) کے احمدیوں کو توفیق دی یا آسٹریلیا کے احمدیوں کو توفیق دی کہ یہاں اس شہر میں باقاعدہ مسجد کی تعمیر کریں۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا جتنا بھی شکر ادا کریں، کم ہے۔ تقریباً پندرہ سال پہلے آپ نے یہ جگہ خریدی تھی۔ اس پر مشن ہاؤس اور ایک ہال بھی بنایا جس میں آپ نمازیں بھی پڑھتے تھے۔ پھر جب 2006ء مَیں پہلی دفعہ میں آیا ہوں تو ان عمارتوں کے ہونے کے باوجود وہ رونق مجھے نہیں لگتی تھی جو اب باقاعدہ مسجد بننے سے نظر آتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا جماعت پر احسان ہے کہ جماعت اور خلافت کا ایک ایسا رشتہ قائم کیا ہے جو دنیا میں اور کہیں نظر نہیں آتا۔ یہ دراصل اُس تعلیم اور اُس عہدِ بیعت کا نتیجہ ہے جس پر کاربند ہونے کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کو تلقین فرمائی تھی۔ اس محبت و اخوت و اطاعت کے رشتہ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی شرائطِ بیعت میں ذکر فرمایا ہے اور یہی محبت اور اخوت اور اطاعت کا رشتہ پھر آگے آپ علیہ السلام کے جاری نظامِ خلافت کے ساتھ بھی جاری ہے۔ اس مسجد کی تعمیر بھی علاوہ اس بات کے کہ مساجد ہماری ضرورت ہیں اور جیسے جیسے جماعت پھیلتی جائے گی، مساجد بھی انشاء اللہ تعالیٰ بنتی چلی جائیں گی اور بن رہی ہیں، لیکن یہاں جو میں نے خلافت کی بات کی، یہ اس لئے کہ مساجد کی تعمیر خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہنے کی وجہ سے بھی دنیا میں ہو رہی ہے۔ عموماً دنیا میں ہر جگہ میں جماعتوں کو اس طرف توجہ دلا رہا ہوں کہ مساجد کی تعمیر کریں، کیونکہ یہ تبلیغ کا ذریعہ ہیں۔ اور حقیقت میں یہ بات سچ بھی ثابت ہو رہی ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا یہاں بھی جب مَیں 2006ء میں آیا تھا تو مَیں نے کہا تھا کہ نماز سینٹر اپنی جگہ پر ٹھیک ہے لیکن مسجد بھی یہاں باقاعدہ مسجد کی شکل میں تعمیر ہونی چاہئے۔ تو جماعت نے لبیک کہا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد کی تعمیر کر دی۔

آپ لوگوں کو مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں جو مختلف روکوں سے گزرنا پڑا، مختلف فیز (Phases) آئے، اس سے خود آپ کو اندازہ ہو گیا ہوگا کہ مسجد کا تصور مقامی لوگوں کے ذہنوں میں کتنا مختلف ہے۔ یہاں سینٹر قائم تھا، لوگ نمازیں پڑھنے کے لئے آتے تھے۔ باقی جماعتی activities بھی ہوتی ہوں گی لیکن جب مسجد کے لئے منصوبہ منظوری کے لئے دیا گیا تو ہمسایوں کی طرف سے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور مجھے جو رپورٹ ملی ہے اُس کے مطابق آٹھ نو مہینوں کی کوششوں کے بعد کونسل کی طرف سے اجازت مل گئی اور یوں اس سٹیٹ کوئنز لینڈ (Queensland) میں جماعت احمدیہ کی پہلی باقاعدہ مسجد کی تعمیر کا آغاز ہوا جو دسمبر 2012ء کے بعد شروع ہوا اور آج آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کے

فضل سے یہ خوبصورت مسجد ہے۔

جو اعداد و شمار میرے پاس آئے ہیں اُس کے مطابق اس مسجد کی تعمیر پر اور پہلی عمارتوں کی درستی وغیرہ پر ساڑھے چار ملین ڈالر خرچ کئے گئے اور افرادِ جماعت نے دل کھول کر قربانیاں دیں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک دوست نے ایک لاکھ پچیس ہزار ڈالر دیئے۔ ایک نے ایک لاکھ ڈالر دیئے اور ہر ایک نے اپنی بساط کے مطابق قربانیاں دیں بلکہ شاید اس سے بڑھ کر قربانیاں دیں۔ خواتین نے جیسا کہ جماعت احمدیہ کی خواتین کی روایت ہے، یہاں بھی اپنے زیور مسجد کے لئے پیش کئے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام قربانی کرنے والوں کو بے انتہا دے، ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے۔ لیکن ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ قربانی، یہ محبت و اخلاص کی روح، یہ اطاعت کے نمونے ایک احمدی کے اندر کسی وقتی جذبہ کے تحت نہیں ہوتے، نہ ہونے چاہئیں، بلکہ ہمیشہ جاری رہنے والے نمونے اور جذبے ہیں اور ہونے چاہئیں۔ اور پھر اپنے اندر ہی جاری رکھنے والے جذبے نہیں ہیں بلکہ اپنی اولادوں اور نسلوں کو منتقل کرتے چلے جانے والے جذبے ہیں۔ اور یہی ایک احمدی کی، حقیقی احمدی کی روح ہے اور ہونی چاہئے۔ اور یہ جذبے اُسی وقت جاری رہ سکتے ہیں جب ہم خدا تعالیٰ کے حکموں پر توجہ دینے والے ہوں۔ جب ہم اپنے خدا سے سچا تعلق پیدا کرنے والے ہوں۔ جب ہم مسجد کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کی بیعت میں آنے کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ پس ہم اُس وقت اس مسجد کا حق ادا کرنے والے بن سکتے ہیں اور بنیں گے جب ہم ان باتوں کا خیال رکھیں گے، ان کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں گے۔

پس آج اللہ تعالیٰ کے جو احکامات ہیں ان میں سے بعض حکموں کو مَیں آپ کے سامنے رکھوں گا تا کہ ہم اور ہماری نسلیں یہ حق ادا کرتی چلی جانے والی بن جائیں۔ یہ جو آیات شروع میں مَیں نے تلاوت کی ہیں، سورۃ اعراف کی آیات 30 اور 32 ہیں اور مسجد سے متعلق ہیں۔ ان میں اللہ تعالیٰ نے ایک مومن سے بعض توقعات رکھی ہیں بلکہ مومنین کو نصیحت کی ہے کہ مسجد سے منسلک ہونے والے اور حقیقی عبادت گزار ان باتوں کا خیال رکھیں گے تو اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر ان پر پڑے گی۔

پہلی بات یہ کہ اللہ تعالیٰ نے انصاف کا حکم دیا ہے اور انصاف ایک ایسی چیز ہے جو معاشرے کی بنیادی اکائی، جو گھر ہے، اس سے شروع ہو کر بین الاقوامی معاملات تک قائم ہونا انتہائی ضروری ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس کے قائم ہونے سے دنیا کا امن و سکون ہر سطح پر قائم ہو سکتا ہے۔ اور یہی چیز ہے جس کا حق ادا نہ کرنے کی صورت میں دنیا میں فتنہ و فساد پیدا ہو سکتا ہے اور ہوتا ہے۔ پھر انصاف صرف معاشرتی معاملات میں نہیں اور بندوں کے ساتھ نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کے احکام کا حق ادا کرنا، یہ بھی انصاف کے تقاضے پورے کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔ عبادت کا حق ادا کرنا جس طرح کہ اُس کا حکم ہے، یہ عبادت کے ساتھ انصاف ہے۔ اور اس انصاف کا فائدہ خود انسان کو، عبادت کرنے والے کو اپنی ذات کے لئے ہو رہا ہوتا ہے۔ پس ہر حقیقی مومن کو اپنے عبادت کے حق کی ادائیگی کی طرف توجہ دینی چاہئے اور یہ حق ادا ہوگا جب آپ سب اپنی پانچ وقت کی نمازوں کی حفاظت کریں گے۔ جب قیامِ نماز کی طرف توجہ ہوگی۔ جب ان نمازوں کے ساتھ اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا ہوگی۔ جب نمازوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مخلوق بھی حق ادا کرنے کی کوشش ہو رہی ہوگی۔ مخلوق کے جو حق ہیں، مثلاً خاوند کو حکم ہے کہ بیوی کے حق ادا کرو۔ اُن کی ضروریات کا خیال رکھو۔ ان سے نرمی اور ملاطفت سے پیش آؤ۔ اُن کے رحمی رشتوں کا خیال رکھو۔ بیوی کے ماں باپ اور بہن بھائی اور دوسرے رشتوں کا احترام کرو۔ بیویوں کے مال پر اور اُن کی کمائی پر نظر نہ رکھو۔ بچوں کے حق ادا کرو، اُن کی تعلیم تربیت کی طرف توجہ کرو۔ اپنے نمونے دکھاؤ کہ وہ دین کی اہمیت کو سمجھیں اور دین سے جُڑے رہیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں لڑکے اُس وقت خاص طور پر جب تیرہ چودہ سال کے ہو جائیں عموماً دین کا احترام کرتے ہیں جب وہ دیکھیں کہ اُن کا باپ بھی دین کا احترام کرنے والا ہے۔ اپنی عبادتوں کی حفاظت کرنے والا ہے۔ نمازوں کا پابند ہے۔ قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے کا پابند ہے۔

مَیں نے دیکھا ہے کہ عموماً ماؤں کو اپنے بچوں کی دین کی زیادہ فکر ہوتی ہے یا کم از کم اظہار ضرور میرے سامنے ہوتا ہے۔ دعا کے لئے کہتی ہیں۔ اسی طرح ہر عورت جو ہے، ہر بیوی جو ہے، اُن کو بھی اپنی ذمہ داری ادا کرنے کے لئے انصاف کرنا ہوگا۔ اپنے گھر کے فرائض ادا کریں۔ سب سے پہلی ذمہ داری عورت کی گھر کی ذمہ داری ہے، اس کو سنبھالنا ہے۔ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ خاوند کے احترام کے ساتھ اُس کے رحمی رشتہ داروں کا بھی احترام کریں۔ بچوں کی تربیت اور نگرانی کریں۔ اس ماحول میں خاص طور پر بچوں کی تربیت کی ماں باپ کو بہت فکر ہونی چاہئے اور توجہ کی ضرورت ہے۔ اور یہ دینی تربیت ماں اور باپ دونوں کا کام ہے۔ بچوں کو یہ باور کرانے کی ضرورت ہے کہ تم احمدی مسلمان ہو، اور اس کے لئے سب سے پہلے اپنے آپ کو احمدی مسلمان ثابت کرنا ہوگا۔ یہ باور کرانے کی ضرورت ہے کہ تمہاری کیا ذمہ داریاں ہیں؟ سب سے پہلے ماں باپ کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا ہوگا۔ بچوں کو یہ بتانا ہوگا کہ تم میں اور دوسروں میں ایک فرق ہونا چاہئے۔ بچوں کی جب اس نہج پر تربیت ہوگی تو تبھی بچے دین سے جُڑے رہیں گے۔ اور یہی چیز ہے جو بچوں کا حق انصاف سے ادا کرنے والی بناتی ہے۔ اگر ماں باپ اپنے عملی نمونے نہیں دکھا رہے، اگر بچوں کی تربیت کی طرف توجہ نہیں ہے تو پھر انصاف نہیں کر رہے۔

پھر معاشرے کے عمومی تعلقات ہیں۔ یہاں بھی ہر مرد اور عورت جو اپنے آپ کو مومنین میں شمار کرتا ہے یا کروانا چاہتا ہے، اُس کا یہ فرض ہے کہ ایک دوسرے کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ کاروباری معاملات ہیں یا کسی بھی قسم کے معاملات ہیں، عدل اور انصاف کے تقاضے پورے کرنے ضروری ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مومنین کی جماعت کو ایک وجود بنایا ہے۔ پس ایک وجود کا معیار اُس وقت قائم ہو سکتا ہے جب دوسرے کی تکلیف کا احساس ہو، اُس کے حق کی ادائیگی کی طرف توجہ ہو۔ جب انصاف کے تقاضے پورے ہوں۔ جس طرح جسم کے کسی حصہ کو تکلیف ہو تو سارا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے، اسی طرح دوسرے کی تکلیف کا احساس ہمیں ہونا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمایا ہے کہ دوسرے کی تکلیف کا احساس کرو اور یہ ہم جب دنیا کو بتاتے ہیں کہ انصاف اس طرح قائم ہوتا ہے، جب باتیں سناتے ہیں کہ یہ انصاف کس طرح قائم ہونا چاہئے، اسلام کیا کہتا ہے اور دنیا والے یہ باتیں سن کر بڑے متاثر ہوتے ہیں تو اس کے نیک نمونے بھی ہمیں دکھانے ہوں گے۔ یہ بتانا ہوگا کہ یہ پرانی تعلیم نہیں ہے بلکہ یہ حقیقی مومنین کا موجودہ عمل بھی ہے۔

پرسوں یہاں غیروں کے ساتھ، مقامی آسٹریلین باشندوں کے ساتھ مسجد کی افتتاحی تقریب ہوئی تھی تو جو باتیں میں نے کیں وہ اس بات کے اردگرد ہی گھوم رہی تھیں کہ اگر انسانوں کے حقوق کی ادائیگی میں انصاف نہیں اور اس کا باریکی سے احساس نہیں تو عبادتیں بھی ہیچ ہیں، بے فائدہ ہیں۔ اور اگر یہ ادائیگی ہو رہی ہے، پھر اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کرنے والا ہر عمل عبادت بن جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والی عبادت کے حسن کو مزید نکھار دیتا ہے۔ پس وہ مسلمان جس کے نزدیک نمازوں کی بڑی اہمیت ہے، عبادت کی بڑی اہمیت ہے، وہ اس تلاش میں بھی ہمیشہ رہے گا کہ مَیں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ بھی انصاف کے تمام تقاضے پورے کرنے والے تعلقات رکھوں۔ اور ایک احمدی اس حکمت کی بات کو سب سے زیادہ سمجھ سکتا ہے اور جانتا ہے۔ کیونکہ اُس نے زمانے کے امام کو قبول کیا ہے، زمانے کے امام کی بیعت میں آیا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹ سکے۔ تا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کر سکے، تا کہ اپنے مقصدِ پیدائش کو پہچان سکے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ’’نوعِ انسان پر شفقت اور اُس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 438 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ وہ خوبصورت تعلیم ہے جو جہاں انصاف کے تقاضے پورے کرتی ہے، وہاں خدا تعالیٰ کا قرب بھی دلاتی ہے۔ اور جب انسان مخلوق کے حقوق ادا کرنے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا حق خالص ہو کر ادا کرنے کے لئے مسجد میں جاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے پیار کی آغوش میں آ جاتا ہے۔ پھر عبادت کا حقیقی لطف بھی حاصل ہوتا ہے۔ پھر ایک مومن کی اس عمل پر حکم کرنے کی کوشش کہ وَاَقِیْمُوْا وُجُوْھَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ یعنی اور تم ہر مسجد میں اپنی توجہات اللہ تعالیٰ کی طرف سیدھی رکھو، اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والا بھی بنائے گی۔ اُن لوگوں میں شامل کرے گی جو یہ مقام حاصل کرتے ہیں۔ اور جیسا کہ ہم جانتے ہیں، ہماری ہر کوشش پر اللہ تعالیٰ کا ایک فعل بھی ہوتا ہے۔ اور ہم کسی نیکی کو اپنے زور سے حاصل نہیں کر سکتے اور اگر اللہ تعالیٰ کا فعل ہمارے کسی عمل کے ساتھ شامل نہ ہو اور اس کے شامل ہو کر ہمیں نیکی کے اعلیٰ نتائج حاصل کرنے والا نہ بنائے تو وہ ہم نیکی حاصل ہی نہیں کر سکتے۔

پس ہماری نیک خواہشات اور ہمارے ہر معاملے میں نیک عمل کی کوشش وہی ہے جو ہماری توجہات اللہ تعالیٰ کی طرف سیدھی رکھنے والا بنائے گی اور اس کے ساتھ جب عبادتیں ہوں گی اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ ان کو قبول بھی کرے تو پھر وہ حقیقی عبادت بن جاتی ہے اور ہم اس قابل ہوں گے کہ پھر اُن لوگوں میں شامل ہوں گے جو وَادْعُوْہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ کا گروہ ہے۔ اُن لوگوں میں شامل ہوں گے جو دین کو اُس کے لئے، یعنی اللہ تعالیٰ کے لئے خالص کرتے ہوئے اُسے پکارتے ہیں اور جو خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کو پکارنے والے ہیں اُن کو اللہ تعالیٰ کا یہ روشن پیغام راستے دکھا رہا ہے کہ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (البقرۃ:187) کہ جب دعا کرنے والے مجھے پکارتے ہیں تو میں اُن کی دعا قبول کرتا ہوں۔

THOMPSON & CO SOLICITORS

New Office in Morden

Consult us for your legal requirements

such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury,

Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas A.Khan, John Thompson ,

Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) **& David Wilson.**

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005

Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040

Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697

Mobile: 07702896350 -- *24hrs Crime Line: 07533667921*

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’دعاؤں کی قبولیت کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ انسان اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرے۔ اگر بدیوں سے نہیں بچ سکتا اور خدا تعالیٰ کی حدود کو توڑتا ہے تو دعاؤں میں کوئی اثر نہیں رہتا۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 21 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس انسان کا خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کو پکارنا اُس وقت کہلاتا ہے جب وہ اللہ تعالیٰ کی تمام قسم کی حدود کا بھی خیال رکھے۔ اور ان حدود کا پتہ چلتا ہے جب ہم قرآنِ کریم کا مطالعہ کرتے ہیں اور اُس میں سے خدا تعالیٰ کے احکامات تلاش کر کے اُن کو نکالتے ہیں۔ یہ احکامات ہی وہ حدود ہیں جن کے اندر رہ کر انسان پھر خدا تعالیٰ کا قرب پاتا ہے اور دعاؤں کی قبولیت کے نشان دیکھتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے بنی آدم! ہر مسجد میں اپنی زینت ساتھ لے جایا کرو۔ ایک مومن کی زینت اُس کا تقویٰ کا لباس ہے۔ پس یہاں اُن حدود کی مزید وضاحت ہوگئی جو ایک مومن کے لئے قائم کی گئی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ’’انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے۔ تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خط وخال ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی امانتوں اور ایمانی عہدوں کی حتی الوسع رعایت کرنا اور سر سے پیر تک جتنے قویٰ اور اعضاء ہیں، جن میں ظاہری طور پر آنکھیں اور کان اور ہاتھ اور پیر اور دوسرے اعضاء ہیں اور باطنی طور پر دل اور دوسری قوتیں اور اخلاق ہیں، اُن کو جہاں تک طاقت ہو، ٹھیک ٹھیک محل ضرورت پر استعمال کرنا۔ اور ناجائز مواضع سے روکنا اور اُن کے پوشیدہ حملوں سے متنبہ رہنا‘‘۔ اور اس سے ہوشیار رہنا۔ ان اعضاء کے پوشیدہ حملے کیا ہوں گے؟ ان کے پوشیدہ حملے یہ ہیں کہ شیطان ان کے غلط استعمال کی طرف ورغلاتا ہے۔ فرمایا: ’’اور اس کے مقابل پر حقوق العباد کا بھی لحاظ رکھنا یہ وہ طریق ہے کہ انسان کی تمام روحانی خوبصورتی اس سے وابستہ ہے اور خدا تعالیٰ نے قرآنِ شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے۔ چنانچہ لِبَاسُ التَّقْوٰی قرآنِ شریف کا لفظ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے۔ یعنی اُن کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تا بمقدور کاربند ہو جائے۔‘‘ (براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 ایڈیشن 2003ء صفحہ 210-219) یعنی کہ باریک سے باریک پہلو جو ہیں اُن کے متعلق بھی حتی الوسع کوشش کرے کہ اُن پر کاربند رہنا ہے، اُن پر عمل کرنا ہے۔

پس جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اس اقتباس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مزید وضاحت فرما دی ہے کہ پہلے اپنی امانتوں کا خیال رکھنا ہے اور اپنے عہدوں کا خیال رکھنا ہے۔ ایک احمدی کے سپرد وہ امانت ہے جو ادا کرنے کا خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر اُس نے عہد کیا ہے اور وہ ہے دین کو دنیا پر مقدم کرنا۔ اگر اس امانت کی حفاظت اور اس کی ادائیگی ہم کرتے رہیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہماری عبادتیں ہمیں اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والی بنتی رہیں گی۔ دعاؤں کی قبولیت کے نشان ہم دیکھنے والے ہوں گے، انشاء اللہ۔ ہمارا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی تلاش میں اُٹھنے والا ہوگا۔ ہمارا مسجد میں آنا خالصۃً لِلّٰہ ہوگا۔ مسجد کی تعمیر کے بعد اب جو لوگوں کی اس طرف توجہ ہوگی، اس کا حق ادا کرنے کے لئے بھی ہم ہوں گے۔

پس مسجد کے بننے پر اس بات پر راضی نہ ہو جائیں کہ ہم نے مسجد بنا لی۔ اب مسجد بننے کے بعد آپ کی ذمہ داریاں مزید بڑھ گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مسجد میں اُس کی زینت کے ساتھ جاؤ۔ جس کا حسن تقویٰ سے نکھرتا ہے۔ اور جیسا کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے سے بتایا کہ تقویٰ اُس وقت ظاہر ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ کے حقوق اور بندوں کے حقوق ادا کئے جا رہے ہوں۔ جب اپنی عبادتوں کے معیار اونچے کرنے کی کوشش ہو، جب اپنی نمازوں کی بھی حفاظت ہو، جب مسجد کے تقدس کا بھی خیال ہو۔

بہت سے لوگ جو دعا کے لئے کہتے ہیں۔ یہاں بھی بعض ملاقاتوں کے دوران ملتے ہیں، تو کہتے ہیں تو اُن میں سے بعض کے چہروں سے پتہ لگ رہا ہوتا ہے کہ ایک رسمی بات ہے یا کم از کم خود جو بات کہہ رہے ہیں اُس پر عمل نہیں کر رہے۔ خود اُن کی دعاؤں کی طرف توجہ نہیں ہے۔ نمازوں کی طرف توجہ نہیں ہے۔ جب بھی مَیں نے اُن سے پوچھا یا پوچھتا ہوں کہ تم خود بھی پانچ وقت کی نماز پڑھتے ہو؟ تو ٹال مٹول والا جواب ہوتا ہے۔ یہ جو تصور ہے کہ دعا کے لئے کہہ دو اور خود کچھ نہ کرو، یہ بالکل غلط تصور ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد اسلام کی نشأۃ ثانیہ ہے۔ نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کرنا ہے اور یہ مقصد اُس وقت تک پورا نہیں ہو سکتا جب تک ہم میں سے ہر ایک مرد عورت، جوان اور بوڑھا تقویٰ پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی امانتوں کا حق ادا کرنے والا نہ بنے۔ اپنے عہد کو پورا کرنے والا نہ بنے۔ اگر مجھے دعا کے لئے کہا ہے تو خود بھی تو دعاؤں کی طرف توجہ کریں۔ خود بھی تو نمازوں کی طرف توجہ کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے ایک صحابی کو یہی فرمایا تھا کہ اگر تم وہ مقصد چاہتے ہو اور اُس کے لئے مجھے دعا کے لئے کہہ رہے ہو تو پھر خود بھی تم دعاؤں سے میری مدد کرو اور اپنے عمل سے میری مدد کرو۔ الٰہی جماعتوں کا اصل مقصد یہی ہے کہ ہر ایک کا خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ یہ بھی فرمایا ہے، پہلے بھی میں یہاں کسی خطبہ میں ذکر کر چکا ہوں کہ ولی بنو، ولی پرست نہ بنو اور پیر بنو اور پیر پرست نہ بنو۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 18 اکتوبر 2013ء۔ ماخوذ از ملفوظات جلد 2 صفحہ 139۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

یعنی ہر ایک اپنا خدا تعالیٰ سے تعلق رکھے اور پھر مومنین کی جماعت دعاؤں سے ایک دوسرے کی مدد کریں اور اُن کے دوسرے حقوق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اپنی عبادتوں کے بھی حق ادا کریں اور مخلوق کے بھی حق ادا کریں۔ اپنے اخلاق کے وہ معیار قائم کریں جس سے غیروں کی بھی آپ کی طرف توجہ پیدا ہو۔ لیکن یہاں یاد رکھنا چاہئے کہ پیر اور ولی بننے کا یہ مقصد نہیں ہے کہ ہر ایک اپنی اپنی گدی بنا لے گا، بلکہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو اور یہ بھی اُسی صورت میں پیدا ہوگا جب خلافت کے ساتھ ایک وفا کا تعلق ہوگا اور جماعت کے ساتھ جب جڑے رہیں گے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسی جماعت کی ترقی کی پیشگوئی فرمائی ہے اُنہی لوگوں کی ترقی کی پیشگوئی فرمائی ہے جو جماعت کے ساتھ منسلک رہیں گے۔ (سنن ابن ماجه کتاب الفتن باب افتراق الامم حدیث 3992)

پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا اس مسجد کے بننے سے یہاں رہنے والے احمدیوں کی ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں۔ اور وہ یہ ہیں کہ انہوں نے اس مسجد کو آباد بھی کرنا ہے اور اس مسجد میں اس زینت کو لے کر آنا ہے جو خدا تعالیٰ کی نظر میں زینت ہے۔ یہ بھی ذمہ داری ہے آپ کی۔ اور ایک دوسرے کے حقوق بھی ادا کرنے ہیں۔ یہ بھی ذمہ داری ہے آپ کی۔ اور علاقے میں حقیقی اسلام کا پیغام بھی پہنچانا ہے۔ یہ بھی ذمہ داری ہے آپ کی۔ اگر یہ حق ادا کرتے رہیں گے تو امید ہے آپ کی مسجد کی تعمیر کے لئے کی گئی مالی قربانیاں اور وقت کی قربانیاں اللہ تعالیٰ کے ہاں یقیناً مقبول ہوں گی۔ اور اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر کے نظارے آپ دیکھنے والے ہوں گے۔

پس اس سوچ کے ساتھ اس مسجد میں آئیں اور اُسے آباد رکھیں۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ عبادت کے جذبے سے صبح شام مسجد میں آنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں مہمان نوازی ہوتی ہے۔ (صحیح البخاری کتاب الاذان باب فضل من غدا الی المسجد و من راح حدیث 662)۔ اور پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ایک نماز سے دوسری نماز تک کا جو درمیانی فاصلہ ہے ایک مومن کے لئے اگر وہ خالص توجہ اللہ تعالیٰ کے لئے رکھتا ہے تو اسی طرح ہے جس طرح سرحد کی حفاظت کے انتظامات کر رہا ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الطھارة باب فضل اسباغ الوضوء علی المکارہ حدیث 587)۔ شیطان سے حفاظت میں رہتا ہے۔ اور جب اگلی نماز کے لئے مسجد میں داخل ہوتا ہے تو پھر لباسِ تقویٰ کے ساتھ جاتا ہے جو بہترین زینت ہے۔

پس اس مادی دنیا میں یہ معیار قائم کرنا ایک احمدی کی ذمہ داری ہے اور اس ذمہ داری کو ہم میں سے ہر ایک کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور جب یہ حقیقت ہم سمجھ لیں گے، اپنی عبادتوں کی حفاظت کرنے والے ہوں گے، اس زینت کے ساتھ مسجدوں میں جائیں گے جو خدا تعالیٰ کو پسند ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو پہلے سے بڑھ کر انشاء اللہ تعالیٰ حاصل کرتے چلے جائیں گے۔

اس دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَاتُسْرِفُوْا۔ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ کہ کھاؤ اور پیو اور حد سے تجاوز نہ کرو، کیونکہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ اس کے ایک معنی تو یہ ہیں کہ کھانے پینے میں اعتدال ہونا چاہئے اور ہر قسم کی حلال اور طیب غذا کھانی چاہئے اور اُس میں بھی اعتدال ہو۔ کیونکہ غذا کا اثر بھی انسان کے خیالات اور جذبات پر ہوتا ہے اور پھر یہ بھی ہے کہ ضرورت سے زیادہ کھانا انسان کو سست اور کاہل بنا دیتا ہے۔ رات کا کھانا زیادہ کھایا ہو تو ایسی گہری نیند آتی ہے کہ انسان صبح فجر کی نماز پہ نہیں اُٹھ سکتا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے اور یہ تو دوسری جگہ قرآنِ شریف میں بھی ہے کہ غیر مومنوں کی نشانی ہے

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)
•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals
قانونی مشاورت برائے اسائلم
• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals
HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

کہ وہ کھانے پینے کی طرف ہی دھیان رکھتے ہیں، جس طرح صرف جانوروں کا یہ کام ہے کہ کھانا اور پینا اُن کا مقصد ہو، جبکہ مومن کا مقصد بہت بالا ہے۔ اور یہ مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام حلال اور طیب چیزیں انسان کے فائدے کے لئے بنائی ہیں لیکن دنیا کا حصول مقصد نہیں ہونا چاہئے۔ ان سے فائدہ ضرور اُٹھائے لیکن یہی مقصد نہ ہو۔ بلکہ خدا کی رضا کا حصول مقصد ہو اور یہ اُسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ دنیاوی فائدوں کے حصول کے لئے اسراف نہ کیا جائے، ضرورت سے زیادہ اُن کو سر پر سوار نہ کیا جائے، اُن کو عبادتوں میں روک نہ بننے دیا جائے۔ اگر یہ دنیاوی اَکل وشرب، کھانا پینا عبادتوں میں روک بن جائے، دنیاوی لذات عبادت پر غالب آجائیں تو ایسے اسراف کو خدا تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔

پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اعتدال کے ساتھ ہر کام ہو تو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ دنیا کمانے سے خدا تعالیٰ نے نہیں روکا، بلکہ اس بات پر توجہ دلائی ہے کہ مومنین کو اپنے کام کرنے چاہئیں اور پوری توجہ سے کرنے چاہئیں اور وہاں بھی انصاف کرنا چاہئے۔ لیکن اگر دنیا کمانا دین کو بھلانے کا باعث بن جائے، نمازوں کی طرف سے توجہ ہٹانے کا باعث بن جائے تو یہ بات پھر انسان کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے محروم کر دیتی ہے۔ خدا تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو ایسے اسراف سے بچائے جو خدا تعالیٰ سے دُور کرے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ جماعت کی اکثریت ان ذمہ داریوں کو سمجھنے والی ہے اور جیسا کہ میں نے مالی قربانی کے ذکر میں بتایا تھا، کہ بڑھ چڑھ کر قربانی کرنے والی ہے۔ اور مالی قربانی کی روح کو سمجھنے والی ہے۔ صرف اپنی ذات پر ہی خرچ نہیں کرتے۔ لیکن جیسا کہ مَیں کئی مرتبہ اس فکر کا اظہار کر چکا ہوں کہ مسجدوں کی آبادی کی طرف بھی اسی جذبے سے مستقل توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا یہ مسجد جو آپ نے بنائی ہے بڑی خوبصورت ہے۔ منارہ ہے، گنبد بھی ہے، باہر سے بہت خوبصورت لگتے ہیں۔ مسجد کا جو مسقّف حصہ ہے، covered area ہے، یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی بڑا ہے۔ اور ہال کا بھی مَیں پہلے ذکر کر چکا ہوں، یہاں ہال بھی ہے۔ پہلا، پرانا ہال ہے، اس کو بھی رینوویٹ (renovate) کر کے بڑا خوبصورت بنا دیا ہے۔ اور کہتے ہیں کہ یہ دونوں ہال ملا کے اب یہاں تقریباً ایک ہزار نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن میرا خیال ہے اس وقت آپ شاید پانچ چھ سو کی تعداد میں یہاں ہوں گے، اور اس لحاظ سے بہت گنجائش موجود ہے۔ اور آپ کو یہ مسجد شاید بڑی لگ رہی ہو۔ آج تو سڈنی سے بھی اور باقی جگہوں سے بھی شاید کچھ لوگ آئے ہوں، اس لئے مسجد بھری ہوئی ہے۔ لیکن اگر یہاں کی لوکل آبادی ہو تو شاید مسجد تھوڑی سی خالی بھی نظر آئے۔ بہر حال میری دعا ہے کہ یہ تعداد بڑھے اور مقامی لوگوں سے یہ مسجد بھر جائے اور تھوڑی پڑ جائے۔ لیکن ہماری حقیقی خوشی اُس وقت ہوگی جب پاکستان سے آنے والے احمدیوں سے نہیں بلکہ مقامی باشندوں سے یہ مسجد بھرے اور نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہو۔ لیکن یہ خواہش اور یہ کام تبلیغ کے بغیر پورا نہیں ہوسکتا۔ پس تبلیغ کی کوشش اور اس کے لئے دعا کو بڑھائیں۔ کوشش بھی بڑھنی چاہئے اور دعا کی طرف توجہ بھی ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ مسجد جلد چھوٹی پڑ جائے اور مزید مسجدیں بنتی چلی جائیں۔ یہ مسجد اس علاقے میں آپ کی انتہا نہیں ہے بلکہ یہ پہلا قدم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے کہ مسجد سے اسلام کا تعارف ہوتا ہے اور لوگوں کی توجہ پیدا ہوتی ہے اسلام کی طرف۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 93 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ کرے کہ مقامی لوگوں میں جلد سے جلد اس طرف توجہ پیدا ہو اور انشاء اللہ تعالیٰ امید ہے کہ ہوگی۔ دنیا میں جہاں بھی ہماری مساجد بنی ہیں اسلام کا تعارف کئی گنا بڑھا ہے۔ پس پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں کہ اس لحاظ سے بھی اپنی ذمہ داری کو سمجھیں کہ اس تعارف کی وجہ سے آپ کی طرف اردگرد کے لوگوں کی نظر پہلے سے زیادہ گہری پڑے گی۔ آپ جو پاکستان سے آئے ہیں، اس لئے کہ وہاں آزادی سے مسجدوں میں عبادت نہیں کر سکتے تھے، اس لئے آئے ہیں کہ آزادی سے اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے، احمدی مسلمان ہونے کا اظہار نہیں کر سکتے تھے۔ پس یہاں اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کر کے اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر حاصل کرنے والے بنیں کہ لوگوں کو اسلام کا خوبصورت پیغام پہنچائیں۔ آپ کا یعنی اکثریت کا یہاں کسی خوبی کی وجہ سے آنا نہیں ہوا بلکہ جیسا کہ مَیں نے کہا، احمدیت کی پاکستان میں مخالفت کی وجہ سے ہے۔ پس اپنی نسلوں کو بھی یہ احساس دلائیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا شکر اُس وقت ادا ہوگا، جب ہم مسجد کی آبادی کی طرف توجہ دیں گے، اس کا حق ادا کرنے والے بنیں گے اور پھر تبلیغ کی طرف بھی توجہ دیں گے۔

آج بھی کوئی نہ کوئی مقدمہ پاکستان میں اسی طرح ہر روز بنتا رہتا ہے۔ اور بڑے مضحکہ خیز مقدمے بنتے ہیں۔ ابھی کل پرسوں کی ڈاک میں مَیں دیکھ رہا تھا۔ ایک گاؤں میں دو آدمیوں کی طرف سے ایک ایف آئی آر درج کروائی گئی کہ میں نے دیکھا تھا ایک منارہ تھا اور ایک گنبد نظر آیا، میں وہاں قریب گیا تو پتہ لگا یہ مسجد تو قادیانیوں کی ہے۔ میرے جذبات مجروح ہوگئے۔ شروع اس طرح کیا جس طرح کوئی مسافر ہے۔ پھر میں چار دن اس تلاش میں رہا کہ یہ مسجد بنانے والا کون شخص ہے۔ پھر پتہ لگا آٹھ آدمی یہاں رہتے ہیں جو نماز پڑھتے ہیں۔ اُن کو میں نے سمجھایا کہ منارہ گرا دو، گنبد گرا دو، لیکن وہ نہیں مانے اور میرے جذبات مجروح ہوگئے ہیں اس لئے مقدمہ درج کیا جائے۔ تو یہ حالات ہیں پاکستان میں۔ اب تو چھوٹے چھوٹے گاؤں میں بھی یہ حالات پیدا ہو رہے ہیں۔ تو ایسے حالات میں وہاں لوگ رہ رہے ہیں اور آپ میں سے بعض بھی ایسے حالات میں رہتے ہوئے یہاں آئے ہیں۔ پس ان حالات کو بھول نہ جائیں، یاد رکھیں اور اپنی مسجدوں کے حق ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

نماز جنازہ حاضر وغائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 6 اگست 2013ء کو قبل از نماز عصر مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرمہ سلمیٰ منظور صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری منظور احمد چھٹہ صاحب مرحوم۔ پاکستان)** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ آپ 4 اگست 2013 کو 74 سال کی عمر میں بعارضہ کینسر وفات پا گئیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ دو ماہ قبل پاکستان سے یوکے آئی تھیں۔ نماز، روزہ کی پابند، بہت نیک اور صالح خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ گہرا محبت کا تعلق رکھتی تھیں۔ آپ کے دادا حضرت چوہدری عبد اللہ خان صاحبؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ کے والد صاحب حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحبؓ کے ماموں زاد بھائی تھے۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم خلیل احمد باجوہ صاحب (رضا کار کارکن دفتر PS) کی ہمشیرہ تھیں۔

اس موقعہ پر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

(1) مکرم محی الدین شاہ صاحب (مبلغ سلسلہ انڈونیشیا): 9 جولائی 2013ء کو 74 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ 12 سال کی عمر میں ربوہ چلے گئے تھے اور وہیں تعلیم حاصل کی۔ 1963 میں جامعہ احمدیہ ربوہ سے ڈگری حاصل کرنے کے بعد واپس انڈونیشیا گئے جہاں آپ نے مبلغ سلسلہ کی حیثیت سے مختلف جماعتوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کے ذریعہ کئی نئی جماعتوں کا قیام ہوا۔ دوران خدمت ایک سال فلپائن میں بھی مبلغ رہے۔ نہایت خوش طبع، نرم دل، شفیق، خوش الحان اور اچھے مقرر تھے۔ قرآن کریم کے ترجمہ کی ٹیم میں بھی شامل رہے۔ نظام جماعت کے پابند اور خلافت سے نہایت محبت اور اخلاص کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 4 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرم قیصر احمد نوید بھٹی صاحب (دھاروو الی چک نمبر 33 تحصیل شاہ کوٹ ضلع ننکانہ): 19 جولائی 2013ء کو وزیرستان میں فوجی آپریشن کے دوران لڑتے ہوئے 24 سال کی عمر میں شہید ہوگئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نماز روزہ کے پابند، نظام جماعت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والے، نہایت ملنسار، نیک، مخلص، بہادر اور دلیر انسان تھے۔ آپ کو شہادت کی بہت آرزو تھی جو اللہ تعالیٰ نے پوری کر دی۔ مرحوم موصی تھے۔ ان کی تدفین ربوہ میں فوجی اعزاز کے ساتھ ہوئی۔ مرحوم کی شادی صرف چار ماہ قبل ہوئی تھی۔ پسماندگان میں اہلیہ اور والدین کے علاوہ ایک بہن اور دو بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرم تیمور احمد چغتائی صاحب (ایڈمنٹن کینیڈا): 28 مئی 2013ء کو 92 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کو لمبا عرصہ ایڈمنٹن جماعت میں سیکرٹری وصایا اور سیکرٹری وقف نو کی حیثیت سے خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ مرحوم حضرت ڈپٹی محمد شریف صاحبؓ کے داماد تھے۔ آپ 1985ء میں محکمہ زراعت پاکستان سے بطور ڈائریکٹر سیڈز کارپوریشن ریٹائر ہونے کے بعد کینیڈا چلے گئے تھے۔ احمدی طلباء کی بیرون ملک اعلیٰ تعلیم اور تعلیمی وظائف کے حصول میں مدد کرتے رہے۔ نیز دوران ملازمت آپ نے ربوہ کی زمین لینے میں بھی خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔

(4) مکرم چوہدری منور احمد بی ٹی صاحب (گلاسگو): 29 جون 2013ء کو اچانک حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے 75 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت چوہدری علی محمد صاحبؓ بی اے بی ٹی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے اور جماعت کی ایک علمی و ادبی شخصیت مکرم عبد الرحمٰن شاکر صاحب کے داماد تھے۔ 1961ء میں یوکے آئے اور گلاسگو میں مقیم رہے۔ آپ کو قائد خدام الاحمدیہ، زعیم انصار اللہ اور سیکرٹری ضیافت کی حیثیت سے خدمت بجا لانے کی توفیق ملی۔ زمانۂ طالب علمی میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے مشہور Debater تھے۔ مرحوم بہت خوش طبع، مہمان نواز، خلیق اور ملنسار انسان تھے۔

(5) مکرمہ ممتاز عصمت تارڑ صاحبہ (ربوہ): 29 جون 2013ء کو مختصر علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ ایک دیندار، خاموش طبع، دیانتدار، صدقہ و خیرات کرنے والی، اطاعت گزار، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ نے پاکستان میں لجنہ اماء اللہ کے دفتر ''مصباح'' میں تقریباً 32 سال نہایت فرض شناسی اور ذمہ داری سے خدمت کی توفیق پائی۔

(6) مکرم اظہار احمد صاحب (ربوہ): 16 مئی 2013ء کو 52 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نہایت سادہ، خوش مزاج، ملنسار اور ہمدرد انسان تھے۔ وفات کے وقت اپنے محلّہ میں زعیم انصار اللہ کی حیثیت سے خدمت بجا لا رہے تھے۔ خلافت کے ساتھ بچپن سے ہی اخلاص اور محبت کا گہرا تعلق تھا۔ بہترین داعی الی اللہ اور اچھے سپورٹس مین تھے۔

(7) مکرمہ انور بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم غلام نبی صاحب۔ بھوٹیوال ضلع شیخوپورہ): 9 اپریل 2013ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ صوم و صلوٰۃ کی پابند، غریب پرور، مالی قربانی میں پیش پیش، خلافت سے گہری محبت رکھنے والی، عہدیداران جماعت اور واقفینِ زندگی کا احترام کرنے والی نیک خاتون تھیں۔

(8) مکرم محمد نواز چیمہ صاحب (کھیوے والی۔ وزیر آباد): گزشتہ دنوں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ اپنی جماعت میں صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت بجالا رہے تھے۔ نہایت شفیق، غریب پرور، خلافت سے اخلاص اور محبت کا تعلق رکھنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔

(9) مکرم روحان احمد صاحب (نو احمدی۔ بالٹی مور امریکہ): 26 اپریل 2013ء کو اچانک وفات پا گئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ احمدیت سے قبل آپ کا نام Richard James Law III تھا۔ نمازوں کے پابند بہت عاجز، صاف گو، نرم دل، ہر ایک کی عزت کرنے والے، محنتی، نیک اور مخلص نوجوان تھے۔ روزانہ قرآن کریم کا ترجمہ باقاعدگی سے پڑھا کرتے تھے۔ جماعت کی تحریک پر ہمیشہ خدمت کے لئے حاضر رہتے تھے۔ آپ کا رشتہ ربوہ میں طے پایا تھا لیکن ابھی شادی نہیں ہوئی تھی۔

(10) عزیزم مغیث احمد (ابن مکرم توقیر احمد بٹ صاحب۔ ربوہ): 21 جون 2013ء کو موٹر سائیکل کے ایک حادثہ میں سر پر شدید چوٹ لگنے سے 13 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ عزیز ناصر ہائی سکول ربوہ میں کلاس ہشتم کے طالبعلم تھے۔ خدمت خلق کے کاموں میں حصہ لینے والے نہایت خوش شکل اور بااخلاق طفل تھے۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ ایک بہن اور دو بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

بقیہ: حضورانورایدہ اللہ کا خطاب۔ ازصفحہ نمبر2

بجٹ بن رہے ہیں۔ اور اللہ کے فضل سے ایک لاکھ 80ہزارنومبائعین سے رابطے بحال ہوچکے ہیں۔

آئیوری کوسٹ نے بھی رابطے بحال کیے ہیں۔ سول وار (civil war) کے بعد وہاں تعلق ختم ہوگیا تھا۔ 64ہزارنَومبائعین سے رابطے کرچکے ہیں۔

سیرالیون میں 31ہزار 9سونومبائعین سے رابطے ہوئے ہیں۔اوران میں سے بڑی تعداد چندہ کے نظام میں شامل ہوچکی ہے۔اور جب احمدی چندہ کے نظام میں شامل ہوجائے تو پھراس کی یہ تسلّی ہوتی ہے کہ اب یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ضائع ہونے والانہیں۔ ہندوستان میں دورانِ سال جو رابطے ہوئے ان کی تعداد 27ہزار ہے۔ اور یہ سلسلہ جاری ہے۔

بنگلہ دیش میں بھی یہ بڑے ڈر رہے تھے اوران کے رابطے بڑے کمزور تھے۔گزشتہ سال مَیں نے ان کو خاص طور پر کہا تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے 6ہزار سے زائدنومبائعین سے رابطہ کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ بڑے مضبوط احمدی ہیں۔

کینیانے 240 گاؤں کے 33ہزار 6سونومبائعین سے رابطے بحال کیے ہیں۔

ایتھوپیا میں بھی جاکر رابطے بحال کیے۔ 35تربیتی کلاسز یہاں منعقد کی گئیں۔اوراس طرح25 دیہات سے 7ہزار 2سونومبائعین سے انہوں نے رابطے بحال کیے۔

بینن نے 51دیہاتوں میں 26ہزار نئے رابطے قائم کیے۔تنزانیہ نے4ہزار6سونومبائعین سے رابطے کیے جو پہلے بالکل تعلق ختم ہوچکا تھا۔

جماعت لائبیریا نے دورانِ سال 3ہزارنومبائعین سے رابطے قائم کیے۔

مالی میں 9دیہات کے ایک ہزار 5سو(افراد سے) نئے رابطے بحال ہوئے۔

بورکینافاسو کے مبلغ محبّ اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ وہ اپنے معلم کے ساتھ کایا(Kaya) شہر سے ڈیڑھ صدکلومیٹر دورجنگل میں واقع ایک گاؤں میں گئے۔گاؤں کے سب لوگ ہمیں دیکھ کرجمع ہوگئے تو ہمیں خوشی ہوئی کہ اب خوب تبلیغ کا موقع ملے گا۔لوگ جمع ہوئے ہیں تو چلوتبلیغ کریں گے۔مگر جب ہم نے انہیں بتایا کہ جماعت احمدیہ کے مبلغ ہیں اورامام مہدی کا پیغام لے کرآئے ہیں تو کہنے لگے کہ آج سے گیارہ سال پہلے مربی طارق محمود صاحب آئے تھے اور ہم نے پیغام قبول کرلیا تھا اور ہم تو احمدی ہیں۔تم لوگ کہیں غائب ہو گئے تھے اور آئندہ تمہارے سے درخواست ہے کہ اپنے رابطے منقطع نہ کرنا۔ یہاں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے رابطہ قائم ہوا۔ جماعت قائم ہوئی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے تربیت بحال ہوگئی۔تو یہ بھی ان کے ایمان کی مضبوطی ہے کہ گیارہ سال تک وہاں کوئی احمدی مبلغ یامعلّم نہیں گیا لیکن وہ لوگ اس پیغام پر قائم رہے جو انہوں نے قبول کیا تھا۔

دورانِ سال جماعت کو عطاہونے والی نئی مساجد

اس سال جماعت کوعطا ہونے والی جونئی مساجد ہیں ان کی مجموعی تعداد299 ہے۔جن میں سے169 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں، 130 بنی بنائی ملی ہیں۔اسی طرح امریکہ میں مختلف شہروں میں مساجد بن رہی ہیں۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی مساجد کی طرف بڑی توجہ ہوگئی ہے اور ہر ملک میں مسجدیں بن رہی ہیں۔اوراگر یہ مسجدیں اسی طرح بنتی رہیں تو یہی جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچانے کا ذریعہ ہوگا۔

انڈونیشیا میں بھی باوجود مخالفت کے ان کو 3مساجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی ہے۔

بنگلہ دیش میں 6مساجد کی تعمیر ہوئی ہے۔بنگلہ دیش کا تو آپ ایم ٹی اے پر بھی دیکھتے ہیں جہاں ایک نظم کے clip میں وہ دکھاتے ہیں کہ بے تحاشا مولوی ڈنڈے لے کر آرہے ہیں، پتھر بھی مار رہے ہیں اور مسجدوں کے شیشے بھی توڑ دیئے لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے وہاں کی جماعت کے ایمانوں میں مضبوطی بخشی ہوئی ہے اور وہ مسجدیں بناتے چلے جارہے ہیں۔

نائیجیریا میں بھی 28 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔اسی طرح ساؤتھ افریقہ کے ہمسایہ ملک سوازی لینڈ اور لیسوتھو میں جماعت کومسجد کی تعمیر کی توفیق ملی اورایتھوپیا میں بھی۔ سیرالیون میں 24نئی مساجد کا اضافہ ہوا۔سینیگال میں تین مساجد کا اضافہ ہوا۔ اسی طرح گیمبیا میں بھی۔ بہرحال مساجد کی تواب یہ بے تحاشا لمبی لسٹ ہے۔

سوئٹزرلینڈ کے مبلغ انچارج صداقت صاحب لکھتے ہیں کہ آج کل سوئٹزرلینڈ میں میناروں کی تعمیر کی بہت مخالفت ہورہی ہے۔ یورپ میں عموماً مسجد کے مینار سے یہ لوگ بڑا ڈرتے ہیں۔ اور دو بڑی سیاسی پارٹیاں تو خاص طور پر بڑی مخالفت کررہی ہیں۔اوراس موضوع پر ریفرنڈم کروانے کا پروگرام ہے۔ میڈیا کے مختلف نمائندوں نے اپنے طور پر ہمسایوں سے اوراردگرد کے دکانداروں سے اور وہاں بالکل سامنے جوٹرام چلتی ہے، اس کے سٹاپ پہ جو لوگ کھڑے تھے ان سے ایک سروے کیا۔ اسی طرح اس کے بالکل سامنے سڑک پہ ایک چرچ ہے، ان چرچ کے لوگوں سے پوچھا اور مختلف سوالات کیے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب نے متفقہ طور پر یہی کہا کہ ’’ہمیں اس مسجد سے اور اس کے مینارے سے کسی قسم کا کوئی مسئلہ نہیں اوراس مسجد میں آنے والے لوگ بہت ہی پُر امن ہیں کیوں کہ حقیقی اسلام کے علمبردار ہیں۔‘‘

اکبر احمد صاحب نائیجر سے لکھتے ہیں : بُوپُو (Boupo) نامی گاؤں میں ایک مسجد کی تعمیر شروع کی۔ جب مسجد کی چھت ڈالی جاچکی تھی تو وہاں کے ایک شریر مولوی نے (ان کو بھی اپنی روٹی کا خطرہ رہتا ہے) مسجد کی تعمیر کے خلاف عدالت میں مقدمہ دائر کردیا کہ زمین اس کی ہے اورعدالت کے حکم پر Stay Order مل گیا۔مسجد روکنی پڑی۔لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ فضل کیا کہ اسی علاقہ میں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو4نئی مساجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی۔اوران زمینوں کا کُل رقبہ جومسجدوں کے لئے ہبہ ہوا ہے 47ہزارمربع میٹر سے اوپر ہے۔

مشن ہاؤسز۔تبلیغی مراکز

مشن ہاؤسز میں بھی 186 کا نیا اضافہ ہوا ہے۔ گزشتہ سالوں کو شامل کر کے 97 نئے ممالک میں تبلیغی مراکز کی، مشن ہاؤسز کی کُل تعداد 1869 ہوچکی ہے۔اور اللہ کے فضل سے ان میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ ہندوستان کی جماعت اس میں سرِفہرست ہے جہاں دورانِ سال 82 تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا ہے۔اوران کے تبلیغی مراکز کی تعداد 504 ہو چکی ہے۔ اسی طرح بہت سے دوسرے ممالک ہیں جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مشن ہاؤس اور نماز سینٹر بن رہے ہیں۔

(باقی آئندہ)

بقیہ: رپورٹ دورہ آسٹریلیا ازصفحہ 20

صفت رحمانیت اس کوعطا کررہی ہے اوراُس کی ضروریات پوری ہورہی ہیں۔

حضورانور نے فرمایا: ایک عورت نے ایک دوسری لڑکی سے جوخدا کی قائل نہیں تھی یہ کہا کہ اگرتم نے یونیورسٹی میں جاکر امتحان دینا ہو اورتم امتحان کے لئے جارہی ہو۔راستہ میں کوئی روک پڑ جائے،تاخیر ہورہی ہواوروقت پر پہنچنا مشکل لگ رہا ہوتو پھرایسی صورت میں تم کیا کروگی۔ اس پراُس لڑکی نے جواب دیا کہ میں Hope رکھوں گی۔ تواس پر بچی نے اُسے جواب دیا آخرتم کسی نہ کسی وجود سے ہی Hope رکھوگی۔پس جس سے تم Hope رکھوگی وہی خدا ہے۔

حضورانور نے فرمایا: خداتعالیٰ اپنی قدرت دکھانے کے لئے لوگوں کی دعائیں سنتا ہے۔ایسے لوگ جودوردراز کے جزائر میں رہتے ہیں اورابھی وہاں اسلام کا نام نہیں پہنچا تو خداتعالیٰ اپنی قدرت کے اظہار کے لئے ان لوگوں کی بھی دعائیں سنتا ہے۔

خداتعالیٰ نے فرمایا: میں ربّ العالمین ہوں۔سب کارب ہوں اور ہرایک کی پرورش کرتا ہوں۔خواہ کوئی ہندو ہو،عیسائی ہو، بدھ ہو، پارسی ہوسب کو دیتا ہوں۔تو یہ نہیں کہ ان کی دعائیں قبول ہورہی ہوتی ہیں اوران کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہورہا ہوتا ہے بلکہ خداتعالیٰ کی رحمانیت کام کررہی ہوتی ہے۔جس کی وجہ سے انہیں مل رہا ہوتا ہے۔خداتعالیٰ نے سب کو پالنا ہے اور وہ پال رہا ہے اور پالنے میں جومشکلات پیش آرہی ہوتی ہیں خداتعالیٰ اُسے بھی دورکرتا ہے۔

حضورانور نے فرمایا: یہ جودوسرے مذاہب کے لوگ ہیں ان پر حجّت تمام کرنے کے لئے قبولیت دعا ایک بہت بڑی دلیل ہے۔آپ لوگوں کوخداتعالیٰ سے اتنا تعلق پیدا کرلینا چاہئے کہ دوسروں کو بتا سکو کہ کس کی دعا قبول ہوتی ہے اور اگر مقابلہ میں آؤ تو خداتعالیٰ ہماری دعا قبول کرے گا۔دوسروں کو بتاؤ کہ اگر خداتعالیٰ تم پر رحم کررہا ہے تو وہ اُس کے ایک جنرل اصول کے تحت ہے کیونکہ خداتعالیٰ کو اپنی مخلوق پسند ہے۔

حضورانور نے فرمایا: ہر مذہب خداتعالیٰ کی طرف سے آیا ہے اور سچّا مذہب ہے۔ بعد میں اُس کے ماننے والوں نے اُسے بگاڑ دیا اور اس کی تعلیمات بگاڑ دیں۔ جوں جوں زمانہ آگے بڑھتا گیا اور انسان ترقی کرتا گیا تو اللہ تعالیٰ انسان کے لئے علم کو بھی وسیع کرتا گیا اور انسان کی سوچوں کو بھی اورعلم کی وسعت کا احاطہ کرنے کے لئے اس کی صلاحیت اور قابلیت کو بھی بڑھاتا چلا گیا۔اس طرح خداتعالیٰ نے مختلف ادوار میں آہستہ آہستہ انسان کی صلاحیت اور قابلیت کو بھی بڑھایا اور علم میں بھی وسعت دی اور پھراس دور میں اپنے کمال تک پہنچایا۔اب صرف قرآن کریم ہی وہ کتاب ہے جس نے دنیا کا ہرعلم کا احاطہ کیا ہوا ہے اور ہرعلم کو اپنے اندر سمویا ہوا ہے۔اب جو کامل دین ہے وہ صرف قرآن کریم ہی پیش کرتا ہے۔ دوسرے سب مذاہب کی تعلیمات بگڑ چکی ہیں جس کی وجہ سے اب یہ کامل مذہب نہیں رہے۔کامل مذہب صرف اسلام ہی ہے۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مسلمانوں نے بھی یہی باتیں اور غلط تعلیمات اسلام میں داخل کردی تھیں۔ اس لئے اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کی پیشگوئی کے مطابق مسیحؑ اور مہدیؑ کو مبعوث فرمایا۔ آپؑ نے اسلام کی اصل، حقیقی اور سچّی تعلیم پہنچائی اوراسلام کا اصل اور حقیقی چہرہ دنیا کو دکھایا۔

باقی دوسرے مذاہب والوں کو آپ یہ بتاسکتے ہیں کہ تمہارا مذہب اگرصحیح بھی ہو لیکن تم نے اس کی اصل تعلیمات کو بگاڑ دیا ہے اوراب تم بگڑی ہوئی تعلیمات پرعمل پیرا ہو۔

حضورانور نے فرمایا: پس اگر آپ نے دوسروں کا مقابلہ کرنا ہے تو پھر اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو۔نمازی بنو اور خداتعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کرو اور پھر قبولیت دعا کے نشان خود بھی دیکھو اور دوسروں کو بھی دکھاؤ۔

❁ **ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ ہم خواتین سے ہاتھ نہیں ملاتے۔لیکن اگرکسی پروگرام میں کوئی خاتون اچانک ہاتھ آگے کردے تو کیا کیا جائے؟**

اس کے جواب میں حضورانور نے فرمایا: پروگراموں سے پہلے واقفیت ہوتی ہے تبھی توان کو مدعو کیا جاتا ہے تو پہلے بتادینا چاہیے کہ ہم ہاتھ نہیں ملاتے۔

حضور انور نے فرمایا: میں جہاں بھی جاتا ہوں انتظامیہ کوتوجہ دلا دیتا ہوں کہ ادب کے ساتھ بتادیں کہ ہاتھ نہیں ملانا۔ چنانچہ اس طرح ہرایک کو علم ہوتا ہے کہ ہاتھ نہیں ملانا۔ اس لئے پہلے ہی بتا دینا چاہیے تا کہ بعد میں جب کوئی عورت اپنا ہاتھ سلام کے لئے آگے کر دے تو پھر شرمندگی نہ ہو۔

ہاں اگر کوئی انتہائی مجبوری کی صورت آجائے، خاتون کو بھی علم نہ ہو اور وہ اپنا ہاتھ آگے کر دے تو ایسی کیفیت میں دوسرے کوشرمندگی سے بچانے کے لئے آپ سلام کرلیں۔ مجبوری ہے۔

❁ ایک واقفِ نَو نوجوان نے عرض کیا کہ بزنس میں ماسٹر کیا ہے۔ حضورانور نے فرمایا لکھ کر پوچھیں کہ اب کیا کرنا ہے۔اگر ماسٹر کرنے کے بعد آگے مزید پڑھ کربہتر کوالیفائی کرسکتے ہیں تو آپ کو کرلینا چاہیے۔

❁ **ایک نوجوان نے سوال کیا کہ تعلیم کے حصول کے لئے ہم نے جو یونیورسٹی کا قرض حاصل کیا ہوا ہے کیا جماعت کی خدمت میں آنے سے قبل اس قرض کے اتارنے کی اجازت ہوگی؟**

اس پر حضورانور نے فرمایا: ہرکیس کا ذاتی طور پر فیصلہ ہوگا۔اس لئے آپ لکھ کردیں۔اگر جماعت کوخدمت کی ضرورت ہوگی تو پھر جماعت قرض اتارنے کی ذمّہ داری لے گی اور اگرضرورت نہیں ہوگی تو پھر آپ کو کہا جائے گا کہ اپنی Job کرواور قرض اتارو۔

❁ **اس سوال کے جواب پر کہ جنّت میں جانے کے لئے کوئی پابندیاں ہیں؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہی جائیں گے جوکوالیفائی ہوکر جائیں گے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ جہنم خالی ہو جائے گی اور جنّت بھر جائے گی۔ پس تم نیکیاں کرو اور جنت میں جاؤ۔

❁ ایک نوجوان نے سوال کیا کہ میں نے انجینئرنگ کی ہے۔اب آگے مزید کسی لائن میں جانا ہے۔اس پر حضور انور نے فرمایا آرکیٹیکچر میں کریں، ڈیزائننگ میں۔

❁ ایک نوجوان نے عرض کیا کہ میرا نام عبدالرحمٰن ہے، لوگ مجھے صرف رحمٰن کہہ کر پکارتے ہیں تو کیا یہ صحیح ہے؟اس پرحضورانور نے فرمایا کہ اگرکوئی یہ کہتا ہے کہ رحمٰن تم نے غلط کام کیا ہے تو یہ صحیح نہیں ہے۔ لیکن اگر کوئی یہ کہے کہ عبدالرحمٰن تم نے یہ برا کام کیا ہے تو یہ بھی صحیح نہیں ہے کیونکہ رحمٰن کا بندہ ہو کر بُرے کام تو نہیں کرنے۔ بہرحال

عبدالرحمٰن کہنا چاہیے۔

❁ ایک واقف نو نے سوال کیا کہ پاکستان میں مولوی ٹخنوں سے اوپر شلوار پہنتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر ٹخنوں سے نیچے شلوار ہو تو نماز نہیں ہوتی۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ بعض لوگ لمبے لباس، جُبّے پہنتے تھے جو ٹخنوں سے نیچے تک آ گئے تھے اور وہ ایسا فخر کے اظہار کے لئے کرتے تھے۔ تو اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ صرف فخر اور تکبّر اور ریا کاری کے لئے لمبا لباس پہننا ٹھیک نہیں ہے۔

بعض صحابہ کے لباس بھی لمبے ہوتے تھے چونکہ ان میں کسی قسم کی فخر اور تکبّر کی علامت نہیں تھی اس لئے انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا لباس پہننے سے منع نہیں فرمایا۔ صحابہ ٹخنوں سے نیچے تک لباس پہنتے تھے۔ پس یہ مولویوں نے اپنے فقہی مسئلے بنائے ہوئے ہیں۔

❁ اس سوال کے جواب میں کہ اگر کوئی بچہ چھوٹی عمر کا ہو تو کیا اُس کی بیعت لے لینی چاہیے؟

حضور انور نے فرمایا جب بچہ بڑا ہو جائے بالغ ہو جائے اور خود مختار ہو تو پھر بیعت کرے تو اس وقت پتہ چل جائے گا کہ سوچ بچار کے بعد شرح صدر سے بیعت کر رہا ہے۔

واقفین نَو کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ کلاس گیارہ بج کر 45 منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت تمام واقفین نو کو قلم عطا فرمائے۔

....

واقفاتِ نَو بچیوں کی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلاس

اس کے بعد پروگرام کے مطابق واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ عاطفہ طارق نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ مہین اشفاق نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ سائرہ احمد ملک نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث پیش کی۔

’’حضرت ابو بکرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا مَیں تمہیں سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا جی حضور ضرور بتائیں۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا۔ آپؐ تکیے کا سہارا لئے ہوئے تھے، جوش میں آ کر بیٹھ گئے اور بڑے زور سے فرمایا: دیکھو تیسرا بڑا گناہ جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا ہے۔ آپؐ نے اس بات کو اتنی دفعہ دہرایا کہ ہم نے چاہا کاش حضور خاموش ہو جائیں۔

(بخاری۔ کتاب الأدب، باب حقوق الوالدین)

اس حدیث کا انگریزی ترجمہ نائلہ احمد نے پیش کیا۔

بعد ازاں چار بچیوں عزیزہ منصورہ محمود، Nushna مظفر، عیشۃ الراضیہ اور عزیزہ عائشہ مسعود نے مل کر گروپ کی صورت میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر میرا یہی ہے

خوش الحانی سے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ فریحہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

’’قرآن شریف جہاں والدین کی فرمانبرداری اور خدمت گزاری کا حکم دیتا ہے وہاں یہ بھی فرماتا ہے کہ رَبُّکُمْ اَعْلَمُ بِمَافِیْ نُفُوْسِکُمْ اِنْ تَکُوْنُوْا صَالِحِیْنَ فَاِنَّہٗ کَانَ لِلْاَوَّابِیْنَ غَفُوْرًا۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے۔ اگر تم صالح ہو تو وہ اپنی طرف جھکنے والوں کے واسطے غفور ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی بعض ایسے مشکلات پیش آ گئے تھے کہ دینی مجبوریوں کی وجہ سے ان کی ان کے والدین سے نزاع ہو گئی تھی۔ بہرحال تم اپنی طرف سے ان کی خیریت اور خبر گیری کے واسطے ہر وقت تیار رہو۔ جب کوئی موقعہ ملے اُسے ہاتھ سے نہ دو۔ تمہاری نیت کا ثواب تم کو مل کے رہے گا۔ اگر محض دین کی وجہ سے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم کرنے کے واسطے والدین سے الگ ہونا پڑا ہے تو یہ ایک مجبوری ہے۔ اصلاح کو مدّ نظر رکھو اور نیّت کی صحت کا لحاظ رکھو اور ان کے حق میں دعا کرتے رہو۔ یہ معاملہ کوئی آج نیا نہیں پیش آیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا تھا۔ بہرحال خدا کا حق مقدّم ہے۔ پس خدا تعالیٰ کو مقدّم کرو اور اپنی طرف سے والدین کے حقوق ادا کرنے کی کوشش میں لگے رہو اور ان کے حق میں دعا کرتے رہو۔ اور صحت نیت کا خیال رکھو۔‘‘ (ملفوظات جلد 10 صفحہ 131)

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچیوں سے دریافت فرمایا کہ وقف نو کا مطلب کیا ہے؟

حضور انور نے فرمایا: وقف نو کا مطلب ہے کہ جو بچے بچیاں اپنی زندگی خدا تعالیٰ کی خاطر وقف کرتے ہیں۔ بچوں کے پیدا ہونے سے پہلے ان کے ماں باپ کرتے ہیں پھر بچے بچیاں بڑے ہو کر خود اپنی زندگی وقف کرتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: پس اس کا مطلب ہے وقف نو بچوں کو دوسروں سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی باتیں ماننے کی ضرورت ہے۔ سیکھنے کی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اب تعلق کس طرح پیدا کرنا ہے؟ نمازیں پڑھنے سے تعلق قائم ہو گا۔ تو پانچوں نمازوں کی ادائیگی اچھی طرح کرو، پھر نفل بھی کبھی کبھی پڑھو۔ ہاں جو بڑی لڑکیاں ہیں وہ باقاعدہ پڑھیں، جب بھی پڑھنے کی اجازت ہے۔ آپ اچھی واقفات نو تبھی بنیں گی ورنہ فائدہ کوئی نہیں۔ پھر جب تمہاری تعلیم مکمل ہو جائے تو پھر جماعت کی خدمت کرو۔

مجلس سوال و جواب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے واقفات نو بچیوں کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

❁ ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ اگر ایک واقفہ نو کسی مشکل کی وجہ سے پڑھائی مکمل نہیں کر پاتی اور اس کی شادی ہو جاتی ہے اور بچوں کی پیدائش کے بعد وہ بچوں کی تربیت اور گھر کے کاموں میں لگ جاتی ہے تو وہ کس طرح خدمت کرے گی، اپنا وقف نبھائے گی؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ وہ نمازیں پڑھے، دعائیں کرے اور اپنے بچوں کی اعلیٰ تربیت کرے تو اس کے وقف کا یہی معیار ہو گا۔

حضور انور نے فرمایا: بچوں کی تربیت جو ہے وہی ان کے لئے ثواب ہے ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ایک عورت آئی۔ اِس نے کہا ہمارے مرد جو ہیں وہ جہاد پر جاتے ہیں۔ دین کی خدمت کرتے ہیں۔ بہت سارے باہر کے کام کر رہے ہیں۔ ان کو ثواب بھی مل رہا ہے اور جہاد کا ثواب تو بہت زیادہ ہے اور ہم اپنے گھروں میں بیٹھی ان کے بچوں کو پال رہی ہیں۔ ان کے گھروں کی نگرانی کر رہی ہیں تو کیا ہمیں بھی اتنا ثواب ملے گا؟ جب کہ ہم مردوں کی طرح تو نہیں کر سکتیں۔ یہ بات سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا بھی اتنا ہی ثواب ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ٹھیک ہے نیک بچے بنا دو، دین کے خادم بچے بنا دو، تربیت کر کے ایسے بچے بنا دو جو دین سے جُڑے رہنے والے ہوں، اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے والے ہوں، قرآن کریم پڑھنے والے ہوں، دین کا علم جاننے والے ہوں تو یہی تمہارا وقف ہے۔ اکثر 90 فیصد واقفات نَو لڑکیوں کا یہی کام ہے کہ اپنے گھروں کی تربیت کریں۔

حضور انور نے فرمایا: حدیث میں آیا ہے کہ ایک عورت اپنے گھر کی نگران ہوتی ہے اور یہ ایک عام مسلمان عورت کے لئے ہے لیکن جو واقفات نَو ہیں ان پر تو گھر کی نگرانی کی زیادہ ذمّہ داری ہے۔ میں نے لجنہ کے ایڈریس میں یہی کہا تھا کہ اگر خاوند نماز نہ پڑھ رہے ہوں تو ان کے بھی کان کھینچیں۔

❁ ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ جب میں ہندوؤں اور سکھوں کو تبلیغ کر رہی ہوتی ہوں تو مجھے کافی مشکل لگتا ہے جب کہ عیسائیوں اور یہودیوں سے بات کرنے میں مشکل پیش نہیں آتی۔ ہم انجیل اور تورات سے حوالے دے سکتی ہیں۔ لیکن سمجھ نہیں آتی کہ ہندوؤں، سکھوں اور بدھسٹ کو کیسے تبلیغ کروں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی کتاب ’’دیباچہ تفسیر القرآن‘‘ پڑھو۔ تم لوگ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا لٹریچر نہیں پڑھتے۔ وہ اگر پڑھو تو سارا لٹریچر تمہیں تبلیغ کی طرف لے جائے گا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی کتاب ’’دعوۃ الامیر‘‘ ہے یہ واقفین نو کو پڑھنی چاہیے۔ اس میں اس زمانے کی ساری باتیں اور پیشگوئیاں بڑی اچھی طرح تفصیل کے ساتھ بیان کی ہیں۔

’’دیباچہ تفسیر القرآن‘‘ یہ کتاب انگریزی ترجمہ کے ساتھ "Introduction to the study of the Holy Quran" کے نام سے شائع شدہ ہے۔ اور ہر بک سٹال میں مہیّا ہے۔ آپ کو خریدنی چاہیے۔ ہر وقف نو اس کو پڑھے، اس کے جو بھی پہلے پچّاس، ساٹھ صفحے ہیں اس میں ہندوؤں کا، یہودیوں کا، بدھسٹ کا اور عیسائیوں کا ہر ایک کا جواب دیا ہوا ہے کہ کیا کیا ان کے اندر خامیاں ہیں اور پھر آخر میں کیوں اسلام کی ضرورت ہے۔ اور اس کتاب کا جو دوسرا حصّہ ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی سیرت پر ہے اور پھر آخری صفحات میں ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آنے کی کیا ضرورت تھی؟

پس تم حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی یہ دونوں کتابیں ’’دعوۃ الامیر‘‘ اور ’’دیباچہ تفسیر القرآن‘‘ پڑھ لو تو تم ہر ایک کا جواب دے سکتی ہو، کم از کم 75 فیصد سوالات کے جوابات تو دے سکتی ہو۔ انشاء اللہ۔

❁ ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ جیسے حضور انور نے فرمایا ہے کہ لڑکوں کے لئے سب سے بہتر یہ ہے کہ وہ مربی بنیں تو پھر لڑکیوں کے لئے سب سے بہتر کیا ہے؟

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اچھی لڑکیاں بنیں، دین کا علم حاصل کریں، مربی باہر تبلیغ کرنے کے لئے بنیں گے تو لڑکیاں جو ہیں وہ بھی تبلیغ کر سکتی ہیں۔ اپنے گھروں میں اپنے بچوں کی تربیت بھی کریں اور تبلیغ بھی کر سکتی ہیں۔ اس لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ اگر پچّاس فیصد لڑکیوں کی اصلاح ہو جائے تو ہر ایک جماعت کے اندر ایک انقلاب آ جائے گا۔

❁ ایک بچی نے سوال کیا کہ حضور انور کے بچپن میں کسی بزرگ یا کسی صحابی کے ساتھ کوئی یادگار واقعہ ہو تو حضور بتائیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: ہمارے دادا (حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ) جب فوت ہوئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے، اُس وقت میری عمر گیارہ سال تھی۔ تو دو سال پہلے انہوں نے ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے ملنے جانا تھا۔ وہ مجھے بھی ساتھ لے گئے۔ تو یہ نہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے چھوٹے بھائی تھے اس لئے گھر کے اندر چلے گئے۔ آپ نے ایسا نہیں کیا بلکہ گھر کے باہر کھڑے رہے اور مجھے اندر بھیجا کہ جا کر بتاؤ کہ مَیں ملنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ مَیں اوپر گیا اور چھوٹی آپا (حضرت مریم صدیقہ صاحبہ مرحومہ) کی وہاں ڈیوٹی تھی۔ میں نے ان کو بتایا کہ وہ ملنے آ رہے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔ وہ لیٹے ہوئے تھے تو حضورؓ کے Bed کے ایک طرف انہوں نے کرسی رکھ دی۔ پھر میں نیچے آیا اور حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کو اوپر لے گیا۔ چنانچہ آپ نے اوپر جا کر کرسی ایک طرف کر دی اور نیچے فرش پر بیٹھ گئے۔ اُس زمانے میں کارپٹ تو نہیں ہوتے تھے عام دریاں ہوتی تھیں جو فرش پر بچھی ہوتی تھیں۔ چنانچہ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے جو باتیں کرنی تھیں کیں۔ میں تو آٹھ، نو سال کا تھا مجھے علم نہیں کہ کیا باتیں ہوئیں۔ بہرحال اس کے بعد بڑے ادب سے اٹھے اور پیچھے ہوتے ہوئے چلے گئے۔ تو وہ ایک سبق میرے ذہن میں ابھی بھی ہے۔ خلافت کا احترام کس طرح کرنا چاہیے۔ خواہ بھائی ہو لیکن خلافت کا ادب و احترام مقدّم ہے۔ اس طرح بعض بزرگوں کی باتیں ہوتی ہیں جو ہمیشہ یاد رہتی ہیں۔ اُس وقت سے، بچپن سے ہی میرے دماغ میں یہ واقعہ یاد ہے اور یہ یاد ہے کہ خلافت کا احترام کرنا ہے۔

❁ ایک بچی نے سوال کیا کہ عقیقہ میں لڑکے کے لئے دو حصّے اور لڑکی کے لئے ایک حصّہ کرنے میں کیا حکمت ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے بچی کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: پھر تم کہو گی کہ جائداد میں لڑکے کے دو حصّے ہیں، لڑکی کا ایک کیوں ہے؟ حضور انور نے فرمایا: یہ اس لئے کہ لڑکے کو زیادہ کام کرنے پڑتے ہیں۔ اس کو باہر جا کر بھی قربانیاں دینی پڑتی ہیں تو شاید اس لئے اس کے دو حصّے ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا ہے کہ لڑکے کی طرف سے دو حصّے اور لڑکی کی طرف سے ایک حصّہ ہے۔ لیکن اس کی حکمت واضح نہیں ہوئی۔

حضور انور نے فرمایا: تم لوگ شکر کرو کہ تم ایک حصّہ میں لڑکیاں زیادہ نیک ہوتی ہیں۔ شاید ان نیکیوں کی وجہ سے ان کا تھوڑے سے صدقے سے گزارا ہو گیا۔

❁ ایک بچی کے اس سوال کے جواب میں کہ لوگ اسلام اور Terrorism کو آپس میں کیوں ملاتے ہیں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آج جتنے Terrorist گروپ ہیں، القاعدہ، طالبان، بوکو حرام اور دوسرے جو نئے نئے گروپ سامنے آ رہے ہیں۔ ان میں اکثریت مسلمانوں کی ہے تو لوگ اس سے یہ سمجھتے ہیں کہ شاید اسلام اور Terrorism ایک ہی چیز ہے۔ ہم نے اسی غلط فہمی اور اس غلط سوچ کو زائل کرنا ہے کہ ہرگز ایک چیز نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں بُک سٹالز پر ایک کتاب "Pathway to Peace" پڑی ہے۔ میرے مختلف لیکچرز ہیں جو مَیں مختلف ممالک میں، مختلف لوگوں کو جا کر دیتا رہتا ہوں اور ان کو بتاتا ہوں کہ اسلام اور

Terrorism کو نہ ملاؤ یہ مختلف چیزیں ہیں۔ ان لوگوں کا Vested Interest اسی میں ہے اس لئے ان دونوں کو آپس میں ملاتے ہیں۔ پس آپ یہ کتاب خریدیں اور پڑھیں۔ واقفین نو کو یہ کتاب دو ڈالرز میں دینی چاہیے۔ اس کتاب میں لکھے ہوئے مختلف جوابات ہیں۔ آپ کو ہر پہلو سے جواب مل جائے گا۔

حضور انور نے فرمایا: اسلام کی تعلیم تو بالکل مختلف ہے۔ اسلام نے تو جنگوں میں کبھی پہل نہیں کی اور نہ کبھی Terrorism کیا۔ جب مکّہ فتح ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو معاف کر دیا۔ اپنے دشمنوں کو بھی معاف کر دیا۔ قرآن کریم نے ظلم کرنے سے منع کیا ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ کسی کو بلا وجہ قتل نہ کرو۔ اگر ایک کو قتل کرو گے تو اس کا مطلب ہے کہ تم نے پوری انسانیت کو قتل کر دیا۔ اور اب یہ جو دہشتگرد مسلمان ہیں کس کو مار رہے ہیں۔ عیسائیوں کو تو نہیں مار رہے۔ زیادہ تر تو مسلمانوں کو مار رہے ہیں۔ پاکستان میں روز جو حملے ہوتے ہیں یا عراق میں شیعوں کو مارتے ہیں، یا شیعہ سنّیوں کو مار دیتے ہیں یا جو مختلف خودکش حملے ہو رہے ہیں۔ ہر جگہ مسلمان مَر رہے ہیں۔ چرچ میں جو حملہ ہوا۔ اب چرچ میں سو، دوسو عیسائی مر گئے لیکن باقی تو مسلمان مَر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ہم احمدیوں کو مار دیتے ہیں تو پھر اس کے بعد باقی جگہ بمب پھٹتے رہتے ہیں۔ یہ خود ہی دہشتگرد ہیں اور ایک دوسرے کو مار رہے ہیں جس کی کہیں بھی اجازت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو قرآن کریم میں یہ فرمایا ہے کہ تم ایک دوسرے پر بہت رحم کرو اور یہ مسلمانوں کو مار رہے ہیں اور ایک مسلمان کو بلا وجہ مارنے والے کو اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں کہتا ہے کہ جہنّم میں ڈالوں گا تو یہ سارے جہنّم میں جا رہے ہیں۔ پس اسلام اور Terrorism کا کوئی جوڑ نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اسلام کا تو مطلب Peace ہے، امن ہے۔ اگر تم MTA دیکھتے ہو اور واقفین نَو کو تو MTA دیکھنا چاہیے۔ امسال جلسہ سالانہ یوکے کی میری جو آخری تقریر تھی وہ یہی تھی کہ اسلام کیا چیز ہے اور اس کا کیا مطلب ہے اور مسلمان کیا ہیں اور کون حقیقی مسلمان ہے۔ پھر تم یہ کتاب "Pathway to Peace" خود بھی پڑھو اور غیروں کو بھی پڑھاؤ جو یہ کہتے ہیں کہ اسلام انتہا پسندی اور دہشتگردی سکھاتا ہے۔ ان کو بھی یہ کتاب دو، ان کو بھی سمجھ آ جائے گی کہ اسلام اصل میں کیا ہے۔

❁ **ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ جب وقف نو بچے بڑے ہو جاتے ہیں تو کیا وہ کہیں بھی Job کر سکتے ہیں جیسا کہ ایک آدمی اپنی نارمل زندگی میں کرتا ہے۔**

تو اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: اگر جماعت اجازت دے گی تو کر سکتے ہیں ورنہ نہیں۔ جماعت کی خدمت کرنی چاہیے۔ لڑکیاں بھی جماعت سے پوچھیں۔ اگر جماعت کہہ رہی ہے کہ فوری طور پر تمہاری ضرورت نہیں ہے تو پھر تمہیں اجازت دیں گے کہ تم کچھ وقت باہر جاب کر سکتی ہو۔ لیکن اس کے لئے پوچھنا اور اجازت لینا ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ابھی تک تم لوگوں کو تمہاری وقف نَو کی انتظامیہ یہ بتاتی نہیں کہ جماعت سے پوچھے بغیر اجازت لئے بغیر کوئی قدم نہیں اٹھانا۔ حضور انور نے فرمایا: مَیں نے بارہا یہ ہدایت دی ہے کہ جب پندرہ سال کے ہو جاؤ تو وقف کا فارم پُر کر کے اپنے آپ کو پیش کرو۔ پھر جب تمہاری تعلیم مکمل ہو جائے تو پھر دوبارہ اپنے آپ کو پیش کرو اور بتاؤ کہ میں نے اپنی تعلیم مکمل کر لی ہے۔ یہ میری تعلیم اور ڈگری ہے اور مجھے بتایا جائے کہ مَیں اب کیا کروں۔ پھر تمہیں بتائیں گے کہ اپنا کام کر لو اور جماعت کی خدمت بھی ساتھ ساتھ کر لو یا اپنے آپ کو پوری طرح جماعت کے سپرد کرو۔ پھر جماعت جہاں خدمت لینا چاہے گی لے گی۔

❁ **ایک بچّی نے یہ سوال کیا کہ کون سے ایسے پروفیشن ہیں جن میں واقفات نَو کی ضرورت ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ میں نے پہلے بھی کئی مرتبہ بتایا ہوا ہے۔ میری کلاسیں سنا کرو۔ میں نے کہا تھا میڈیسن ہے، ٹیچنگ ہے، ہسٹری ہے، سائنس میں ریسرچ ہے اس میں جا سکتی ہیں۔ لیکن ہمیں زیادہ ٹیچرز اور ڈاکٹرز کی ضرورت ہے۔ اور Linguistics کی ضرورت ہے تا کہ جماعت کا جو لٹریچر ہے اس کی ٹرانسلیشن کی جائے۔ اردو زبان کا بے انتہا لٹریچر ہے جو ابھی تک پڑا ہے اور انگریزی زبان میں اس کا ترجمہ ہونے والا ہے۔ اردو سے انگلش میں ترجمہ کرو۔ عربی سے انگلش آنی چاہیے اور بہت ساری زبانیں آنی چاہئیں تا کہ ٹرانسلیشن میں مدد دے سکو۔

حضور انور نے فرمایا: ٹیچنگ کے علاوہ میڈیسن بہت اچھا ہے اور پھر آرکیٹیکچر وغیرہ بھی ہے۔ اگر تمہاری Statistics اچھی ہے تو پھر تم اس میں بھی جا سکتی ہو اگر تمہیں اس میں دلچسپی ہو۔ پھر کمپیوٹر میں ہے، گرافکس وغیرہ میں لڑکیاں کام کر دیتی ہیں۔

❁ **ایک بچی نے سوال کیا کہ حضور کو کس ملک میں جانا سب سے زیادہ پسند ہے یا حضور کا دل کرتا ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: کہیں بھی جانا پسند نہیں۔ پسند کی بات کر رہی ہو تو ہر وہ ملک جہاں احمدی ہیں ان سے ملنا مجھے پسند ہے۔ اس لئے مَیں آتا ہوں۔ میں سیر کرنے تو آیا نہیں۔ بس اچھی جماعت ہو اور احمدی ہوں۔

❁ ایک واقف نَو نے سوال کیا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف شہید کی شہادت پر فرمایا تھا کہ ’’اے کابل کی سرزمین تو گواہ رہ کہ تیرے پر سخت جرم کا ارتکاب کیا گیا۔ اے بدقسمت زمین تو اس ظلم عظیم کی جگہ ہے‘‘۔ تو اب کیونکہ پاکستان میں بھی اتنی شہادتیں ہو رہی ہیں اور احمدیوں پر اتنا ظلم ہو رہا ہے تو کیا پاکستان بھی اس کیٹگری میں آتا ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: پہلی بات تو یہ ہے کہ تمہیں داد دیتا ہوں کہ تم بارہ سال کی ہو۔ ماشاء اللہ تمہیں بڑا اچھا Quote کرنا آتا ہے۔ باقی یہ واقعہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں ہوا اور خدا کی نظر میں دھتکاری گئی زمین کا حال اب دیکھ لو کہ وہاں کوئی امن وسکون نہیں ہے۔ Unrest ہے اور وہاں کی صورتحال کبھی بھی اچھی نہیں رہی۔ پاکستان کا بھی یہی حال ہے۔ اگر احمدیوں کی شہادتیں ہو رہی ہیں تو ہر دو تین ہفتے بعد شہید ہوتے ہیں یا 28 مئی کو زیادہ شہید ہوئے لیکن اس سے کہیں زیادہ روزانہ خود اپنے آپ کو ہی مار رہے ہیں۔ پاکستان اقتصادی لحاظ سے بالکل ختم ہو گیا ہے۔ پاکستان میں حکومت کوئی نہیں رہی۔ دنیا میں Terrorist کے نام سے مشہور ہے تو یہی دھتکاری ہوئی نظر ہے۔ وہ نبی کا قول تھا۔ ان کو خدا تعالیٰ نے بتایا اور کہہ دیا لیکن عملاً اب یہاں بھی وہی کچھ ہو رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ جو سلوک کرتے ہیں تو اس کی وجہ سے اس دنیا میں خود بھی ذلیل ہو رہے ہیں۔

❁ **ایک بچی کے اس سوال پر کہ خلیفہ کیسے منتخب ہوتا ہے؟**

حضور انور نے فرمایا: خلیفہ کے انتخاب کے لئے ایک الیکٹورل کالج ہے جو کہ خلیفہ منتخب کرتا ہے۔ اس الیکٹورل کالج میں نیشنل امراء، مربیان کی مخصوص شرح، ربوہ کے مرکزی اداروں کے کلیدی ممبران یعنی تحریک جدید کے اور انجمن کے اور پہلے یہ ہوتا تھا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرامؓ کے پہلے بیٹے مگر اب کوئی رہا نہیں ہے۔ یہ الیکٹورل کالج خلیفہ کا انتخاب کرتا ہے۔ کچھ نام پیش کئے جاتے ہیں اور یہ سب بند دروازوں کے پیچھے ہوتا ہے۔ مَیں عام طور پر جرنلسٹوں کو اس سوال کا جواب اس طرح دیتا ہوں کہ یہ الیکشن ایسے ہی ہے جیسے پوپ کا انتخاب ہوتا ہے لیکن دھوئیں کے بغیر۔ پھر جس کو زیادہ ووٹ ملتے ہیں وہ اس الیکٹورل کالج کی طرف سے خلیفہ منتخب کر لیا جاتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ نام صرف وہاں موجود افراد میں سے کسی کا پیش ہو یا اسی الیکشن کی کمیٹی سے، بلکہ خلیفہ باہر سے بھی منتخب ہو سکتا ہے بعد میں اس کو منظر عام پر لایا جا سکتا ہے۔ یہاں تک کہ مجھے بھی نہیں معلوم تھا کہ میرا نام خلیفہ کے لئے پیش ہوا ہے اور مَیں خلیفہ منتخب ہو گیا ہوں۔

❁ **ایک بچی نے سوال کیا کہ بعض اوقات جب ہم غیر احمدیوں کو تبلیغ کرتے ہیں اور قرآن کریم سے کوئی حوالہ دیتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ آپ لوگوں کے قرآن کریم کا ترجمہ اور ہے۔ آپ اپنے حساب سے ترجمہ کرتے ہیں۔**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: ان کو کون سی آیت کا ترجمہ غلط لگتا ہے۔ دو تین آیات ایسی ہیں جن کے ترجمہ میں اختلاف ہے۔ وفات مسیح کی آیت ہے وہ ترجمہ کرتے ہیں کہ فوت نہیں ہوئے بلکہ زندہ اٹھائے گئے جب کہ ہم ترجمہ کرتے ہیں کہ آپ (مسیحؑ) نے وفات پائی۔ پس ان دو تین آیات کے علاوہ باقی سارے قرآن کریم کا ترجمہ ایک جیسا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: انہی آیات کے پرانے بزرگوں نے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے گزرے ہیں وہی ترجمے کئے ہوئے ہیں جو ہم نے کئے ہیں۔ اور ہمارے لٹریچر میں ان کے حوالے، ریفرنس ہم نے Quote کئے ہوئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: جن آیتوں کے بارہ میں مخالفین کہتے ہیں کہ ترجمہ مختلف ہوا ہے ان آیات کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر دیکھ لو وہاں پرانے بزرگوں کے حوالے Quote کئے ہوئے ہیں یا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تفسیر کبیر پڑھ لو۔ وہاں بھی یہ حوالے اور ریفرنس درج کئے گئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اس کے علاوہ بھی ایک چھوٹی سی کتاب ملتی ہے جس میں وفات مسیح اور حیات مسیح اور عیسیٰؑ کے دوبارہ نازل ہونے کے حوالہ سے ساری باتیں لکھی ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ چھوٹا چھوٹا لٹریچر ہے۔ وہ وقف نو کے سیکرٹری یا لجنہ کو منگوانا چاہیے۔ یوکے میں تو انہوں نے شروع کر دیا ہے۔ اس کی انگلش ٹرانسلیشن کر کے پرنٹ بھی کر رہے ہیں تو یہاں والے بھی منگوا کر پرنٹ کریں تا کہ آپ کے پاس دلائل ہوں۔

❁ **ایک بچی نے سوال کیا کہ بچوں کی تربیت کے حوالے سے کوئی چیز جو بہت ضروری ہو؟** اس پر حضور انور نے فرمایا: اپنا نمونہ ایسا بنائیں کہ بچے اسے دیکھ کر عمل کریں اور نمونہ پکڑیں۔ نمازوں میں پابندی آپ میں ہو۔ قرآن کریم کی تلاوت آپ باقاعدہ کرنے والے ہوں، ماں اور باپ دونوں تلاوت کرنے والے ہوں، صرف نیکی کرنے کی تلقین نہ ہو بلکہ خود نیکیوں کی طرف ماں باپ کی بھی توجہ ہو۔ سچ بولنے کی طرف رجحان ماں باپ کا ہو۔ غلط بات کو برداشت نہ کریں۔ بچے کو یہ پتہ ہو کہ میرے ماں باپ خود بھی سچ بولتے ہیں اور سچ کو پسند کرتے ہیں تو آپ کا اپنا عمل ہے جو بچوں کو نیک بنائے گا۔

❁ **ایک بچی نے سوال کیا کہ بہت سے غیر مسلم آسٹریلین یہ خیال رکھتے ہیں کہ اسلام ایک مذہبی عقیدہ نہیں بلکہ ایک کلچرل یا ثقافتی عمل ہے۔**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: آپ ان کو قرآن کریم کھول کر دکھائیں۔ اس میں سینکڑوں مقامات پر احکام موجود ہیں جو مذہبی عقائد سے متعلق ہیں۔ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو زندگی کے ہر پہلو کے بارہ میں بیان کرتا ہے۔ ایک گھر کی بنیادی اکائی سے لے کر بین الاقوامی تعلقات کے لیول تک رہنمائی کرتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآن کریم میں تقویٰ کا لفظ بارہا غالبًا سو سے زیادہ مرتبہ آیا ہے یا اس سے بھی بہت زیادہ ہے۔ تو اگر یہ مذہب کلچرل ہے تو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ پر کیوں زور دیا۔ تقویٰ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کے تمام حکموں پر عمل کرنا چاہیے۔ تمہاری زندگی کا مقصد یہی ہے جیسا کہ قرآن کریم میں آیا ہے: وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِo تمہاری زندگی کا مقصد صرف اللہ کے سامنے جھکنا ہے۔ لہٰذا تم پانچ وقت نماز پڑھو۔ یہی زندگی کا مقصد ہے۔ لہٰذا اگر قرآن کریم میں زندگی کا مقصد عبادت کرنا ہی بتایا گیا ہے تو ہم یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ اسلام ایک ثقافتی یا کلچرل عمل ہے اور مذہب نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: مذہب کا مقصد کیا ہے؟ قرآن کریم کی رُو سے مذہب کے دو بنیادی مقاصد ہیں۔ ایک انسان کو اُس کے خالق کے قریب لانا اور دوسرے یہ بتانا کہ ایک انسان کی دوسرے انسان پر کیا ذمّہ داریاں ہیں۔ ہم یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ یہ ایک کلچر ہے، مذہب نہیں ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس غلط فہمی کو آپ اس طرح دور کریں کہ آپ ان لوگوں کو بتائیں کہ قرآن کریم کہتا ہے کہ انسانی زندگی کا مقصد اللہ کے آگے جھکنا اور اس کے سامنے سجدہ کرنا ہے۔ آپ کا ہر عمل پنج وقتہ نمازوں میں یہ بتاتا ہے کہ درحقیقت آپ کو اللہ کے پیار کی ضرورت ہے کلچرل فوائد حاصل کرنے کی نہیں۔

❁ **ایک بچی نے سوال کیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا تھا کہ احمدی بچوں کو تھوڑا سا Landmark ہونا چاہیے کہ وہ ایک نوبل پرائز حاصل کریں۔**

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا تھا اور پھر آگے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی ایک مجلس میں فرمایا تھا کہ جماعت احمدیہ کی صدسالہ جوبلی کا سال آ رہا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے یہ تحریک کی تھی کہ جوبلی سال آئے تو جماعت احمدیہ میں ایک عبدالسلام نہیں تقریباً 100 ڈاکٹر عبدالسلام کے لیول کے لوگ ہونے چاہئیں۔ باقی ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو جو نوبل پرائز ملا ہے وہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے زمانے میں ملا تو آپ نے پھر اس تحریک کا ذکر فرمایا کہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے لیول کے اور لوگ بھی ہونے چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا: اس کے بعد میں نے بار بار اپنے پروگراموں میں، کلاسز میں طلباء کو توجہ دلائی ہے کہ ریسرچ میں جاؤ اور تمہارا کم سے کم ٹارگٹ نوبل پرائز ہونا چاہیے۔

حضور انور نے اس بچی سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ تمہاری بات کی میں نے تصحیح کر دی ہے اب بتاؤ کیا

سوال ہے۔ جس پر بچی نے سوال کیا کہ کیا واقفات نَو لڑکیاں بھی ریسرچ میں جائیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میڈیکل ریسرچ میں جاسکتی ہیں۔ ہسٹری میں جاسکتی ہیں، اسی طرح اور چیزوں میں، دوسرے فیلڈ میں جس کی آپ میں صلاحیت ہے اور آپ اس caliber کی ہیں تو ریسرچ میں جاسکتی ہیں۔ اور اس معیار تک پہنچ سکتی ہیں اور آپ کو پہنچنا بھی چاہیے۔

❁ ایک بچی نے سوال کیا کہ میری شادی مربی سلسلہ سے ہوئی ہے۔ واقفۂ نَو اور پھر ایک مربی کی بیوی ہونے کے لحاظ سے میری کیا ذمہ داریاں ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ کی ذمّہ داری دوہری ہوجاتی ہے۔ اپنے گھر کو بھی سنبھالیں، اپنے آپ کو نمونہ بنائیں اور جہاں بھی مربی کا تقرر ہوتا ہے وہاں لوگ آپ کو دیکھیں گے، آپ کو ہر لحاظ سے نمونہ ہونا چاہیے۔ نمازوں کے لحاظ سے، تربیت کے لحاظ سے، آپ کی باتوں کے لحاظ سے، آپ کے عمل کے لحاظ سے، آپ کے پردے کے لحاظ سے اور ہر لحاظ سے مربی کی بیوی کو نمونہ ہونا چاہیے اور عاجزی کے لحاظ سے انکساری ہونی چاہیے۔ عاجزی بھی بہت زیادہ۔

واقفات نو کی یہ کلاس بارہ بج کر 40 منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچیوں کو قلم عطا فرمائے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج صبح کے اس سیشن میں 20 فیملیز کے 66 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز آسٹریلیا کی جماعتوں Black Town، Perth، Darwin اور Tasmania سے آئی تھیں۔

پرتھ اور ڈارون سے آنے والی فیملیز پانچ سے چھ گھنٹے جہاز کا سفر کر کے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔

اس کے علاوہ ساؤتھ پیسفک کے جزیرہ ملک سالومن آئی لینڈ (Solomon Islands) کے مبلغ انچارج نے بھی شرف ملاقات پایا۔ سالومن آئی لینڈ وہی ملک ہے جہاں مکرم حافظ احمد جبرائیل سعید صاحب مرحوم مبلغ سلسلہ و نائب امیر غانا کے ذریعہ احمدیت کا پودا لگا تھا اور جماعت کا قیام عمل میں آیا تھا۔ اب یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مستحکم جماعت قائم ہے اور جماعت کا باقاعدہ اپنا سینٹر ہے اور اس کا ایک حصّہ بطور مسجد استعمال ہوتا ہے اور یہاں غانا سے ایک مبلغ سلسلہ متعین ہیں۔

ان سبھی ملاقات کرنے والوں نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بج کر 45 منٹ تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور نے مسجد بیت الھدیٰ میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

اعلان نکاح

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک نکاح کا اعلان فرمایا۔

خطبہ نکاح اور نکاح کی مسنونہ آیات کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا: [اس وقت میں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ لبنیٰ سوسن باجوہ بنت مکرم مبشر مجید باجوہ صاحب جو مربی سلسلہ ہیں ان کا ہے جو عزیزم محمد فاتح باجوہ ابن مکرم مبارک مجید باجوہ صاحب کے ساتھ ایک لاکھ پاکستانی روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔

نکاح اور شادی کی بنیاد اگر تقویٰ پر ہو تو تبھی کامیابی ہوتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے بار بار اس طرف توجہ دلائی ہے کہ تقویٰ پر قائم رہو۔ تقویٰ پر قائم رہو۔ اور تقویٰ پر چلتے ہوئے ایک دوسرے کے رشتوں کو نبھاؤ۔ یہ لڑکی والوں کا بھی فرض ہے اور لڑکے والوں کا بھی۔ لڑکی کا بھی فرض ہے اور لڑکے کا بھی کہ نہ صرف اپنے رشتے کو قائم کریں بلکہ جو ایک دوسرے کے رشتہ دار ہیں، رحمی رشتے ہیں ان کو بھی نبھائیں۔ ان کا ادب اور احترام کریں۔ اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رشتوں کے نبھانے میں سچّائی بہت اہم چیز ہے اس لئے ہمیشہ یاد رکھو کہ شادی بیاہ کے موقع پر آپس میں رشتے طے ہو رہے ہوں، بعض خاندان ایک دوسرے کو جانتے ہیں اور بعض نہیں جانتے تو سچّائی سے اپنے حالات اور کوائف بتانے چاہئیں تا کہ بعد میں نہ لڑکی کو شکوہ پیدا ہو اور نہ لڑکے کو شکوہ پیدا ہو اور نہ دونوں خاندانوں کو شکوہ پیدا ہو۔ کیونکہ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ رشتہ کے لئے غلط معلومات دے دی جاتی ہیں اور اس کے بعد پھر جب کسی بھی بات پر رنجشیں پیدا ہوں تو پھر الزام تراشیاں شروع ہوجاتی ہیں کہ اُس نے فلاں جگہ جھوٹ بولا اور فلاں جھوٹ بولا یا غلط بیانی سے کام لیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر اچھی طرح رشتے نبھانے ہیں، رشتوں کو قائم رکھنا ہے، نیک نسل چلانی ہے تو پھر دنیا نہ دیکھو بلکہ اُن سب باتوں کا خیال رکھو جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کو سچّائی سب سے زیادہ پسند ہے اور جھوٹ بولنے والے کو اللہ تعالیٰ نے شرک کے برابر قرار دیا ہے۔ اسی طرح حقوق العباد کی ادائیگی کا تعلق ہے تو فرمایا کہ سب سے پہلے حقوق العباد کی بنیاد تمہارے رحمی رشتوں سے پڑتی ہے، جو خونی رشتے ہیں اُن سے پڑتی ہے اور صرف اپنے خونی رشتوں کا لحاظ نہیں رکھنا بلکہ اپنے سسرال کے خونی رشتوں کا بھی لحاظ رکھنا ہے اور جب یہ لحاظ رکھا جائے گا تو پھر ایک ایسی فضا قائم ہوگی جو پیار اور محبت کی فضا ہوگی، بھائی چارے کی فضا ہوگی۔ پس ہمیشہ جو رشتے ان بنیادوں پر طے ہوتے ہیں، تقویٰ پر چلتے ہوئے طے ہوتے ہیں وہ قائم رہنے والے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ٹھہرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ رشتہ جو آج قائم ہو رہا ہے یہ بھی ان باتوں کا خیال رکھنے والا ہو اور ہمیشہ قائم رہنے والا ہو اور اللہ تعالیٰ اس سے نیک نسل پیدا فرمائے۔ اب ان چند الفاظ کے بعد نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔]

چنانچہ خطبہ نکاح کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور فرمایا اب رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرلیں۔

تقریب آمین

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ رہائشگاہ کی طرف جاتے ہوئے راستہ میں ایک بچے کے والد نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ آج شام آمین کی تقریب ہے لیکن میری فیملی کی دو تین گھنٹے بعد فلائٹ ہے اس لئے یہ بچہ شامل نہ ہوسکے گا۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت فرمایا اپنے بچے کو ابھی لے آؤ۔ چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے اور انتظار فرماتے رہے۔ جب حضور انور کو اطلاع دی گئی کہ بچہ آ گیا ہے حضور انور باہر تشریف لائے اور گھر کے دروازہ پر ہی بچے سے قرآن کریم کی ایک آیت سنی اور دعا کروائی۔ یہ بچہ کتنا ہی خوش نصیب تھا جو اس سعادت سے اور اپنے پیارے آقا کی محبت بھری شفقت سے بہرہ ور ہوا۔

کالجز اور یونیورسٹیز کے طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''مسجد بیت الھدیٰ'' تشریف لائے اور کالج، یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کا حضور انور کے ساتھ پروگرام شروع ہوا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم مبارک احمد بن عبداللہ نے کی اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ فائق جان خان صاحب نے پیش کیا۔

بعد ازاں مکرم سرفراز رحیم صاحب (نیشنل سیکرٹری تعلیم) نے ایک تعارفی رپورٹ پیش کی اور بتایا کہ:

پرائمری سکول میں ہمارے طلباء کی تعداد 404 ہے جس میں 203 اطفال اور 201 ناصرات ہیں۔

سیکنڈری سکول میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور افراد کی تعداد 332 ہے جن میں 58 اطفال، 99 خدام، 62 ناصرات اور 23 انصار اور 90 لجنہ ہیں۔ (یہ انصار اور لجنہ زبانیں سیکھنے یا کسی ڈپلومہ کے حصول کے لئے کورس کر رہے ہیں)

Tafe طلباء کی تفصیل اس طرح ہے کہ اس میں 96 طلباء ہیں اور 66 طالبات ہیں۔ کل تعداد 162 ہے۔

Bachelor/Honours طلباء کی تفصیل اس طرح ہے کہ طلباء کی تعداد 106 ہے جب کہ طالبات کی تعداد 113 ہے۔

اس وقت جو طلباء ماسٹرز کر رہے ہیں ان کی تعداد 51 ہے جب کہ طالبات کی تعداد 26 ہے۔ کل تعداد 77 ہے جو ماسٹرز کر رہی ہے۔

اس وقت چھ طلباء اور نو طالبات مختلف مضامین میں PHD کر رہے ہیں۔

اس طرح آسٹریلیا کے مختلف سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں جو احمدی طلباء اور طالبات تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کی مجموعی تعداد 1209 ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آپ کی چار ہزار تجنید کا 32 فیصد حصّہ طلباء ہیں۔

نیشنل سیکرٹری تعلیم نے بتایا کہ یہاں اس وقت 55 طلباء بیٹھے ہوئے ہیں جن میں 39 طلباء بیچلر کورسز کر رہے ہیں۔ 14 طلباء ماسٹرز کر رہے ہیں اور دو طلباء PHD کر رہے ہیں۔ اس پر حضور نے فرمایا: خدا تعالیٰ سب کو کامیاب کرے۔

❁ اس کے بعد پروگرام کے مطابق طارق چوہان صاحب نے '' Schizophrenia کی ماحولیاتی اور موروثی وجہ'' کے عنوان پر اپنی ریسرچ پیش کی۔

موصوف نے بتایا کہ "Schizophrenia" دنیا کی ایک فیصد آبادی میں پائی جانے والی بیماری ہے۔ اس بیماری میں انسان کو مختلف قسم کی اَن سنی آوازیں سنائی دیتی ہیں اور کبھی کبھی اَن دیکھی چیزیں بھی نظر آتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بیماری یادداشت پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ عام طور پر یہ نوجوان لوگوں میں شروع ہوتی ہے۔ اس کی وجہ معلوم نہیں ہے اور اس کے لئے کوئی مؤثر دوائی بھی مہیّا نہیں ہے۔

موصوف نے بتایا کہ اب جو ریسرچ ہو رہی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ماحولیاتی وجوہات مثلاً بچپن میں سَر پر چوٹ، Stress اور غلط دوائیوں کی کثرت کے علاوہ Neuregulin (NRG1) بھی اس کی ممکن وجہ ہوسکتی ہے اور مزید تحقیق سے ایسی دوائیوں کے بنانے میں مدد مل سکتی ہے جو کہ اس Gene کو دبا کر اس بیماری کو روک سکتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس تحقیق کے بارہ میں مختلف امور دریافت فرمائے۔

❁ بعد ازاں ڈاکٹر ابرار احمد صاحب نے "Prevention of Respiratory Infections and Role of Facemasks" کے عنوان سے اپنی تحقیق پیش کی۔

موصوف نے بتایا کہ سانس کی بیماریوں سے بچاؤ کے لئے مؤثر تدابیر ہم کس طرح اختیار کر سکتے ہیں۔ موصوف نے بتایا کہ سینہ کی انفیکشن دنیا میں تیسری بڑی موت کی وجہ ہے اور یہ غریب ممالک میں موت کی سب سے بڑی وجہ ہے۔ ان بیماریوں میں عام نزلہ زکام کی بیماری ہے۔ دنیا کی بڑی تعداد کو متاثر کرنے والے نزلہ زکام مثلاً "Spanish Flu", اور TB وغیرہ ہیں۔ گو کہ بہت سی Vaccines اور ادویات ان سے بچاؤ کرتی ہیں لیکن مزید چیزیں مثلاً ہاتھوں کی صفائی، Facemasks، دستانے، سپیشل عینک، مریض کو دوسرے لوگوں سے الگ رکھنا، ان بیماریوں سے بچاؤ کی مؤثر وجہ ہے۔

موصوف نے بتایا کہ موجودہ تحقیق سے یہ ٹھوس شواہد سامنے آئے ہیں کہ غریب ممالک میں مختلف اقسام کے Facemasks ان بیماریوں سے بچاؤ کی مؤثر تدبیر ہے۔

حضور انور نے فرمایا: جب نزلہ کا آغاز ہو تو Acconite کی ایک ہزار کی طاقت میں ایک خوراک لے لو، پچاس فیصد آرام تو آجاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: بڑی Gathering بھی نزلہ وزکام کی وجہ بنتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: آپ کی ریسرچ کا آخر پر یہی نتیجہ نکل رہا ہے کہ کون کونسے Face Masks زیادہ فائدہ مند اور بہتر ہیں اور Mask میکرز زیادہ سے زیادہ رقم کس طرح کما سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا جس طرح دوسری مختلف جگہوں سے آپ نے Data اکٹھا کیا ہے اس طرح فضل عمر ہسپتال ربوہ سے لیا کریں۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ بھی اب سٹوڈنٹ ٹریننگ ہسپتال ربوہ میں شامل ہوگیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں غانا میں رہا ہوں۔ پہلے ایک سال کبھی بھی کونین نہیں کھائی۔ کوئی ملیریا وغیرہ نہیں ہوا۔ جب اہلیہ آئیں اور انہوں نے دوائی لی تو مَیں نے بھی لے لی تو ملیریا بخار ہوگیا۔ نہیں لی تو نہیں ہوا۔

موصوف نے بتایا کہ جو Face Masks کے مختلف نمونے تیار کئے جارہے ہیں یہ ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کے لئے بھی ہیں اور مریضوں اور دوسرے لوگوں کے لئے بھی ہیں۔

طلباء کا حضور انور کے ساتھ یہ پروگرام سات بجے تک جاری رہا۔

اس کے بعد کالج اور یونیورسٹی کی طالبات کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ پروگرام شروع ہوا۔

کالجز اور یونیورسٹیز کی طالبات کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ فرح خان نے کی اور اس کا اردو زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

بعدازاں مکرمہ طاہرہ یاسمین صاحبہ نیشنل سیکرٹری تعلیم لجنہ آسٹریلیا نے ایک تعارفی رپورٹ پیش کی۔

اس کے بعد Ph.D. کرنے والی دو طالبات نے اپنی اپنی Presentation دی۔

❁ عزیزہ عائشہ عبدالمجید نے "Factors Affecting Mathematics Achievement of Middle School Students in South Australia" کے موضوع پر اپنی ریسرچ پیش کی اور بتایا کہ آسٹریلیا میں ساؤتھ آسٹریلیا گورنمنٹ نے ساؤتھ آسٹریلیا سٹوڈنٹ کا National Assessment پروگرام کے تحت ایک سروے کیا۔ جس کے مطابق طالب علموں اور استادوں کے درمیان بہتر ربط اور پھر اُس کے نتائج کا موازنہ کیا۔ اس کے نتیجے میں سکولوں کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا۔

1۔ Catholic School

2۔ گورنمنٹ سکول اور

3۔ پرائیویٹ سکول۔

اس سروے کے مطابق کیتھولک سکولوں میں طالب علموں اور اساتذہ کے بہتر ربط سے بہتر نتائج دیکھنے میں آئے ہیں۔ نہ صرف اساتذہ اور طلباء میں بہتر ربط بلکہ والدین کی Mathematics میں محنت، طلباء میں مقابلے کا رجحان، پروفیشنل ٹیچرز اور پریکٹیکل نے بھی بہتر نتائج میں کردار ادا کیا ہے۔

اس کے بعد عزیزہ بشریٰ نسیم نے "Eco-Hydrological Model Development" کے عنوان سے اپنی Presentation دی۔ Eco-Hydrology سائنس کی ایک نئی شاخ ہے۔

موصوفہ نے اپنی ریسرچ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ بڑھتی ہوئی آبادی کی وجہ سے آبی ذخائر کا بہترین استعمال وقت کی اہم ضرورت ہے۔

Eco-Hydrology سائنس کی ایک نئی ایسی شاخ ہے جس میں ماحول کو مدّنظر رکھتے ہوئے آبی ذخائر کو جانچا جاتا ہے کیونکہ ماحولی نظام کی نباتات کا پانی کے وسائل سے گہرا تعلق ہے۔ کسی بھی علاقہ میں نباتات کی موجودگی یا غیر موجودگی، ماحولیاتی تبدیلی کا باعث بنتی ہیں۔ اس لئے حسابی نظام کے تحت پیش بندی تحقیق کا اہم حصہ ہے تاکہ آبی وسائل کا بہترین نظام بنایا جاسکے اور قابل اعتماد پیش بندی کی جاسکے۔ آسٹریلیا چونکہ نیم بارانی خطہ ہے اس لئے اس تحقیق کی اہمیت اس ملک کے لئے بہت زیادہ ہے۔

طالبات کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ پروگرام آٹھ بجے ختم ہوا۔

تقریب آمین

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے نچلے حصہ میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 28 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی:

عزیزم فرقان احمد رانا، حنان احمد رانا، Qinwan محمود، یاسر محمود، خاقان احمد، حمزہ وسیم، اعجاز احمد گوندل، کامران اختر، منظور احمد، Mubraz احمد کھوسو، طلحہ نعمان گوندل، عمیر نوید احمد، ذیشان بابر، سرفراز احمد، Aiman Noor, عزیزہ یسریٰ محمود، مشعل احمد، Azka Ragha Nizam، عروشہ گوندل، عزیزہ جاذبہ حفیظ شیخ، Maroze چوہدری، مسکان احمد، نوحا حسن، Oshna Mirza، قرۃ العین، راحیلہ احمد قمر، صوفیہ گوندل، عالیہ تنویر۔

تقریب آمین کے بعد آٹھ بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

....

08 اکتوبر بروز منگل 2013ء

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بج کر بیس منٹ پر مسجد بیت الہدیٰ میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لندن مرکز سے موصول ہونے والی ڈاک، فیکسز، خطوط اور دنیا کے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی فیکسز ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

پروگرام کے مطابق گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر صاحب اور ایڈیشنل وکیل المال صاحب نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے دفتری ملاقات کی اور اپنی ڈاک پیش کرکے ہدایات حاصل کیں۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

بعدازاں فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں مجموعی طور پر 49 فیملیز کے 210 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔

جماعت Marsden Park (سڈنی) کی فیملیز کے علاوہ ملک فجی (Fiji) سے آنے والی 13 فیملیز کے 36 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ اس کے علاوہ جزیرہ ملک Vanuatu کے صدر جماعت Rehan Woleg صاحب نے بھی اپنی زندگی میں پہلی بار اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات کی سعادت پائی۔

ملک فجی (Fiji) سے آنے والی یہ فیملیز پانچ گھنٹے کا ہوائی جہاز کا سفر طے کرکے اپنے آقا سے ملاقات کے لئے سڈنی (آسٹریلیا) پہنچی تھیں۔ اسی طرح Vanuatu سے آنے والے دوست بھی قریباً اتنا ہی سفر طے کرکے سڈنی پہنچے تھے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام پونے دو بجے تک جاری رہا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الہدیٰ تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی و انفرادی احباب کی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

آج سڈنی کی Marsden Park جماعت کی 49 فیملیز کے دوصد افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان سبھی احباب نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی حاصل کیا اور حضور انور سے طلباء وطالبات نے قلم وصول کئے اور حضور انور نے ازراہ شفقت بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر 25 منٹ تک جاری رہا۔

تقریب آمین

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الہدیٰ میں تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 24 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل خوش نصیب بچوں اور بچیوں کو اس تقریب میں شمولیت کی سعادت عطا ہوئی۔

عزیزم تمزیل صالح، ہشام احمد گوندل، محمد فیضان، فہد احمد، مونس احمد سیٹھی، تانیس احمد سیٹھی، فیض الحق شاہین، مبرور احمد باجوہ، عفان یوسف، زریاب احمد۔

عزیزہ عائشہ مظہر، باسمہ گلفام گوندل، حفصہ احمد، بشریٰ قمر، نداء الحق شاہین، Aida اظفر، umaiza منصور، یمنیٰ منصور، سائرہ ثمن، نورالعین خان، جاذبہ محمود، نعمانہ اصفی کریم، زیبا نور خاں، ہالہ نورین۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا نیشنل ٹیلی ویژن پر انٹرویو

آسٹریلیا کے نیشنل ٹیلی ویژن ABC کے نمائندہ نے 4؍اکتوبر 2013ء کو مسجد بیت الہدیٰ آکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جو انٹرویو لیا تھا وہ آج کے دن ABC نیشنل ٹیلی ویژن پر نشر ہوا۔ اس ٹیلی ویژن کے سننے والوں کی تعداد 24 ملین ہے۔

اپنی نشریات کے دوران اس ٹیلی ویژن نے مسجد بیت الہدیٰ کی تصویر دکھائی، جلسہ سالانہ آسٹریلیا کے کئی مناظر دکھائے، حضور انور کے مہمانوں سے ملنے کے مناظر دکھائے، حضور انور کی سنگاپور آمد کے مناظر دکھائے۔

انٹرویو لیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر بار بار دکھائی اور حضور انور کو سوالات کے جوابات دیتے ہوئے دکھایا۔

اسی طرح پاکستان میں جماعت کی مخالفت دکھائی اور لاہور کی دونوں مساجد پر حملے اور زخمیوں کو لے جانے کے مناظر بھی دکھائے۔

برّاعظم آسٹریلیا کے ایک ایسے TV پر جو سارے ملک کو cover کرتا ہے جس طرح کھل کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام سارے برّاعظم میں پہنچا ہے اس کی مثال پہلے کہیں نہیں ملتی۔

انٹرویو کے نشر کرنے سے قبل، یہ پروگرام پیش کرنے والی نیوز پریزنٹر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد احمدیہ مسلم کمیونٹی کے ہیڈ ہیں اور آپ کا گزشتہ چھ سال میں آسٹریلیا کا یہ دوسرا دورہ ہے۔ آپ آجکل آسٹریلیا آئے ہوئے ہیں۔ اس جماعت کے قریباً پانچ ہزار پیروکار آسٹریلیا میں موجود ہیں۔ اس جماعت کا دعویٰ ہے کہ پوری دنیا میں ان کی تعداد کئی ملینز ہے۔ اور حضرت مرزا مسرور احمد پوری دنیا میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ کے روحانی امام ہیں۔

بعدازاں انٹرویو کا درج ذیل حصہ نشر کیا گیا:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حال ہی میں تین چار ہفتے قبل مَیں نے ایک خطبہ دیا تھا۔ اس خطبہ کا سات، آٹھ یا اس سے بھی زیادہ زبانوں میں ترجمہ کیا گیا۔ خطبہ میں، مَیں نے واضح طور پر بتایا تھا کہ شام کی صورتحال میں فریقین یعنی حکومت اور عوام دونوں کو ذمہ داری کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ وہ پہلے ہی اپنے ملک کا امن برباد کرچکے ہیں اور اپنے ملک کو مزید تباہ کررہے ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ یہ تباہی پورے خطہ میں پھیلے گی اور مجھے ڈر ہے کہ یہ تباہی ساری دنیا میں پھیل سکتی ہے جو کہ تیسری جنگ عظیم کا باعث بن سکتی ہے۔

اس کے بعد Presenter نے کہا: ہزاروں آدمی آجکل احمدیہ مسجد سڈنی میں جمع ہورہے ہیں۔ یہ سب اپنے خلیفہ اور روحانی لیڈر کو دیکھنے کے لئے جمع ہورہے ہیں۔ ساتھ ساتھ تصاویر بھی دکھائی گئیں۔

پھر انٹرویو کا یہ حصہ نشر ہوا کہ ’’مرزا مسرور احمد صاحب نے کہا کہ جماعت احمدیہ ایک لمبے عرصہ سے شدّت پسندی کی مذمّت کررہی ہے۔ اسلام تو امن کو فروغ دینے والا مذہب ہے۔ اگر عالمی سطح پر اکٹھے ہوکر کام کیا جائے تو سیریا اور دیگر علاقوں میں شدّت پسندی کا خاتمہ کیا جاسکتا ہے۔

اس کے بعد پروگرام پیش کرنے والے Presenter نے کہا کہ اس روحانی رہنما کی اصل توجہ اپنی جماعت پر ہے۔ بہت سے افراد کو پاکستان میں جہاں سے اس فرقہ کا اصل تعلق ہے پرسی کیوشن کا سامنا ہے اور احمدیوں پر مظالم کا سلسلہ جاری ہے۔ سال 2010ء میں لاہور کی دو مساجد میں ان کے 90 لوگ شہید کردیئے گئے۔ اس دوران لاہور کے واقعہ کی تصاویر بھی دکھائی گئیں۔

اس کے بعد انٹرویو کا یہ حصہ (clip) نشر ہوا جس میں حضور انور نے فرمایا: ہر دوسرے ہفتہ مجھے کسی نہ کسی احمدی کی شہادت کی خبر ملتی ہے۔ پس ان مظالم کا سلسلہ جاری ہے اور یہ ظلم اس وقت تک ختم نہیں ہوسکتا جب تک پاکستان میں اس ظالمانہ قانون کا خاتمہ نہ ہو۔

اس کے بعد انٹرویو کا درج ذیل Clip نشر ہوا۔ جس میں حضور انور نے فرمایا:

انڈونیشیا میں بھی مسلمان ملّاؤں کی شدت پسندی سے بھی ہماری جماعت مسلسل متاثر ہورہی ہے۔ بعض خاص علاقوں میں جہاں انتظامیہ ہمارے خلاف ہے وہاں ہمارے لئے مسائل پیدا کئے جارہے ہیں۔ وہاں کے مولوی مشتعل ہیں اور جب بھی ان کو موقع ملتا ہے وہ سخت کارروائی کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے کچھ عرصہ پہلے ہمارے تین احمدیوں کو مار مار کر شہید کردیا گیا تھا۔

آخر پر نیوز Presenter نے کہا کہ خلیفۃ المسیح مرزا مسرور احمد صاحب لندن میں مقیم ہیں۔ جہاں سے وہ دنیا کے مختلف ممالک کے دورے کرتے ہیں تاکہ اپنی جماعت کے ممبران سے براہ راست مل سکیں۔ آپ یہاں سے واپسی سے پہلے نیوزی لینڈ اور جاپان بھی جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس انٹرویو کے ذریعہ 2.4 ملین یعنی چوبیس لاکھ افراد تک حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان سے احمدیت کا پیغام پہنچا۔ آسٹریلیا کی سرزمین پر ایسا واقعہ پہلے کبھی نہیں ہوا۔

09اکتوبر بروز بدھ 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر بیس منٹ پر بیت الہدیٰ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

سڈنی سے میلبورن روانگی

آج پروگرام کے مطابق سڈنی (Sydney) سے میلبورن (Melbourne) کے لئے روانگی تھی۔ آٹھ بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور اجتماعی دعا کروائی جس کے بعد سڈنی کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے لئے روانگی ہوئی۔

نو بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایئرپورٹ پر تشریف آوری ہوئی اور حضور انور خصوصی لاؤنج میں تشریف لے گئے۔

آج کے اس سفر میں مکرم خالد سیف اللہ صاحب نائب امیر جماعت آسٹریلیا، مکرم محمد ناصر کاہلوں صاحب نائب امیر جماعت آسٹریلیا، مکرم اعجاز احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ آسٹریلیا، مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب (جو آسٹریلیا کے اس دورہ میں قافلہ کے ساتھ ڈیوٹی پر مامور ہیں) اور MTA ٹیم لندن اور MTA ٹیم آسٹریلیا کے بعض ممبران بھی ساتھ تھے اور حضور انور کی معیت میں سفر کرنے کی سعادت پا رہے تھے۔

لاؤنج میں کچھ دیر قیام کے بعد پونے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہوئے۔

آسٹریلین ایئرلائن Qantas Air کی پرواز QF 427 ٹھیک اپنے وقت پر صبح گیارہ بجے سڈنی سے میلبورن کے لئے روانہ ہوئی۔

میلبورن کا تعارف

میلبورن (Melbourne) آسٹریلیا کی وکٹوریہ (Victoria) سٹیٹ کا مرکزی شہر ہے اور آسٹریلیا کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ میلبورن شہر اپنے اندر چار ملین افراد کو سموئے ہوئے ہے اور دریائے Yarra کے کنارے پر آباد ہے۔ یہ ملٹی کلچرل (Multicultural) شہر ہے اور یہاں آباد لوگوں کی اکثریت دوسرے مختلف ممالک اور علاقوں سے ہجرت کر کے آئی ہے۔ ایشین ممالک سے آنے والے لوگ یہاں بڑی تعداد میں ہیں۔ اسی طرح یہاں اٹلی اور یونان سے آنے والوں کی ایک بہت بڑی تعداد موجود ہے۔ سڈنی سے اس شہر کا فاصلہ 920 کلومیٹر ہے۔

میلبورن میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال

قریباً ایک گھنٹہ 30 منٹ کی پرواز کے بعد ساڑھے بارہ بجے جہاز میلبورن کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر اترا۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جہاز سے باہر آئے تو صدر جماعت میلبورن مکرم صفدر جاوید چوہدری صاحب، مکرم محمد اختر مجوکہ صاحب نیشنل سیکرٹری تربیت اور مکرم سلطان احمد خالد صاحب نیشنل سیکرٹری تحریک جدید نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

ایئرپورٹ سے قریباً ایک بجے احمدیہ سنٹر میلبورن کی طرف روانگی ہوئی۔ ایئرپورٹ سے جماعت کے اس سنٹر کا فاصلہ 90 کلومیٹر ہے۔ دو بجے کے قریب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی احمدیہ سنٹر میلبورن تشریف آوری ہوئی۔ جونہی حضور انور کی گاڑی احمدیہ سنٹر کی حدود میں داخل ہوئی احباب جماعت مرد و خواتین نے نعرے بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کا والہانہ استقبال کیا۔ اھلاً وسھلاً ومرحبا اور السلام علیکم حضور! کی آوازیں ہر طرف سے آرہی تھیں۔ احباب مسلسل اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنے آقا کو خوش آمدید کہہ رہے تھے اور خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔ بچے، بچیاں خوبصورت لباس میں ملبوس گروپس کی صورت میں استقبالیہ نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ میلبورن سنٹر کے ارد گرد کے ایریا اور راستوں کو خوبصورت جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔

آج کا دن جماعت احمدیہ میلبورن کے لئے ایک انتہائی اہمیت کا حامل اور تاریخ ساز دن تھا۔ کسی بھی خلیفۃ المسیح کے قدم پہلی بار اس سرزمین پر پڑے تھے اور آج یہ زمین بھی اور یہ علاقہ بھی خلیفۃ المسیح کے بابرکت وجود سے فیضیاب ہونے والا اور برکتیں پانے والا تھا۔ ہر ایک کا چہرہ خوشی و مسرت سے معمور تھا کہ ان کی زندگیوں میں یہ مبارک دن آیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج بنفس نفیس ان میں رونق افروز ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

میلبورن میں حضور انور کا قیام اس احمدیہ سنٹر کے رہائشی حصہ میں ہی ہے۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

احمدیہ سنٹر میلبورن

جماعت احمدیہ میلبورن کا یہ سنٹر ایک بڑی وسیع و عریض دو منزلہ عمارت پر مشتمل ہے۔ جماعت نے یہ عمارت سال 2006ء میں تقریباً آٹھ لاکھ ڈالر میں خریدی تھی۔ یہ عمارت 1984ء میں تعمیر کی گئی تھی اور یہ ایک Ammusement Park کا Reception Centre تھا جس میں کانفرنسیں وغیرہ ہوتی تھیں۔ اس قطعہ زمین کا رقبہ ساڑھے سات ایکڑ ہے۔ اس میں سے چار ہزار مربع میٹر تعمیر شدہ ہے۔ یہ دو منزلہ عمارت ہے۔ نچلی منزل کا رقبہ 1200 مربع میٹر جبکہ بالائی منزل کا رقبہ 2800 مربع میٹر ہے۔ بالائی منزل پر ایک بڑا مین ہال ہے جس میں چار ہزار افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس ہال کا رقبہ 2000 مربع میٹر ہے۔ اس ہال کے دونوں اطراف کشادہ کھڑکیاں ہیں۔ ہال کا فرش Concrete کا بنا ہوا ہے جبکہ چھت پر Tasmanian Oak لگائی گئی ہے۔ ہال کے ایک طرف محراب اور مسجد کا حصہ بنایا گیا ہے۔ جبکہ ہال کا درمیان والا حصہ مختلف جماعتی اور تنظیمی پروگراموں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ہال کے پچھلے حصہ میں ایک پارٹیشن لگا کر یہ حصہ لجنہ کے لئے مختص کیا گیا ہے۔ اسی ہال کے ایک طرف مردوں اور عورتوں کے لئے کچن اور علیحدہ علیحدہ Serving Areas ہیں جبکہ دوسری طرف چھ آفسز اور دو بڑے میٹنگ روم ہیں۔ Main Entrance کے ساتھ ہی دو آفسز موجود ہیں۔ نچلی منزل میں تین کمروں پر مشتمل مشن ہاؤس موجود ہے، جس کے ساتھ ایک گیسٹ ہاؤس بھی موجود ہے۔ اس کے علاوہ ایک سٹوڈیو روم اور One Bedroom Unit بھی ہے۔ اسی طرح نچلی منزل میں لائبریری، ریڈنگ روم، بڑا مرکزی کچن اور سٹور روم کے علاوہ 200 مربع میٹر پر مشتمل ایک ہال بھی نچلی منزل میں موجود ہے۔

سنٹر کے مختلف اطراف میں تین پارکنگ Lots ہیں جن میں 250 سے زائد گاڑیاں پارک کرنے کی گنجائش ہے۔

یہ عمارت فن تعمیر کا بھی ایک اعلیٰ نمونہ ہے۔ سرخ اینٹوں کی بنی ہوئی یہ عمارت آس پاس کے علاقے میں Castle یعنی قلعہ کے حوالہ سے جانی جاتی ہے۔ اس سنٹر کو Renovate کرنے میں تمام افراد جماعت جن میں خدام، انصار، لجنہ، اطفال اور ناصرات نے حصہ لیا اور وقار عمل کے ذریعہ لاکھوں ڈالرز کی بچت ہوئی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میلبورن کا یہ سنٹر بلند جگہ پر ہونے کی وجہ سے چاروں طرف آباد لوگوں کو اپنے گھروں سے نظر آتا ہے اور بہت خوبصورت دکھائی دیتا ہے۔

جماعت کا یہ سنٹر جو صرف آٹھ لاکھ ڈالر کی لاگت سے خریدا گیا تھا اب اس کی قیمت 6 ملین ڈالرز سے زائد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے بہت کم قیمت پر جماعت کو یہ سنٹر عطا فرمایا۔

فیملیز کی ملاقاتیں

آج پروگرام کے مطابق پچھلے پہر فیملی ملاقاتیں تھیں۔ ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ مجموعی طور پر 48 فیملیز کے 228 ممبران نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔

ملاقات کرنے والی ان تمام فیملیز کا تعلق جماعت وکٹوریہ میلبورن سے تھا۔ ان سب نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج ملاقات کرنے والوں میں بڑی تعداد ایسی فیملیز کی تھی جو اپنی زندگی میں پہلی بار اپنے آقا سے ملاقات کرنے کی سعادت پا رہی تھیں اور بعض شہدائے احمدیت کی فیملیز اور اسیران راہ مولیٰ کی فیملیز شامل تھیں۔ یہ اپنی اس خوش نصیبی اور سعادت پر خوش تھیں کہ آج اللہ تعالیٰ نے اس دُور کے ملک میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے سامان پیدا فرمائے۔ حضور انور سے یہ ملاقات جہاں ان کے لئے غیر معمولی برکت کا موجب بنی وہاں ان کے غمزدہ دلوں کی دلی تسکین اور راحت و سکون کے سامان بھی اس ملاقات نے مہیا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ یہ برکتیں، یہ قربتیں اور یہ راحت و سکون ان سب کے لئے دائمی بنا دے اور ان سب کو ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین

ملاقاتوں کا یہ پروگرام پونے نو بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

10اکتوبر بروز جمعرات 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے پانچ بجے احمدیہ سنٹر میلبورن کے نماز ہال میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

ایک بج کر تین منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج میلبورن جماعت کی 49 فیملیز کے 217 ممبران نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان تمام فیملیز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

میلبورن سے تعلق رکھنے والے محمد عبدالحق صاحب کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ملاقات اور آپؑ کی تصدیق

میلبورن کی سرزمین کو یہ بھی اعزاز حاصل ہے کہ اس شہر میں پیدا ہونے والے ایک آسٹریلوی باشندے Mr. Charles Francis Sievwright (مکرم چارلس فرانسس سیورائیٹ صاحب) کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت اور پھر بعد میں آپؑ کی بیعت کرنے کی سعادت بھی عطا ہوئی اور یوں آپ صحابہؓ کے زمرہ میں داخل ہوئے۔

1903ء کا سال جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی تاریخ میں جہاں اس لئے اہمیت کا حامل ہے کہ اس سال حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام پہلی مرتبہ آسٹریلیا پہنچا اور ایک سعید روح حضرت صوفی حسن موسیٰ خان صاحبؓ کو اسے قبول کرنے کی سعادت عطا ہوئی۔ وہاں اسی سال آسٹریلیا کے ایک باشندہ کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قادیان میں ملاقات کرنے کا موقع ملا۔ اس آسٹریلوی باشندہ Mr. Charles Francis نے 1896ء میں اسلام قبول کرنے کے بعد اپنا نام "محمد عبدالحق" رکھ لیا تھا۔ آپؓ 1906ء میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

آپؓ 1862ء میں میلبورن میں پیدا ہوئے۔ ایک کیتھولک گھرانے سے آپ کا تعلق تھا۔ آپ نے کئی سال "برٹش انڈین ایمپائر لیگ" کے نمائندے کے طور پر انڈیا کا سفر کیا۔ چنانچہ ایک ایسے ہی سفر کے دوران اکتوبر 1903ء میں آپ کی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قادیان میں ملاقات ہوئی۔ آپ اپنے اس سفر کے دوران لاہور میں تھے اور اس جستجو میں تھے کہ کسی ایسے راستباز مسلمان سے ملاقات ہو جو مجسم اسلام ہو تا اس کی حقیقی صحبت کی برکت سے خود بھی برگزیدہ بن جائیں۔ چنانچہ اس جستجو میں لاہور میں آپ کی ملاقات حضرت میاں

معراج الدین عمر صاحب اور طیب نور محمد احمدی صاحب سے ہوئی جنہوں نے آپ کو قادیان چلنے کی تحریک کی۔ جس پر آپ 22/اکتوبر 1903ء کو قادیان پہنچے جہاں آپ کا پُرتپاک استقبال کیا گیا۔ آپ دو دن قادیان میں رہے جہاں آپ حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کے درس قرآن کریم کے معارف سے مستفید ہوئے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی ملاقات کی اور بعض سوالات پوچھے جن کی تفصیل ملفوظات جلد 3 صفحہ 445 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ پر درج ہے۔

محمد عبدالحق صاحبؓ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور محمد عبدالحق صاحبؓ کے درمیان جو گفتگو ہوئی وہ خلاصۃً درج ذیل ہے:

روحانی تعلق سے متعلق محمد عبدالحق صاحبؓ کے سوال کا جواب دیتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: ہمارے مذہب اسلام کے طریق کے موافق روحانی طریق صرف دعا اور توجہ ہے لیکن اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے وقت چاہئے کیونکہ جب تک ایک دوسرے کے تعلقات گاڑھے نہ ہوں اور دلی محبت کا رشتہ قائم نہ ہو جائے تب تک اس کا اثر محسوس نہیں ہوتا۔ ہدایت کا طریق یہی دعا اور توجہ ہے۔ ظاہری قیل وقال اور لفظوں سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

محمد عبدالحق صاحبؓ نے اظہار کیا کہ میری فطرت اس قسم کی واقع ہوئی ہے کہ روحانی اتحاد کو پسند کرتی ہے، مَیں اس کا پیاسا ہوں اور چاہتا ہوں کہ اس سے بھر جاؤں۔ جس وقت سے مَیں قادیان میں داخل ہوا ہوں، مَیں دیکھتا ہوں کہ میرا دل تسلّی پا گیا ہے اور اب تک جس جس سے میری ملاقات ہوئی ہے مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرا اس سے دیرینہ تعارف ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا قانون قدرت ہے کہ ہر ایک روح ایک قالب کو چاہتی ہے۔ جب وہ قالب تیار ہو جاتا ہے تو اس میں نفخ روح خود بخود ہو جاتا ہے۔ آپ کے لئے یہ ضروری امر ہے کہ جو حقیقت اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کھولی ہے اس سے آہستہ آہستہ آگاہی پالیویں۔ دیکھو ایک زمانہ وہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تن تنہا تھے مگر لوگ حقیقی تقویٰ کی طرف کھنچے چلے آتے تھے حالانکہ اب اس وقت لاکھوں مولوی اور واعظ موجود ہیں لیکن چونکہ دیانتدار نہیں، وہ روحانیت نہیں اس لئے وہ اثر اندازی بھی اُن کے اندر نہیں۔ انسان کے اندر جو زہریلا مواد ہوتا ہے وہ ظاہری قیل وقال سے دُور نہیں ہوتا اس کے لئے صحبتِ صالحین اور ان کی توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے فیض یافتہ ہونے کے لئے ان کے ہمرنگ ہونا اور جو عقائد صحیحہ خدا نے ان کو سمجھائے ہیں اُن کو سمجھ لینا بہت ضروری ہے۔

مزید فرمایا: یاد رکھو کہ سنت اللہ یوں ہے کہ دو باتیں اگر ہوں تو انسان حصولِ فیض میں کامیاب ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ وقت خرچ کر کے صحبت میں رہے اور اس کے کلام کو سنتا رہے اور اثنائے تقریر یا تحریر میں اگر کوئی شبہ یا دغدغہ پیدا ہو تو اُسے مخفی نہ رکھے بلکہ انشراحِ صدر سے اُسی وقت ظاہر کرے تا کہ اسی آن میں تدارک کیا جاوے۔

محمد عبدالحق صاحبؓ نے عرض کیا کہ جو شرائط سلسلہ میں داخل ہونے کے آپ نے بیان کئے ہیں، مَیں انہی کو اسلام کی شرائط خیال کرتا ہوں۔ جو مسلمان ہوگا اس کے لئے ان تمام باتوں پر عمل کرنا ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: ہمارے اصولوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ہم ایک سادہ زندگی بسر کرتے ہیں اور تمام تکلّفات جو کہ آج کل یورپ نے لوازمِ زندگی بنا رکھے ہیں اُن سے ہماری مجلس پاک ہے۔ رسم و عادت کے ہم پابند نہیں ہیں۔ اس حد تک کہ ہر ایک عادت کی رعایت رکھتے ہیں کہ جس کے ترک سے کسی تکلیف یا معصیت کا اندیشہ ہو۔ باقی کھانے پینے اور نشست و برخاست میں ہم سادہ زندگی کو پسند کرتے ہیں۔

اگلے روز اسی طرح سوال و جواب کے دوران محمد عبدالحق صاحبؓ نے جو اُس روز حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کا درس سن کر آئے تھے، عرض کیا کہ اس قسم کے ترجمہ (قرآن) کی بڑی ضرورت ہے۔ اکثر لوگوں نے دوسرے ترجموں سے دھوکا کھایا ہے اور اُن کی خواہش ہے کہ حضورؑ کی طرف سے ایک ترجمہ شائع ہو۔

چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: میرا خود بھی یہ ارادہ ہے کہ ایک ترجمہ قرآن شریف کا ہمارے سلسلہ کی طرف سے نکلے۔ مزید فرمایا: صرف قرآن کا ترجمہ اصل میں مفید نہیں جب تک اُس کے ساتھ تفسیر نہ ہو مثلاً غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَاالضَّالِیْنَ (سورۃ الفاتحہ:7) کی نسبت کسی کو کیا سمجھ آ سکتا ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ جب تک کہ کھول کر نہ بتلایا جائے اور پھر یہ دعا مسلمانوں کو کیوں سکھلائی گئی۔ اس کا یہی منشاء تھا کہ جیسے یہودیوں نے حضرت مسیحؑ کا انکار کر کے خدا کا غضب کمایا ایسا ہی آخری زمانہ میں اس امّت نے بھی مسیح موعودؑ کا انکار کر کے خدا کا غضب کمانا تھا۔ اسی لئے اوّل ہی اُن کو بطور پیشگوئی کے اطلاع دی گئی کہ سعید روحیں اس وقت غضب سے بچیں۔

اس کے بعد محمد عبدالحق صاحبؓ کے استفسار پر حضورؑ نے سورۃ النساء کی آیت 185 مَاقَتَلُوْہُ وَمَاصَلَبُوْہُ کی حقیقت بیان کی اور دیگر سوالوں کے جواب دیئے۔ آخر پر حضورؑ نے اپنی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم ہمیشہ دعا کرتے ہیں اور ہماری ہمیشہ سے یہ آرزو ہے کہ یورپین لوگوں میں سے کوئی ایسا نکلے جو اس سلسلہ کے لئے زندگی کا حصہ وقف کرے لیکن ایسے شخص کے لئے ضروری ہے کہ کچھ عرصہ صحبت میں رہ کر رفتہ رفتہ وہ تمام ضروری امور سیکھ لیوے جن سے اہل اسلام پر سے ایک داغ دُور ہو سکتا ہے اور وہ قوت اور شوکت سے بھرے ہوئے دلائل سمجھ لیوے جن سے یہ مرحلہ طے ہو سکتا ہے۔ تب وہ دوسرے ممالک میں جا کر اس خدمت کو ادا کر سکتا ہے۔ اس خدمت کے برداشت کرنے کے لئے ایک پاک اور قوی روح کی ضرورت ہے۔ جس میں یہ ہوگی وہ اعلیٰ درجہ کا مفید انسان ہوگا اور خدا کے نزدیک آسمان پر ایک عظیم الشان انسان قرار دیا جائے گا۔

محمد عبدالحق صاحبؓ (Mr. C. F. Sievwright) دو روز قادیان میں رہنے کے بعد واپس چلے گئے اور ہندوستان سے سنگاپور، ویسٹرن آسٹریلیا اور پھر ساؤتھ آسٹریلیا سے ہوتے ہوئے واپس میلبورن آ گئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات کے بعد جب آپؓ آسٹریلیا واپس آئے تو دو اڑھائی سال کی تحقیق اور دعا کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور آپ کا احمدیت میں شمولیت کا اعلان اپریل 1906ء کے رسالہ "Review of Religions" میں شائع ہوا۔

اس کے کچھ عرصہ بعد آپؓ امریکہ شفٹ ہو گئے اور ساؤتھ کیلیفورنیا میں اپنے طور پر تبلیغ کرتے رہے۔ جب 1920ء میں حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ بطور مبلغ امریکہ پہنچے تو آپؓ کا حضرت مفتی صاحبؓ سے باقاعدہ رابطہ رہا۔

1922ء میں جماعت احمدیہ امریکہ کے رسالہ "The Muslim Sunrise" کے شمارہ نمبر 4 میں آپؓ کا ایک مضمون شائع ہوا اور آپؓ کی تصویر بھی شائع ہوئی اور آپ نے اپنے احمدی ہونے کا ذکر کیا۔ آپ اپنے اس مضمون میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اپنی ملاقات کا حال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''میرے مشرق بعید کے اس سفر کے دوران مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں خبردار کیا گیا تھا لیکن قادیان میں میرے سارے شکوک وشبہات دُور ہو گئے اور ایک عجیب روحانی احساس کے ذریعہ مجھے اس بات کا ثبوت مل گیا کہ جو الٰہی پیشگوئیاں مسیح موعود کے بارے میں کی گئی تھیں وہ آپ (حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ) کے وجود میں پوری ہو گئیں۔ 1903ء میں قادیان میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی سے ملاقات اسلام کی صداقت کا ایک حیرت انگیز ثبوت تھا کہ جس وجود کے بارے میں وہ الفاظ جو تیرہ صدیاں قبل کہے گئے تھے، آپؑ کی ذات میں پورے ہو گئے۔ میرے لئے اپنی زندگی میں تمام سفروں کے دوران پیش آنے والے مختلف واقعات میں سے اس سے حیرت انگیز واقعہ نہیں گزرا۔ جب مَیں قادیان کی بستی میں اس کے مسیح کے سامنے تھا اور آخرکار جب مجھے ان کے سامنے پیش کیا گیا اور ہماری آنکھیں ملیں تو مجھے دیکھتے ہی وہ جان گئے کہ مَیں حق اور سچائی کا متلاشی ہوں اور انہیں دیکھتے ہی مَیں جان گیا کہ یہ وہی الٰہی وجود ہے جس کو اس زمانہ میں مومنوں کے اکٹھا کرنے اور اسلام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے مبعوث کیا گیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس ملاقات کا اہتمام اللہ تعالیٰ ہی نے میرے لئے کیا تھا اور وہی ہے جس نے میرے جسم اور میری روح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت ڈالی۔ بالآخر کئی ماہ کی سوچ، تحقیق اور دعا کے بعد مَیں نے اپریل 1906ء میں یہ اعلان کیا کہ مَیں جماعت احمدیہ آف قادیان کا ایک ممبر ہوں اور اس طرح مَیں ساری دنیا میں اسلامی تعلیمات کو پھیلانے والی سب سے منظّم اور فعّال محمدن مشنری ایسوسی ایشن کے ساتھ منسلک ہوا اور یہ اعلان دنیا کے ایک دُور دراز ملک نیوزی لینڈ سے بھجوایا گیا تھا۔

جو الفاظ مَیں نے اوپر لکھے ہیں، مَیں اپنے دل کی گہرائیوں سے ان پر یقین رکھتا ہوں اور آج سے 19 سال قبل جب مَیں نے اپنے آقا کو قادیان میں الوداع کہا تھا، مَیں تب سے ان کی صداقت کا قائل ہوں اور مفتی محمد صادق صاحبؓ کی یہاں آمد کے بعد مَیں اس آرٹیکل کے ذریعہ اپنے عہد کی تجدید کر رہا ہوں کہ مَیں جماعت احمدیہ سے منسلک ہوں اور پہلے بھی مفتی محمد صادق صاحبؓ کی یہاں آمد کے بعد ان کی مدد کرتا رہا ہوں اور آئندہ بھی اسلامی تبلیغ کی مساعی میں مدد کرتا رہوں گا۔

آپ امریکہ میں پہلے Fresno, California میں مقیم رہے۔ پھر 1914ء میں Los Angeles منتقل ہو گئے۔ آپ کی وفات لاس اینجلیز میں ہوئی۔ آپ کی وفات کا سال ابھی واضح طور پر ریکارڈ میں نہیں آیا۔ آپ کی تدفین لاس اینجلیز کے قبرستان "Forest Lawn-Glendne" میں ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے اِس سال کے دورہ لاس اینجلیز (امریکہ) کے دوران مبلغ سلسلہ امریکہ مکرم انعام الحق کوثر صاحب کو ہدایت فرمائی تھی کہ مرحوم Charles Francis (عبدالحق صاحبؓ) کے فیملی ممبران کا پتہ لگائیں۔ ان کی آگے اولاد، ان کی نسل کہاں اور کس جگہ آباد ہے؟

جماعت امریکہ اس بارہ میں اپنی تحقیق کر رہی ہے۔

(باقی آئندہ)

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

پلاٹ برائے فروخت
شریف ڈینٹل کلینک اقصیٰ روڈ،
ربوہ والی پراپرٹی دس مرلہ
رابطہ فون:
+44-7825538494
+44-2088744814

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2013ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(عبدالرحمان)

(قسط نمبر107)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مخالفین کو دردمندانہ نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”... جلد بازی نہیں کرنی چاہیے۔ جلد بازی انسان کو ہلاک کر دیتی ہے۔ دوسری علامات کو دیکھنا چاہیے جو اولیاء الرحمٰن میں پائی جاتی ہیں۔ ان لوگوں کا معاملہ بہت نازک ہوتا ہے۔ اس میں بڑی احتیاط لازم ہے۔ جو اعتراض کرے گا وہ مارا جائے گا۔ تعجب ہے کہ زبان کھولنے والے خود گندے لوگ ہوتے ہیں اور ان کے دل ناپاک ہوتے ہیں اور پھر بزرگوں پر اعتراض کرتے ہیں۔“

(ملفوظات جلد چہارم، صفحہ:525/ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

قارئین الفضل کی خدمت میں ماہ ستمبر 2013ء کے دوران پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے مظالم سے تعلق رکھنے والے کچھ واقعات کا خلاصہ پیش ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو محض اپنے فضل سے اپنے حفظ و امان میں رکھے، اور نیک وسعید فطرت لوگوں کو حق کی طرف لانے کے سامان فرمادے۔ آمین

کراچی میں ایک اور احمدی کی شہادت

اورنگی ٹاؤن؛18/ستمبر 2013ء: 18/ستمبر 2013ء کو صبح 7:30 بجے کراچی کے ایک نوجوان احمدی اعجاز احمد کیانی ولد بشیر احمد کیانی صاحب ساکن اورنگی ٹاؤن کراچی کو نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ تفصیلات کے مطابق اعجاز احمد کیانی صاحب 7:30 بجے صبح اپنے گھر واقع اورنگی ٹاؤن کراچی سے کام پر جانے کے لئے نکلے۔ گھر سے کچھ ہی دُور گئے تھے کہ سامنے سے آنے والے دو موٹر سائیکل سواروں نے ان پر فائرنگ شروع کر دی۔ شہید مرحوم کو چھ گولیاں لگیں۔ ایک گولی بائیں ہاتھ پر لگی جبکہ سینے میں چار گولیاں لگیں۔ نیچے گرے تو ایک گولی سر میں بھی لگی جس سے وہ موقع پر ہی شہید ہو گئے۔

مکرم اعجاز احمد کیانی صاحب کی عمر 27/سال تھی اور وہ آرمی میں اٹامک انرجی ڈیپارٹمنٹ میں بطور ڈرائیور ڈیوٹی کرتے تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں والدین کے علاوہ اہلیہ محترمہ، ایک بیٹی بعمر 5/سال اور ایک بیٹا بعمر 2/سال کو سوگوار چھوڑا ہے۔

گزشتہ ایک ماہ میں کراچی میں چار احمدیوں کو عقیدے کے اختلاف کی بنا پر شہید کیا گیا ہے۔ گزشتہ دنوں ملک کے طول وعرض میں ختم نبوت کے مقدس نام پر ایسے اجتماعات منعقد کئے گئے جن میں صرف احمدیوں کے خلاف نفرت وتشدد کی تلقین کی گئی اور کئی جگہوں پر حاضرین کو اشتعال دلاتے ہوئے معصوم احمدیوں کے واجب القتل ہونے کے فتوے دیئے گئے۔ احمدیوں کے خلاف نفرت پھیلانے کے عمل پر جس طرح انتظامیہ نے اپنی آنکھیں بند رکھی ہیں یہ اسی کا شاخسانہ ہے۔

سپریم کورٹ نے معصوم احمدیوں کی ضمانت مسترد کردی

29/اگست 2013ء: سپریم کورٹ کے تین رکنی بنچ نے دو معصوم احمدیوں کی ضمانت کی درخواست مسترد کر دی۔ یہ احمدی 'روزنامہ الفضل' ربوہ کی تقسیم کے جرم میں اپریل 2010ء میں قید کیے گئے تھے۔

10/اپریل 2013ء کو اسلام پورہ پولیس اسٹیشن لاہور میں درج کی جانے والی ایف آئی آر نمبر 510/13 زیرِ تعزیرات پاکستان دفعہ 295-B، 298-C (اینٹی احمدیہ کلاز) اور WATA-11 میں 'روزنامہ الفضل' کے ایڈیٹر اور پرنٹر سمیت کل چھ افراد پر مقدمہ قائم کیا گیا تھا۔ جبکہ مدیر اور پرنٹر 'الفضل' کے علاوہ دیگر چار افراد کو گرفتار کر لیا گیا تھا۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان میں پولیس اور عدالتی نظام حق اور سچ کا ساتھ دیتے ہوئے معاشرے میں جرائم سے پاک، پرامن اور پرسکون فضا قائم کرنے کی بجائے 'تھالی کے بینگن کی طرح' مذہبی شدت پسندوں کی ہاں میں ہاں ملانے میں ہی خیریت جانتے ہیں۔ جبکہ مُلّاں کو کھلم کھلا سیاسی حلقوں کی پشت پناہی حاصل ہے۔

ان چار گرفتار شدہ احمدیوں میں سے دو افراد یعنی خالد اشفاق صاحب اور طاہر احمد صاحب کی ضمانت لاہور ہائی کورٹ نے مسترد کی تھی جس پر انہوں نے سپریم کورٹ میں اپنی ضمانت کی درخواست دائر کی۔

اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل نے عدالتِ عالیہ کو بتایا کہ انسداد دہشت گردی کی عدالت نے ملزمان کی ضمانت اس لئے مسترد کی کیونکہ ان پر جس اخبار کی تقسیم کا الزام ہے اس کی اشاعت پر حکومت کی طرف سے بَین (ban) لگا ہوا ہے۔ چنانچہ کورٹ میں یہ بات ثابت کر دی گئی کہ یہ وجہ قطعاً درست نہیں کیونکہ الفضل نہ صرف یہ کہ باقاعدگی سے طبع ہوتا ہے بلکہ اس پر کسی قسم کی پابندی قائم نہیں۔

کارروائی کے دوران جسٹس اعجاز چوہدری نے یہ کہا کہ انسدادِ دہشت گردی کی عدالت نے جس وجہ سے ملزمان کی ضمانت مسترد کی تھی سپریم کورٹ کا تین رکنی بنچ اسے کالعدم قرار دیتے ہوئے مقدمہ کو واپس انسدادِ دہشت گردی کی عدالت میں بھیج رہا ہے۔ جس پر ملزمان کے وکیل نے ملزمان کی ضمانت منظور کرنے کی درخواست کی۔ لیکن اس تین رکنی بنچ نے اس درخواست کو پھر بھی مسترد کر دیا۔

یہ بے گناہ افراد صرف احمدی ہونے کی وجہ سے گزشتہ سات ماہ یعنی اپریل 2013ء سے بدستور قید و بند کی صعوبتوں میں ہیں۔

ایک احمدی ڈاکٹر پر تیزاب کا حملہ

گوالمنڈی لاہور؛12/ستمبر 2013ء: جماعت احمدیہ لاہور کے ایک مستعد رکن ڈاکٹر قاضی منور صاحب اپنی کلینک سے نکل رہے تھے کہ ایک نوجوان دوڑتا ہوا ان کے پاس پہنچا اور ان پر تیزاب پھینک کر فرار ہو گیا۔ اس حملہ میں ڈاکٹر صاحب کو معمولی نوعیت کے زخم پہنچے اور ان کے کپڑے جھلس گئے۔ قریب موجود دکانداروں نے انہیں میو ہسپتال کے شعبہ حادثات میں پہنچا دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس حملے میں ان کا چہرہ محفوظ رہا۔

حکومتی انتظامیہ کی طرف سے احمدیہ مساجد کی بے حرمتی۔ ایک پریس رپورٹ

سیالکوٹ: شدّت پسند ملّاں کے دباؤ میں آکر سیالکوٹ پولیس نے امن پسند احمدیوں کے خلاف شرمناک کارروائی کر ڈالی۔ روزنامہ The Express Tribune نے اپنے 23/ستمبر کے شمارہ میں تفصیلی رپورٹ شائع کی جس کا خلاصہ درج ذیل ہے:

پولیس نے ملّاں کے مطالبہ کو پورا کرتے ہوئے احمدیہ (مسجد) کے مینار گرا دیئے۔ شدّت پسندوں کے گروہ کا دیگر احمدیہ (مساجد) سے بھی مینار گرانے کا مطالبہ

لاہور: ہفتہ کے روز پولیس نے سیالکوٹ میں ایک احمدیہ (مسجد) کے مینار گرا دیے۔ ذرائع کے مطابق پولیس نے یہ کارروائی اس وقت کی جب شدّت پسندوں کے ایک گروہ نے یہ مینار خود گرانے کی دھمکی دی تھی۔

پولیس نے جمعہ کے روز جماعتِ احمدیہ سیالکوٹ کے نمائندگان سے اس وقت رابطہ کیا جب جماعت اہلِ سنّت کے رکن ایک ملّاں بنام عبد الحمید چشتی نے یہ درخواست دائر کی کہ سیالکوٹ میں تین احمدیہ عبادت گاہوں میں مینار، اور دیواروں پر کلمہ طیبہ وقرآنی آیات تحریر شدہ موجود ہیں جس کی وجہ سے ان عبادت گاہوں کی 'مساجد' سے مشابہت پیدا ہو جاتی ہے۔

جماعتِ احمدیہ سیالکوٹ کے ترجمان ایڈووکیٹ پرویز چیمہ نے ہمارے نمائندہ کو یہ بتایا کہ اس درخواست کی اطلاع ملنے پر جماعتِ احمدیہ کا ایک وفد ضلعی انتظامیہ اور دیگر افسران سے ملا۔ اس کے بعد انتظامیہ کے ایک وفد نے جمعۃ المبارک کے دن شام کے وقت احمدیہ بیت الذکر سیالکوٹ کینٹ، کبوتراں والی مسجد اور مسجد مبارک کا دورہ کیا۔ جہاں انہیں دکھایا گیا کہ میناروں کو سیمنٹ کی دیوار کھڑی کر کے نظر سے اوجھل کر دیا گیا ہے۔ جبکہ کبوتراں والی مسجد اور مسجد مبارک کی دیواروں پر موجود کلمہ طیبہ اور آیاتِ قرآنیہ پر انتظامیہ نے سیمنٹ پھروا دیا۔ اس طرح انتظامیہ نے تسلّی کر لی کہ عبدالحمید کی طرف سے دائر کردہ درخواست پر مناسب کارروائی عمل میں آگئی ہے۔

لیکن اگلے ہی روز ایک ہجوم مسجد کبوتراں والی کے سامنے اکٹھا ہو گیا اور اس نے پولیس سے پُر زور مطالبہ کیا کہ اس مسجد میں موجود میناروں کو مسمار ہی کیا جائے۔ اگر پولیس ایسا نہیں کرے گی تو وہ خود یہ قدم اٹھانے پر مجبور ہو جائیں گے۔ چنانچہ پولیس نے ان کے دباؤ میں آکر احمدیہ مسجد میں موجود مینار مسمار کر دیے۔ اس جلوس کی قیادت آزاد جموں وکشمیر کا سابق وزیر برائے مذہبی امور صاحبزادہ حامد رضا اور درخواست گزار ملّاں عبدالحمید چشتی کر رہے تھے۔ اس جلوس نے احمدیوں کے خلاف غیر مہذبانہ اور غلیظ زبان کا استعمال کیا اور اس جلوس میں احمدیوں کے خلاف نفرت آمیز تقاریر بھی کی گئیں۔

ضلع سیالکوٹ میں جہاں احمدی بہت بڑی تعداد میں آباد ہیں ایک سو کے لگ بھگ احمدیہ جماعتیں اور قریباً اتنی ہی احمدیہ مساجد ہیں۔ احمدیوں کو ڈر ہے کہ کہیں اس واقعہ کے بعد ضلع بھر میں موجود دیگر احمدیہ مساجد کے تقدّس کو بھی پامال کرنے کوشش نہ کی جائے۔

ایک احمدی فوجی جوان سے زیادتی

ہیلاں ضلع کوٹلی؛ ستمبر 2013ء: محمد ساجد آفتاب آف ہیلاں ضلع کوٹلی نے 2001ء میں پاکستان آرمی میں ملازمت اختیار کی۔ نوکری کی ابتدا میں ریکروٹنگ سٹاف نے ان کے مذہب کے خانہ میں انہیں مسلمان سمجھتے ہوئے ان کے کاغذات میں مذہب 'مسلمان' درج کر دیا (جو کہ بالکل درست ہے)۔ لیکن قانونی تقاضوں کی رو سے یہ درست نہیں تھا۔

آفتاب صاحب نے پاکستان آرمی میں خوب خدمات سرانجام دیں۔ اور یو این او کی امن فوج کے دستہ میں 'صومالیہ' جا کر بھی ڈیوٹی کی۔ مزید برآں فاٹا کے خطرناک علاقے میں بھی دشمن کے ساتھ نبرد آزما رہے۔

موصوف جس پاسپورٹ پر سفر کرتے رہے اس پر بھی مذہب کے خانے میں واضح طور پر 'احمدی' درج ہونے کے ساتھ ساتھ NADRA کے ریکارڈ میں بھی یہ 'احمدی' ہی ہیں۔ انہوں نے اپنے فوجی کاغذات میں جب اس قانونی سقم کو درست کروا کر وہاں پر 'احمدی' لکھوانا چاہا تو ان کے افسرانِ بالا کا ردِّ عمل حیران کن طور پر نفرت انگیز ہو گیا۔ انہوں نے غیر ضروری کارروائیوں کے ساتھ ساتھ بیہودہ پوچھ گچھ کا ایک سلسلہ شروع کر دیا۔ مزید برآں انہیں ڈرایا دھمکایا گیا اور ڈیوٹی سے معطل کر دیا گیا۔ بالآخر انہیں بغیر کسی پنشن ودیگر مراعات کے نوکری سے فارغ کر دیا گیا۔

اس قسم کا سلوک مُلّاں یا شدّت پسندوں کی طرف سے تو ہو تو سمجھ میں آسکتا ہے۔ لیکن پاکستان آرمی سے جس کی تاریخ آج بھی احمدیوں کی نمایاں خدمات کی گواہی دیتی ہے ایسے جانب دارانہ سلوک کی توقع کرنا بہت فکر انگیز خیالات دل میں پیدا کر دیتا ہے۔

احمدی لیڈی ٹیچر کو ذہنی اذیت اور دھمکیاں

چک نمبر 43 سرگودھا؛ ستمبر 2013ء: ایک احمدی خاتون محترمہ سعدیہ تبسم صاحبہ لوکل گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول میں پڑھاتی ہیں۔ کچھ شیطان صفت لوگوں نے اخلاق اور تمیز دونوں کے دائروں سے باہر نکلتے ہوئے راہ چلتے ان پر آوازے کسے، ان کے خلاف نعرے بازی کی اور انہیں سکول جانے سے زبردستی روک دیا۔ ان پر اپنی طالبات کو احمدیت کی تبلیغ کرنے کا جھوٹا الزام لگایا گیا تھا۔ اس واقعہ کی اطلاع فوری طور پر انتظامیہ کو کی گئی جس پر انتظامیہ نے اپنے فرض کو نبھاتے ہوئے فوری کارروائی کی اور موقع پر پہنچ کر محترمہ کو تحفظ فراہم کیا۔

بعض ذرائع سے یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ شوشہ چھوڑنے والے لوگ دراصل محترمہ کی جگہ اپنی کسی عزیزہ کو سکول میں نوکری دلوانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ختمِ نبوت کے ٹولے کو اپنا ہمنوا بنا کر ایک جلوس نکالنے کا سوچا۔ اگر علاقے کے کچھ بااثر اور معتبر لوگ درمیان میں نہ پڑتے تو خطرہ تھا کہ یہ لوگ اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب ہو جاتے۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ چونکہ سکول کی پرنسپل اور طالبات نے محترمہ کے خلاف گواہی دینے سے انکار کر دیا تھا اس لئے ان فتنہ پردازوں نے سکول کے ایک چپڑاسی کو گواہی کے لئے تیار کیا۔ سرِ دست موجودہ حالات کے پیشِ نظر محترمہ سعدیہ تبسم صاحبہ کو وقتی طور پر سکول کی نوکری سے معطل کر دیا گیا ہے۔ اور انہیں حالات کے بہتر ہو جانے تک سکول حاضر نہ ہونے کا کہا گیا ہے۔

(باقی آئندہ)

ہفت روزہ ”الفضل انٹرنیشنل“ میں
اشتہار دے کر
اپنے کاروبار کو فروغ دیں۔ (مینجر)

جماعت احمدیہ مالٹا کے سالانہ امن سمپوزیم کا کامیاب انعقاد

آنحضرت ﷺ کی حیاتِ طیبہ اور سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ اور حاضرین کو اسلامی تعلیمات اور سیرت النبی ﷺ سے متعلق لٹریچر کا تحفہ

(رپورٹ: لئیق احمد عاطف مبلغ و صدر جماعت مالٹا)

جماعت احمدیہ مالٹا کو 26/اپریل 2013ء بروز جمعۃ المبارک اپنے سالانہ امن سمپوزیم (Peace Symposium) کے کامیاب انعقاد کی توفیق ملی۔ فالحمدللہ علیٰ ذلک

جماعت احمدیہ مالٹا نے اس سال کو خاص طور پر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سال کے طور پر منانے کا پروگرام بنایا ہے اور اسی حوالہ سے امن سمپوزیم کے لئے "The Astonishing Story of the Holy Prophet Muhammad-(pbuh)" کا موضوع رکھا گیا۔

اس امن سمپوزیم کا انعقاد مالٹا کے ایک مشہور فائیو سٹار ہوٹل The Phoenicia Hotel میں کیا گیا۔ اس سے قبل اس امن سمپوزیم سے متعلق پانچ ہزار سے زائد دعوت نامے تقسیم کئے گئے۔ اس کے علاوہ اخبارات، ریڈیو، سوشل میڈیا اور جماعتی ویب سائیٹ کے ذریعے اس کی وسیع پیمانے پر تشہیر کی گئی۔

مکرم عبداللہ واگس ہاوزر صاحب امیر جماعت جرمنی کی زیر صدارت اس پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ خاکسار نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور اس پروگرام کے انعقاد کا مقصد بیان کیا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے جماعت احمدیہ اور مقرر خصوصی کا تعارف پیش کیا۔ امسال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم لارڈ طارق احمد صاحب، برطانیہ کی بطور مقررِ خصوصی اجازت عنایت فرمائی تھی۔

مکرم لارڈ طارق احمد صاحب نے اپنی تقریر کا آغاز اس بات سے کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حصول علم کی خاص تلقین فرمائی اور آج کی یہ مجلس بھی ایک علمی مجلس ہے جس سے یقیناً ہم سب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ سے متعلق جاننے کا موقع ملے گا۔ آپ نے نہایت مؤثر طریق پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی اور پاکیزہ سیرت کے واقعات بیان کئے۔ آپ نے بیان کیا کہ اسلام اور مغرب میں کوئی تضاد اور عداوت نہیں ہے بلکہ ایک مسلمان اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہوتے ہوئے مغربی معاشرہ کا ایک اہم اور مفید رکن ہو سکتا ہے۔

آپ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امین وصدیق اور نہایت معزز انسان کے طور پر جانے جاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اعتدال پسندی، انصاف، سخاوت، مخلوقِ خدا پر شفقت، ازواجِ مطہرات کے ساتھ مثالی سلوک، عفوودرگزر اور خدمت انسانیت بے نظیر تھی۔ غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ آج کی مہذب اور تعلیم یافتہ دنیا کے لئے بھی ایک عظیم نمونہ ہے۔

میثاق مدینہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہایت مدبرانہ اور منصفانہ طرزِ عمل اور آزادیٔ مذہب کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

تقریر کے بعد حاضرین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دین اسلام سے متعلق سوالات بھی کئے۔ آخر میں تمام حاضرین کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

اسلامی تعلیمات اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق لٹریچر

امسال حاضرین کے لئے اسلامی تعلیمات اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق انگریزی زبان میں ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام غیر مسلموں کی نظر میں'' کے علاوہ مالٹی زبان میں مندرجہ ذیل لٹریچر پر مشتمل ایک گیسٹ پیک (Guest Pack) بھی تیار کیا گیا تھا جسے تمام حاضرین کی خدمت میں پیش کیا گیا۔

......مذاہب عالم و بانیان مذاہب کا احترام۔۔امن عالم کا ذریعہ ہے۔

......عورتوں کو غلامی سے نجات دلانے والا نبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

......منتخب احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم۔

......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت کا اظہار (خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ)

......قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام کا مقام۔

......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام عالم کے لئے رسول۔

......قرآن کریم تمام عالم کے لئے ہدایت۔

......حضرت مسیح موعود علیہ السلام امام آخرالزمان۔

......تعارف جماعت احمدیہ حقیقی اسلام۔

آنے والے مہمان جماعت احمدیہ کے حسن انتظام، امن کے لئے کاوشوں اور مہمان نوازی سے بہت متأثر ہوئے۔ امسال امن سمپوزیم کی حاضری 45 رہی۔

اسلام ایک مذہب ایک ضابطۂ حیات

یہ محض خداتعالیٰ کا خاص فضل واحسان اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی برکت ہے کہ مالٹا میں جماعت کے قیام کے بعد سے مقامی لوگ اسلام سے متعلق معلومات کے حصول کے لئے اکثر جماعت ہی سے رابطہ کرتے ہیں۔ 2 مئی 2013ء کو مالٹا کی ایک عیسائی یوتھ تنظیم (Youth Reach) نے اسلام سے متعلق ایک presentation کی دعوت دی۔ جس میں ''اسلام ایک مذہب ایک ضابطۂ حیات'' کے عنوان پر ایک گھنٹہ پر مشتمل presentation دینے اور ایک گھنٹہ سے زائد وقت تک حاضرین کے سوالات کے جوابات دینے کی توفیق ملی۔

حاضرین نے حضرت مریمؑ اور حضرت عیسیٰؑ کا مقام، حضرت عیسیٰؑ کی بن باپ پیدائش، واقعہ صلیب، جہاد، دہشتگردی، مذہبی آزادی، پردہ، حقوقِ نسواں، اسلامی شریعہ لاء، تعدد ازدواج، جمہوریت، اسلامی ممالک کی موجودہ صورتحال اور سیاسی نظام سے متعلق اسلامی نقطہ نظر کے بارہ میں سوالات کئے۔

اس پروگرام میں کل 35 افراد نے شرکت کی جس میں چرچ کے ایک پادری بھی شامل تھے۔ تمام حاضرین نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ آج انہیں اسلام کی حقیقت معلوم ہوئی ہے اور ان کے ذہن میں جو بھی خدشات موجود تھے وہ آج دُور ہو گئے ہیں۔ مزید تفصیلات www.ahmadiyyamalta.org پر ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

قارئین کی خدمت میں دعا کی خصوصی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کوششوں کے بابرکت ثمرات عطا فرمائے اور جماعت احمدیہ مالٹا کے اموال ونفوس میں بہت ترقی وبرکت عطا فرمائے۔ آمین

ظہورِ فجر ہُوا ہے ہزار رات کے بعد

لٹوں نے اُس کی ہے لوٹا قرار راتوں کا
کِیا ہے دامنِ دل تار تار راتوں کا
بسا نظارہ کیا ہے یہ طائرِ دل نے
ہو جانا صد گُلِ تر خار خار راتوں کا
ہُوا ہے دل کے اُفق پر طلوع جب سے وہ بدر
دنوں میں ہونے لگا ہے شمار راتوں کا
اگرچہ کاکلیں راتوں کو طول دیتی ہیں
وہ چاند چہرہ کرے اختصار راتوں کا
مہیب تیرگی دن کی بھی سایہ افگن ہے
ہے آفتاب بھی نصف النہار راتوں کا
مسافتیں ہیں شبِ ہجر کی کہ کٹتی نہیں
اگرچہ پا بہ رکاب ہے سوار راتوں کا
ظہورِ فجر ہُوا ہے ہزار رات کے بعد
یہ مسئلہ نہیں دو تین چار راتوں کا
وہ ایک لمحۂ وصلش نصیب ہو جائے
کہ طے ہو فاصلہ جس میں ہزار راتوں کا
کچھ اس طرح سے ہوں ہم اس کے ساتھ ہم صحبت
کہ ساتھ ساتھ ہو دن کو بھی یار راتوں کا

(میر انجم پرویز)

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092 47 6212515
15 London Rd, Morden SM4 5HT
0044 20 3609 4712

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 8رمئی 2010ء میں محترم ڈاکٹر صاحب سابق امیر ضلع ساہیوال کے بارہ میں مکرم میاں نصیر احمد صاحب کا ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔

محترم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب ایک ہمدرد انسان تھے۔ ضرورت مندوں اور غرباء سے بہت ہمدردی رکھنے والے اور نہایت خاموشی سے دوسروں کی مدد کرنے والے تھے۔ ہر طرح سے دوسروں کی عزت نفس کا خیال رکھتے تھے۔ ہمارا سارا خاندان بھی اُن کا احسان مند تھا کیونکہ کبھی ہم سے علاج کا معاوضہ نہ لیا۔ دوائی بھی اپنے پاس سے دیتے۔ بلکہ کوئی بھی جو اپنی غرض لے کر آپ کے پاس جاتا آپ اسے کبھی خالی ہاتھ نہ جانے دیتے۔

ایک دفعہ خاکسار کے بیٹے نے (جو چھٹی کلاس میں پڑھتا تھا) ڈاکٹر صاحب سے عرض کیا کہ ہمارے گاؤں میں کافی لوگ غریب ہیں اور عید قریب آ رہی ہے آپ ان کی مدد کریں۔ آپ نے کہا کل ان کے نام لے کر آنا۔ اگلے روز اُس نے نام لکھ کر ڈاکٹر صاحب کو دیئے جن کی تعداد تقریباً تیس چالیس تھی۔ ڈاکٹر صاحب نے اسے دس ہزار روپے دیئے کہ ان میں جا کر تقسیم کردو۔ آپ نے یہ نہیں سوچا کہ بچہ ہے پیسے گم کردے گا بلکہ غریبوں کی ہمدردی میں یہ موقع بھی ہاتھ سے نہ گنوایا۔ جب اس نے گاؤں جا کر پیسے تقسیم کردیئے تو کئی لوگ شکریہ ادا کرنے ڈاکٹر صاحب کے کلینک آئے۔ اور ڈاکٹر صاحب نے پھر ان کو کرایہ بھی دیا کہ بیچارے اتنا خرچ کر کے آئے ہیں۔

آپ کے ہاتھ میں بہت شفا تھی۔ آپ کی تجویز کردہ دوا سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے فوراً آرام آ جاتا۔ میں اکثر اپنے غیراز جماعت دوستوں کو آپ کے پاس لے جاتا۔ وہ ڈاکٹر صاحب سے بہت متأثر ہوتے اور بعد میں ہمیشہ آپ کی بہت تعریف کرتے۔ آپ اس طرح ملتے کہ وہ آپ کے گرویدہ ہوجاتے۔ آپ جب بھی کسی کو مشورہ دیتے تو نہایت حکیمانہ ہوتا اور ہر شخص ان کو اپنا ہمدرد اور محسن پاتا۔ آپ بہت متوکل علی اللہ تھے۔ اگر کبھی فارغ وقت ملتا تو آپ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ میں مشغول ہوجاتے۔

آپ کے والد حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی تھے اور آپ کی والدہ نے بھی بچپن میں ہی احمدیت قبول کی تھی۔ دونوں انتہائی بزرگ، دعاگو اور پارسا تھے۔ آپ نے اپنے بچوں کی بھی نہایت اعلیٰ رنگ میں تربیت کی تھی۔ سب نہایت مخلص اور جماعت کے فدائی ہیں۔

محترم ڈاکٹر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے کمال کا حافظہ عطا کیا تھا۔ بہادر بھی بہت تھے۔ آپ کمیشن لے کر فوج میں ڈاکٹر کے طور پر کام کرتے رہے تھے اور قاہرہ میں بھی متعین رہے تھے۔ پارٹیشن کے وقت مخدوش حالات میں آپ اپنے تمام عزیز واقارب اور احباب کا قافلہ لے کر قادیان سے لاہور آئے تھے۔ اسی طرح 1974ء اور 1984ء میں آپ نے جماعت ساہیوال کی نہایت حکمت کے ساتھ راہنمائی کی۔

مکرم چودھری رحمت خان صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 10رمئی 2010ء میں مکرم خواجہ منظور صادق صاحب کے قلم سے محترم چوہدری رحمت خان صاحب (سابق امام مسجد فضل لندن) کا ذکرخیر شائع ہوا ہے۔ مرحوم کا ذکرخیر قبل ازیں 15رمئی 1998ء اور 8/اپریل 2011ء کے شماروں کے اسی کالم میں شامل اشاعت کیا جاچکا ہے۔

مضمون نگار بیان کرتے ہیں کہ خاکسار کو بہت قریب سے محترم چودھری صاحب دیکھنے اور ان کے اوصاف کریمانہ سے فیضیاب ہونے کا موقع اس وقت ملا جب آپ احمدیہ ہوسٹل لاہور کے سپرنٹنڈنٹ تھے اور خاکسار ایک طالب علم کی حیثیت سے ہوسٹل کا ایک مکین تھا۔ 66-1965ء میں لاہور میں جب احمدیہ ہوسٹل کا دوبارہ اجراء ہوا تو مکرم چوہدری رحمت خان صاحب کو جو مسجد فضل لندن کے امام کی حیثیت سے چندسال خدمات بجالانے کے بعد وطن واپس لوٹے تھے، ہوسٹل کا پہلا سپرنٹنڈنٹ مقرر کیا گیا۔ یہ ہوسٹل پہلے گلبرگ کی ایک کوٹھی میں قائم ہوا۔ جہاں سے کچھ عرصہ بعد 108-C ماڈل ٹاؤن میں شفٹ ہوا۔ اس وقت ہوسٹل میں قیام پذیر طلباء کی تعداد بیس پچیس سے زیادہ نہ تھی۔

خاکسار ہوسٹل میں اپنے دوسالہ قیام کے دوران مختلف خدمات بجالاتا رہا اور اپنی ان ذمہ داریوں کی ادائیگی کے دوران ہی مجھے مکرم چوہدری صاحب کی فرشتہ سیرت ذات کو قریب سے جانچنے کا موقع ملا۔ آپ انتہائی شریف النفس، بہت کم گو مگر دُوربین نگاہ رکھنے والے، نماز پنجوقتہ کے سختی سے پابند اور باقاعدگی سے تہجدگزار، دعاگو، احمدیت کی ایک عملی تصویر اور گفتار کی بجائے کردار کے غازی تھے۔ ہوسٹل کے طلباء کے لئے جن میں بڑے بڑے کڑیل اور اڑیل نوجوان بھی شامل تھے آپ سراپا محبت اور پیار کا مجسمہ تھے۔ یہی وجہ تھی کہ سب ہی آپ کا دل سے احترام کرتے اور کبھی کوئی بدمزگی یا کوئی ناخوشگوار واقعہ دیکھنے میں نہیں آیا۔

آپ انتہائی صابر وشاکر اور راضی برضا رہنے والے وجود تھے۔ اس کا ثبوت ہمیں اس وقت ملا جب انہیں ان کے ایک انتہائی ہونہار اور لاڈلے نوجوان بیٹے کی لندن میں المناک وفات کی اطلاع ملی۔ ان کا یہ بیٹا مسعود اپنی پی ایچ ڈی کے سلسلہ میں لندن میں تھا اور مسجد فضل لندن کے احاطہ میں رہائش پذیر تھا۔ چھ ماہ بعد فارغ التحصیل ہوکر اس نے واپس آنا تھا اور آتے ہی اس کی شادی کا پروگرام طے تھا۔ مکرم چوہدری صاحب اکثر اس کا بڑے پیار اور فخر سے ذکر کرتے۔ ایک بار باتوں باتوں میں خاکسار نے یہ پوچھ ہی لیا کہ چوہدری صاحب آپ کے چار پانچ بیٹے اَور بھی ہیں لیکن آپ ان کا کبھی ذکر نہیں کرتے جب دیکھو مسعود کا ذکر کرتے اور اس کی تعریفیں کرتے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا کہ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ یہ میرے بچوں میں سب سے چھوٹا ہے اس لئے فطری طور پر مجھے بہت عزیز ہے دوسرے یہ کہ یہ بڑا قابل، ذہین اور ہونہار ہے تیسرے یہ کہ اس کی آواز بہت سریلی اور پیاری ہے اور مسجد فضل لندن میں اکثر اذان دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہاں بھی بہت مقبول اور ہردلعزیز ہے بالخصوص حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب شاید اسی وجہ سے اس سے بہت پیار کرتے ہیں۔ یہ وہ ''پیارا مسعود'' تھا جو ایک رات شدید بارش کے دوران مسجد کا ایک بند Drain صاف کرتے ہوئے بجلی کا کرنٹ لگنے سے اللہ کو پیارا ہوگیا۔

اگلے روز ہوسٹل میں چوہدری صاحب کے نام کوئی آدھی رات کے قریب ایک ٹیلیگرام آیا جس میں یہ افسوسناک اطلاع دی گئی تھی۔ مکرم چوہدری صاحب اس وقت اپنے بیڈروم میں جا کر سوچکے تھے۔ میں نے چوہدری صاحب کو جگا کر یہ دلخراش خبر سنانا مناسب نہ سمجھا۔ البتہ ہوسٹل کے تمام لڑکوں کے مشورہ سے فیصلہ یہ ہوا کہ صبح سب چھٹی کریں گے تاکہ ہم سب چوہدری صاحب کے اس غم میں ان کے ساتھ شامل ہوں۔ ہمارے سارے ہوسٹل میں صرف ایک ٹیلی فون تھا جو محترم چوہدری صاحب کے کمرے میں تھا اور اس وقت بند تھا۔ چنانچہ ہمارے لئے چوہدری صاحب کے عزیزوں رشتہ داروں کو یہ المناک اطلاع دینے کا مسئلہ تھا۔ اس کے لئے ہم نے ایک قریبی غیراز جماعت ہمسایہ کو تکلیف دی اور ان کے ٹیلی فون سے راتوں رات ربوہ، گجرات دیگرشہروں میں جہاں تک ہمیں ان کے اقرباء کا علم تھا ایک حکمت عملی اختیار کرکے روک دیا کہ چوہدری صاحب کو کسی اور ذریعہ سے ''پیارے مسعودؔ'' کی المناک جدائی کی خبر اچانک نہ مل جائے کیونکہ خدشہ تھا کہ یہ سانحہ ان کے لئے ناقابل برداشت ہوگا۔ صبح ہوئی تو ہم نے ہوسٹل کے قریب ہی مقیم ایک احمدی بزرگ کو جو عموماً فجر اور مغرب کی نماز پڑھنے ہوسٹل میں تشریف لاتے تھے فجر کی نماز کے بعد ٹیلیگرام سے ملنے والی افسوسناک خبر سنائی اور ان سے یہ درخواست کی کہ وہ مکرم چوہدری صاحب کو مناسب رنگ میں اس سانحہ کی اطلاع دیں۔ مگر انہیں اس کی ہمت نہ پڑی اور معذرت کا اظہار کردیا۔

اب بادل نخواستہ یہ ناخوشگوار فرض مجھے ادا کرنا تھا۔ چنانچہ میں اپنے چند دوستوں کو ساتھ لے کر صبح دن چڑھنے کے بعد چوہدری صاحب کے بیڈروم میں گیا اور اس دوران ہم نے ہوسٹل کے باورچی کو چوہدری صاحب کے لئے ناشتہ بھجوانے کا کہہ رکھا تھا۔ چوہدری صاحب عموماً یونیورسٹی سٹوڈنٹس کی فراغت کے بعد سب سے آخر میں ناشتہ کرتے تھے مگر آج ہمارے پروگرام میں سب سے پہلے انہیں ناشتہ کرانا شامل تھا۔ چنانچہ تھوڑی دیر بعد ناشتہ آ گیا میں نے اپنی دانست میں باتوں باتوں میں اور اشاروں کنایوں میں راضی برضا رہنے اور صبر کا مضمون بیان کیا تو چوہدری صاحب کا ماتھا ٹھنکا اور انہیں شک گزرا کہ ''دال میں کچھ کالا'' ہے۔ چنانچہ فرمایا کہ منظور! آج آپ نے صبح صبح یہ باتیں کیوں شروع کی ہیں اور یہ سب لڑکے بھی آج میں یہاں ہی دیکھ رہا ہوں۔ یونیورسٹی کیوں نہیں گئے۔ میرا ناشتہ بھی آ گیا ہے۔ یہ کیا ہے؟ اس پر خاکسار نے لرزتے ہاتھوں وہ ٹیلیگرام انہیں دیا جس میں ان کے ''لاڈلے مسعودؔ'' کی ہمیشہ کے لئے جدائی کی دل ہلا دینے والی خبر تھی۔ آپ نے ٹیلیگرام پڑھا اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن کہتے ہوئے پیچھے گاؤتکیہ پر ٹیک لگائی اور کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد گویا ہوئے کہ آپ نے تو مجھے ذہنی طور پر یہ المناک خبر سننے کے لئے تیار کرلیا اور میں خداتعالیٰ کے فضل وکرم سے صبر بھی کر لوں گا لیکن اس کی والدہ کا کیا بنے گا جو صبح دوپہر شام، ناشتے اور ہر کھانے پر مسعود کی تصویر سے باتیں کرتے ہوئے اسے کھانے میں شامل کرتی تھی، وہ شاید یہ صدمہ برداشت نہ کرسکے۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر راضی ہونے اور صبر کا یہ عجیب منظر تھا جو ہم نے دیکھا۔ نہ کوئی جزع فزع، نہ کوئی گلہ شکوہ، نہ کوئی آہ وزاری۔ یہ سب کچھ ہمارے لئے ناقابل یقین تھا۔ اس دوران باہر سے ان کے رشتہ داروں کے فون آنا شروع ہوئے تو چوہدری صاحب نے سب کو اصل حقیقت سنائی۔ آپ نے اس صدمہ جانکاہ کو ضعیف العمری اور پیرانہ سالی میں جس صبرواستقلال اور جوانمردی سے برداشت کیا وہ منظر آج تک میرے دل ودماغ پر نقش ہے۔

مکرم چوہدری صاحب بے شمار خوبیوں اور صفات حسنہ کے حامل تھے۔ آپ ہم احمدی نوجوانوں کے بہترین مربی اور شفیق باپ کی طرح تھے۔ کبھی سختی نہ کرتے بلکہ بڑے پیار اور دلنشیں انداز میں سمجھاتے۔ ہم میں سے کسی کی کوئی غلطی بھی ہوتی تو اوّلاً نظرانداز کرتے اور اگر سرزنش کرنا ہوتی تو اس میں بھی شفقت، پیار اور تربیت کا انداز نمایاں ہوتا۔ اس کا صرف ایک واقعہ درج کرتا ہوں کہ آپ ہر ماہ کے اختتام پر گجرات اپنے گھر جاتے تو ذاتی استعمال کے لئے دیسی گھی اور بادام وغیرہ لاتے۔ ایک مرتبہ ہمارے ایک ساتھی کو اس کی بھنک پڑی اور کسی نہ کسی طرح آپ کے مقفل کمرہ سے اُس نے بادام نکالنا شروع کردیئے۔ کچھ عرصہ تو چوہدری صاحب خاموش رہے اور اشارتاً بھی کسی سے اس 'چوری' کا ذکر نہ کیا مگر ایک روز جبکہ ہم چند دوست ان کے ساتھ باتوں میں مصروف تھے اور ہمارے ''چوردوست'' بھی موجود تھے، آپ نے اس حرکت کا ذکر کیا تو اس 'چور' کے چہرہ پر مسکراہٹ آئی۔ چوہدری صاحب نے ہنستے ہوئے اُسے فرمایا کہ یہ تمہارا کام ہی لگتا ہے۔ وہ کہنے لگا ''چوہدری صاحب! پتر بھی تے تہاڈے ای آں تہاڈا مال نہ کھایئے تو کدا کھایئے'' (کہ بیٹے بھی تو ہم آپ کے ہی ہیں، آپ کا مال نہ کھائیں تو کس کا کھائیں)۔ یہ سن کر چوہدری صاحب نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ ''مانگ کر کیوں نہیں لیتے چوری کیوں کرتے ہو!''۔

چوہدری صاحب کی ایک اور نمایاں خوبی اُن کی شرافت ومتانت تھی۔ کوئی فضول بات نہ کرتے، ہم سب کی احسن رنگ میں نگرانی فرماتے مگر اعتماد کرتے، بچوں کی طرح ہماری دیکھ بھال ہوتی۔ خاموش طبع اور ملنسار تھے۔ ہمیشہ پگڑی اور اچکن پہنتے اور صاف ستھرا لباس زیب تن ہوتا۔ وضعدار اور بارعب شخصیت کے مالک تھے۔

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
November 22, 2013 – November 28, 2013

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday November 22, 2013

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Quran: A children's programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
01:15	Huzoor's Tours Of West Africa: Documenting departure from Tamale and arrival at Salaga on March 24, 2004.
02:10	Homeopathy And Its Miracles
02:45	Japanese service
03:05	Tarjamatul Quran Class
04:15	Rights Of Women In Islam
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 365
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Quran
07:00	Huzoor's Tour Of West Africa
07:55	Siraiki Service
08:20	Rah-E-Huda: An interactive talk show answering questions about the beliefs of the Ahmadiyya Muslim Community, thus rectifying misconceptions.
10:00	Indonesian Service
11:05	Deeni-O-Fiqahi Masail: A discussion programme on issues related to Islamic jurisprudence.
11:40	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
11:50	Ghazwat-e-Nabi
13:00	Live Friday Sermon
14:15	Yassarnal Quran
14:45	Shottor Shondhane
15:55	Islami Mahino Ka Ta'aruf
16:20	Friday Sermon [R]
17:30	Yassarnal Quran
18:00	World News
18:20	Huzoor's Tour Of West Africa [R]
19:15	Real Talk
20:15	Deeni-O-Fiqahi Masail
21:00	Friday Sermon
22:20	Rah-E-Huda

Saturday November 23, 2013

00:00	World News
00:20	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
00:30	Yassarnal Quran
01:00	Huzoor's Tour Of West Africa
02:10	Friday Sermon: Recorded on November 22, 2013.
03:20	Rah-E-Huda
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 366
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Al-Tarteel: An English Programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
07:00	Jalsa Salana Spain Address: Recorded on April 3, 2010 in Pedro-Abad, Spain.
08:05	International Jama'at News
08:35	Story Time
09:00	Question And Answer Session: Recorded on September 4, 1996.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Recorded on November 22, 2013.
12:15	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
12:25	Al-Tarteel
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan: A poem request programme.
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	From Democracy To Extremism: A series of studio discussions, examining the violation of the fundamental rights of the Ahmadiyya Muslim Community in Pakistan in 1974.
16:00	Live Rah-E-Huda
17:35	Al-Tarteel
18:05	World News
18:30	Jalsa Salana Spain Address [R]
19:30	Faith Matters: A contemporary and informative English question and answer programme exploring various matters relating to faith and religion.
20:30	International Jama'at News
21:00	Rah-E-Huda
22:30	Story Time: A children's programme featuring Islamic stories, teaching various aspects of religious and moral values.
22:50	Friday Sermon [R]

Sunday November 24, 2013

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:50	Al-Tarteel
01:20	Jalsa Salana Spain Address
02:30	Story Time
02:50	Friday Sermon
04:05	From Democracy To Extremism
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 367
06:05	Tilawat & Dars
06:45	Yassarnal Quran
07:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam: Recorded on May 25, 2013 in Calgary, Canada.
08:20	Faith Matters
09:25	Question And Answer Session: Recorded on July 28, 1984.
10:00	Indonesian Service
11:05	Friday Sermon: Spanish translation of Friday sermon delivered on March 30, 2012.
12:15	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
12:25	Yassarnal Quran
12:55	Friday Sermon: Recorded on November 22, 2013.
14:05	Shotter Shondhane
15:10	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
16:15	Ashab-e-Ahmad
16:55	Kids Time: A children's programme teaching various prayers, Hadith and general Islamic knowledge and arts and crafts.
17:25	Yassarnal Quran
18:00	World News
18:30	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
19:30	Real Talk
20:35	Food for thought
21:15	American Museum Of Natural History
21:55	Friday Sermon [R]
23:10	Question And Answer Session [R]

Monday November 25, 2013

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars
00:40	Yassarnal Quran
01:10	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam
02:10	Food for thought
02:45	Friday Sermon
03:55	Real Talk
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 368
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel
07:05	Huzoor's Tours Of West Africa
08:00	International Jama'at News
08:35	Chali Hai Rasm: A series of discussions on state sponsored persecution of Ahmadi Muslims and other minorities in Pakistan.
09:05	Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on April 12, 1999.
10:05	Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon delivered on September 6, 2013.
11:15	Jalsa Salana Speeches in Qadian
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30	Al-Tarteel
13:05	Friday Sermon: Recorded on February 1, 2008.
14:05	Bangla Shomprochar
15:05	Jalsa Salana Speeches in Qadian
15:45	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
16:00	Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel
18:00	World News
18:25	Huzoor's Tours Of West Africa
19:25	Real Talk
20:25	Rah-e-Huda
22:00	Friday Sermon [R]
23:00	Jalsa Salana Speeches in Qadian
23:40	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood

Tuesday November 26, 2013

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Al-Tarteel
01:25	Huzoor's Tours Of West Africa
02:20	Kids Time: A children's program teaching various prayers, Hadith, general Islamic knowledge and arts and crafts.
02:55	Friday Sermon
03:55	Jalsa Salana Speeches in Qadian
04:35	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 369
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Quran
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam: Recorded on May 25, 2013 in Calgary, Canada.
08:05	Noor-e-Mustafwi
08:30	Australian Service
09:00	Question And Answer Session: Recorded on July 28, 1984.
09:35	Hamari Taleem
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Sindhi translation of Friday Sermon delivered on November 22, 2013.
12:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30	Yassarnal Quran
13:00	Real Talk
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	Spanish Service
15:35	Quran Quiz
16:45	Ghazwat-e-Nabi
17:35	Yassarnal Quran
18:00	World News
18:30	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
19:30	Friday Sermon: Arabic translation of Friday Sermon delivered on November 22, 2013.
20:30	Hamari Taleem
21:00	From Democracy To Extremism
21:55	Australian Service
22:25	Noor-e-Mustafwi
23:10	Question And Answer Session [R]

Wednesday November 27, 2013

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Quran
01:30	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam
02:25	Hamari Taleem
02:45	Noor-e-Mustafwi
03:00	Australian Service
03:30	Quran Quiz
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 370
06:05	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Al Tarteel
07:00	Jalsa Salana Germany Address: Recorded on June 26, 2010.
07:55	Real Talk: A talk show series discussing social issues affecting today's youth.
09:00	Question And Answer Session: Part 2, recorded on June 15, 1996.
10:15	Indonesian Service
11:15	Swahili Service
12:10	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
12:30	Al Tarteel
13:00	Friday Sermon: Recorded on February 1, 2008.
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	Deeni-O-Fiqahi Masail
15:30	Signs Of The Latter Days
16:30	Faith Matters
17:30	Al Tarteel
18:00	World News
18:30	Jalsa Salana Germany Address [R]
19:25	Real Talk: A talk show series discussing social issues affecting today's youth.
20:25	Deeni-O-Fiqahi Masail
21:00	Signs Of The Latter Days
22:00	Friday Sermon [R]
23:00	Intikhab-e-Sukhan

Thursday November 28, 2013

00:05	World News
00:25	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
01:00	Al Tarteel
01:50	Jalsa Salana Germany Address
02:45	Deeni-O-Fiqahi Masail
03:15	Quranic Archeology
03:55	Faith Matters
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 371
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	Yassarnal Quran
07:05	Huzoor's Tour Of West Africa: Documenting Huzoor's tour of Burkina Faso, including departure from Ghana, arrival in Burkina Faso and inspection of Jalsa Gah.
08:00	Beacon of Truth
09:05	Tarjamatul Quran Class
10:15	Indonesian Service
11:35	Pushto Muzakarah
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30	Yassarnal Quran
13:00	Friday Sermon: Bengali transition of Friday sermon delivered on November 22, 2013.
14:00	Live Shotter Shondhane: An interactive Bengali discussion programme.
16:00	Maseer-E-Shahindgan: A Persian programme
16:35	Tarjamatul Quran Class [R]
17:40	Yassarnal Quran
18:10	World News
18:35	Huzoor's Tour Of West Africa [R]
19:30	Faith Matters
20:25	Homeopathy And Its Miracles
21:05	Tarjamatul Quran Class
22:15	Rights Of Women In Islam
22:50	Beacon of Truth

Please note MTA2 will be showing French & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 20 | Friday 15 November , 2013 | Issue No. 46

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ آسٹریلیا 2013ء

سڈنی میں واقفین نو بچوں اور واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ الگ الگ کلاسز کا انعقاد۔

بچوں اور بچیوں کے سوالات کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ کے اہم ارشادات۔

اعلان نکاح۔ کالجز اور یونیورسٹیز کے طلباء وطالبات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ الگ الگ میٹنگز۔ تقریبات آمین۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں۔ سینکڑوں افراد جماعت نے اپنے پیارے امام ایدہ اللہ سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

آسٹریلیا کے نیشنل ٹی وی A B C پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے انٹرویو کی کوریج۔

سڈنی سے میلبورن کے لئے روانگی۔ میلبورن میں حضور انور کا ورود مسعود اور والہانہ استقبال۔ احمدیہ سینٹر میلبورن کا تعارف۔

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

07 اکتوبر بروز سوموار 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بج کر بیس منٹ پر مسجد بیت الہدیٰ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

واقفین نو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلاس

پروگرام کے مطابق گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد بیت الہدیٰ تشریف لائے اور واقفین نو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

کلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم فرہاد احمد مونس نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزم رستگار احمد چوہان نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزم ذیشان احمد عارف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیثِ مبارکہ پیش کی:

"اَکْرِمُوْا اَوْلَادَکُمْ وَ أَحْسِنُوْا أَدَبَهُمْ" (ابن ماجہ ،ابواب الأدب، باب برّ الوالدین) کہ اپنے بچوں سے عزّت کے ساتھ پیش آؤ اور ان کی اچھی تربیت کرو۔

بعد ازاں عزیزم زین خان نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا:

" انسان جب اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے اور ساری راحت اور لذّت اللہ تعالیٰ ہی کی رضا میں پاتا ہے تو کچھ شک نہیں دنیا بھی اُس کے پاس آجاتی ہے۔ مگر راحت کے طریق اور ہو جائیں گے وہ دنیا اور اُس کی راحتوں میں کوئی لذّت اور راحت نہیں پاتا۔ اسی طرح پر انبیاء اور اولیاء کے قدموں پر دنیا کو لا کر ڈال دیا گیا ہے۔ مگر ان کو دنیا کا کوئی مزا نہیں آیا۔ کیونکہ ان کا رُخ اَور طرف تھا۔ یہی قانون قدرت ہے۔ جب انسان دنیا کی لذّت چاہتا ہے تو وہ لذّت کو چھوڑتا ہے اور اُس کی آرزو اور خواہش باقی نہیں رہتی تو دنیا ملتی ہے مگر اس کی لذّت باقی نہیں رہتی۔ یہ ایک مستحکم اصول ہے اس کو بھولنا نہیں چاہیے۔ خدا یابی کے ساتھ دنیا یابی وابستہ ہے۔ خدا تعالیٰ بار بار فرماتا ہے کہ جو تقویٰ اختیار کرے گا اُسے تمام مشکلات سے نجات ملے گی اور ایسے طور سے اسے رزق دے گا کہ اُسے علم بھی نہ ہوگا۔ یہ کس قدر برکت اور نعمت ہے کہ ہر قسم کی تنگی اور مشکل سے آدمی نجات پا جاوے اور اللہ تعالیٰ اُس کے رزق کا کفیل ہو۔ لیکن یہ بات جیسا کہ خود اُس نے فرمایا تقویٰ کے ساتھ وابستہ ہے اور کوئی امر اِس کے ساتھ نہیں بتایا کہ دنیوی مکرو فریب سے یہ باتیں حاصل ہوں گی۔

اللہ تعالیٰ کے بندوں کی علامات میں سے یہ بھی ایک علامت ہے کہ وہ دنیا سے طبعی نفرت کرتے ہیں۔ پس جو شخص چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس سے خوش ہو جاوے اور دنیا اور آخرت کی راحت اُسے مل جاوے وہ یہ راہ اختیار کرے۔ اگر اُس راہ کو تو چھوڑتا ہے اور اَور راہیں اختیار کرتا ہے تو پھر ٹکریں مار کر دیکھ لے کہ کچھ بھی حاصل نہیں ہونا۔ بہت سے لوگ ہوں گے جن کو نصیحت بُری لگے گی اور وہ ہنسی کریں گے لیکن وہ یاد رکھیں کہ آخر ایک وقت آجائے گا کہ وہ ان باتوں کی حقیقت کو سمجھیں گے اور پھر بول اٹھیں گے کہ افسوس ہم نے یونہی عمر ضائع کی لیکن اُس وقت کا افسوس کچھ کام نہ دے گا۔ اصل موقعہ ہاتھ سے نکل جائے گا اور پیغام موت آجائے گا۔"

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 195)

اس کے بعد عزیزم وقاص احمد اور عزیزم مستنصر باجوہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کا منظوم کلام:

اک نہ اک دن پیش ہو گا تو فنا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے

خوش الحانی کے ساتھ پیش کیا۔

مجلس سوال وجواب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے واقف نو بچوں اور خدام نے سوالات کئے۔

❁ ایک واقف نو نے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے Drugs حرام کئے ہیں تو پھر سگریٹ کیوں حرام نہیں کی؟

اس سوال کے جواب میں **حضور انور نے فرمایا** کہ شراب حرام ہے۔ قرآن کریم میں اس کے حرام ہونے کا ذکر ہے اور یہ اس لئے حرام ہے کہ اس کا نقصان زیادہ ہے اور فائدہ کم ہے۔ جب انسان نشہ کی حالت میں ہوتا ہے تو اس کے ہوش وحواس قائم نہیں رہتے۔

حضور انور نے فرمایا: جب ابھی شراب حرام نہیں ہوئی تھی تو ایک صحابی جو حالت نشہ میں تھے کسی بات پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نا مناسب جواب دیا تھا۔ تو حالت نشہ میں انسان سے ناپسندیدہ افعال سرزد ہوتے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسے حرام قرار دیا ہے۔ باقی جہاں تک سگریٹ اور تمباکو کا تعلق ہے اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں اس کو حرام تو نہیں کہتا لیکن یہ بُری چیز ہے، مَیں اس کو ناپسند کرتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا کہ اگر یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسے ضرور حرام قرار دے دیتے۔

حضور انور نے فرمایا: ایک دفعہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سفر میں گئے۔ جہاں قیام کیا وہاں لوگ حقّہ پیتے تھے۔ حقّہ کی وجہ سے وہاں آگ لگ گئی۔ جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ناپسند فرمایا کہ یہ بیہودگی ہے اور بُری چیز ہے۔ تو یہ سن کر اُن صحابہ نے جو حقّہ کا استعمال کرتے تھے اپنے حقّے توڑ دیئے۔ پس ہر نشہ کی چیز بُری چیز ہے۔ لیکن سگریٹ، تمباکو وغیرہ کا نشہ شراب کے نشے کی طرح نہیں ہوتا۔ ہاں تمباکو کے استعمال سے لوگ اپنے آپ کو بیمار کر لیتے ہیں جو نئی ریسرچ ہوئی ہے اُس سے معلوم ہوا ہے کہ تمباکو کے استعمال سے پھیپھڑوں کا کینسر بھی ہو جاتا ہے۔

❁ ایک سوال یہ کیا گیا کہ کوئی ہندو، عیسائی جو اپنے مذہب پر کامل یقین رکھتا ہے اور جو دعا کرتا ہے وہ پوری ہو جاتی ہے تو اس کو کس طرح اسلام کی طرف، خدائے واحد کی طرف راغب کیا جا سکتا ہے؟

اس سوال کے جواب میں **حضور انور نے فرمایا:** خدا تعالیٰ تو سب کا ایک ہے خواہ اس کا نام بھگوان رکھیں، پرمیشر رکھیں، خدا ایک ہی ہے۔ باقی ہندوؤں نے اپنے مختلف بت بنائے ہوئے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ بُت ان کو خدا تعالیٰ تک پہنچانے کا ذریعہ ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: خدا تعالیٰ کی صفت رحمانیت کام کر رہی ہوتی ہے اور اس کے طفیل ہر مذہب والا ہندو ہو یا عیسائی ہو یا کوئی اور ہو، اس کو خدا تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی پرورش کا ذمّہ لیا ہوا ہے اس لئے وہ اپنی صفت رحمانیت کے تحت اپنی مخلوق کی پرورش کی ضروریات پوری کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب سمندر میں طوفان آتا ہے تو کشتی بحری جہاز میں سفر کرنے والے لوگ مجھ سے مدد مانگتے ہیں تو میں ان کی پکار کو سن کر ان کو بچا لیتا ہوں تو زمین پر پھر وہ باغی ہو جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اتنی قدرت رکھتا ہوں کہ زمین پر بھی ان کو پکڑ سکتا ہوں۔ پس خدا تعالیٰ کی رحمانیت غالب آکر، خدا تعالیٰ خود ہی فضل کر رہا ہوتا ہے۔

اب جو دہریہ خدا تعالیٰ کو مانتا ہی نہیں تو اس نے خدا تعالیٰ سے کیا مانگنا ہے؟ لیکن بغیر مانگے بھی خدا تعالیٰ کی

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں